مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مختصر

شرح سلامِ رضا

از

محمد شمیم اللہ خاں قادری

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز
کاموکے

سوزِ دردِ دل / عرض حال

محترم قارئین حضرات! السلام علیکم: آج سے تین چار سال قبل جب میری شرک کے موضوع پر لاجواب کتاب 'شرک کی حقیقت' منظر عام پر آئی تو اس وقت میں اس 'مختصر شرح سلام رضا' کو ترتیب دے چکا تھا لیکن اس کو منظر عام پہ لانے میں کامیاب نہ ہوسکا کیونکہ رضائے الٰہی اسی میں تھی کہ میں باطل فرقوں کے ردّ میں کتب کو مرتب کر کے منظر عام پر لانے میں مسلسل مصروف رہوں۔

اب جبکہ یہ 'مختصر شرح' منظر عام پر آرہی ہے تو میں اس پر اللہ تعالیٰ کا صد شکر ادا کرتا ہوں۔ یہ مختصر شرح میری کوئی تحقیقی کاوش نہیں بلکہ علماء اہلسنّت کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے جیسے طالب علموں کے معیار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے طالب علم بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اس تحفہ کو پیش کر رہا ہوں۔ جہاں میں صحیح مفہوم واضح نہیں کر سکا۔ برائے مہربانی مجھے صحیح مفہوم مکتبہ کے پتہ پر ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جائے۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دَور کے ایک لاثانی عاشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ آپ کی تمام کتب اور سارا عربی فارسی اور اُردو کلام آپ کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عشق ومستی اور فداکاری کا روشن ثبوت ہے۔ آپ کا دورِ حیات بڑا پرآشوب دور تھا ہر طرف فتنے ہی فتنے اُٹھ رہے تھے۔ ان تمام فتنوں کے مقابلے میں امام احمد رضا خان محدث ہند تن تنہا کھڑے تھے۔ آپ نے نوک قلم سے ان تمام فتنوں کے سر قلم کئے۔ باطل فرقوں نے تو اپنا تمام تحریری وتقریری سرمایہ محفوظ رکھنے کا بندوبست کیا لیکن ہم اہلسنّت وجماعت اپنے عظیم امام کے عظیم شاہکاروں کو مکمل طور پر محفوظ رکھنے کا بندوبست نہ کر سکے چہ جائیکہ دوسرے اکابرین اہلسنّت کے تحقیقی شہ پاروں کو محفوظ رکھتے۔ چاہیے تو یہ کہ جماعتِ اہلسنّت اس کیلئے ایک مضبوط پلیٹ فارم قائم کرے لیکن ہر طرف افراتفری کا سماں ہے۔ ان حالات میں مَیں نے اپنی کوششوں کا آغاز کیا اور اب تک سینکڑوں کتب ورسائل کو منظر عام پر لا چکا ہوں۔ اس سفر میں مجھے جتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کروں گا۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ان کتب کو منظر عام پر لانے میں اہلسنّت و جماعت کا حقیقی دَرد رکھنے والے علماء اہلسنّت مثلاً شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری، ادیب اہلسنّت علامہ محمد تابش قصوری، استاذ العلماء علامہ مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری، مناظر اسلام علامہ محمد عباس رضوی ریسرچ آفیسر محکمہ اوقاف دبئی، استاذ محترم مفتی حافظ محمد نعیم اختر، مناظر اسلام علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی اور دوسرے کئی علماء کرام اور دوست احباب کی حوصلہ افزائی اور تعاون مسلسل شامل حال رہا اور اب بھی ہر ممکن تعاون اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ بے نیاز میں دعا ہے کہ

یا اللہ! اہلسنّت و جماعت کو ترقی، عروج اور غلبہ عطا فرما۔

یا اللہ! اہلسنّت و جماعت کا انتشار ختم فرما اور اتحاد و اتفاق عطا فرما۔

یا اللہ! گستاخ فرقوں کو ذلیل ورسوا کر۔

یا اللہ! اہلسنّت کو ہر محاذ پر کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرما۔

یا اللہ! اہلسنّت کو اپنے عقائد میں پختگی عطا فرما۔

یا اللہ! اہلسنّت کو مضبوط مذہبی وسیاسی قوت بنا۔

یا اللہ! اہلسنّت کی مساجد، مدارس اور عظیم دار العلوم ہر محلے اور علاقے میں قائم فرما۔

یا اللہ! اہلسنّت کو باعمل علماء، مدرس، منتظمین اور راہنما عطا فرما۔ آمین ثم آمین

انتساب

میں اپنی اس کاوش کا انتساب اپنے والدین کریمین کے نام کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سراپا دعا ہوں کہ

یا اللہ! میری والدہ محترمہ کا محبت، چاہت اور شفقت بھرا سایہ میری تمام حیات مجھ پر قائم ودائم رکھنا۔

یا اللہ! میری والدہ محترمہ کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما اور ان کی خدمت کرنے اور ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جس سے وہ مجھ سے راضی ہوں۔

یا اللہ! میری حیات میں مجھے ان کی جدائی کا صدمہ نہ دینا۔

یا اللہ! میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرما تا کہ قیامت تک اس سے لوگ مستفید ہوں۔ اس کاوش کا جو مجھے اللہ کی بارگاہ میں اجر وثواب ملے میں اس کو اپنے والدین کے نام ہدیہ کرتا ہوں بالخصوص اپنے اولد محترم حاجی رانا انور علی خان ولد حاجی عبد المجید خاں جو ۱۷ مئی ۲۰۰۴ء / ۲۶ ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ بروز پیر رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں بصد عجز و نیاز دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! میرے والد محترم کو اپنی قبر انور میں راحت، چین اور سکون عطا فرما۔ ان کی قبر کو منور فرما، ان کی قبر کو تاحدِ نگاہ وسیع فرما۔ یا اللہ! ان کی قبر کو جنتوں کے باغوں میں سے باغ بنادے۔ یا اللہ! روزِ محشر ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے جام پینا نصیب فرمانا، آپ کے لوائے حمد کے نیچے جگہ عطا فرمانا اور بخشش فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمانا۔

حقیر پر تقصیر......طالب شفاعت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد نعیم اللہ خاں قادری

نعت شریف

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

حُسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیحِ دِل آرا ہمارا نبی ﷺ

ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حُسن والا ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکان کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

سارے اُونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو!
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ

جس نے ٹکڑے کیئے ہیں قمر کے وہ ہے
نورِ وَحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیئے
اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ

جس نے مُردہ دِلوں کو دی عُمرِ اَبد
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مُژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

مناجاتِ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ)

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مُہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُلِ صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

﴿ ماہ و سال ﴾ حیات امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

﴿ مرتب : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی ﴾

۱	ولادت باسعادت	۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء
۲	ختم قرآن کریم	۱۲۷۲ھ / ۱۸۶۰ھ
۳	پہلی تقریر	ربیع الاوّل ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء
٤	پہلی عربی تصنیف	۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء
۵	دستار فضیلت	شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء۔ بعمر تیرہ سال دس ماہ پانچ دن
٦	آغاز فتویٰ نویسی	۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۷	آغاز درس وتدریس	۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۸	ازدواجی زندگی	۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء
۹	فرزند اکبر مولانا محمد حامد رضا کی خاں کی ولادت	ربیع الاوّل ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۵ء
۱۰	فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
۱۱	بیعت وخلافت	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۲	پہلی اُردو تصنیف	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۳	پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱٤	شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازت احادیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۵	مفتی مکہ شیخ عبدالرحمٰن السراج سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱٦	شیخ عابد السندی کے تلمیذ رشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح الجمل الیل مکی سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۷	احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدہ انوار الٰہیہ	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۸	مسجد خیف (مکہ معظمہ) میں بشارت مغفرت	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۹	زمانہ حال کے یہود ونصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء
۲۰	تحریک ترک گاؤکشی کا سد باب	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء

۲۱	پہلی فارسی تصنیف	۱۲۹۹ھ/۱۸۸۲ء
۲۲	اردو شاعری کا سنگھار 'قصیدہ معراجیہ' کی تصنیف	قبل ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء
۲۳	فرزند اصغر مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں کی ولادت	۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء
۲۴	ندوۃ العلماء کے جلسہ تاسیس (کانپور) میں شرکت	۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء
۲۵	تحریک ندوہ سے علیحدگی	۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء
۲۶	مقابر پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق	۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء
۲۷	قصیدہ عربیہ 'آمال الابرار وآلام الاشرار' کی تصنیف	۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۲۸	ندوۃ العلماء کے خلاف ہفت روزہ اجلاس پٹنہ میں شرکت	رجب ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۲۹	علماء ہند کی طرف سے خطاب 'مجدد مائۃ حاضرہ'	۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء
۳۰	تاسیس دار العلوم منظر اسلام بریلی	۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء
۳۱	دوسرا حج اور زیارت حرمین طیبین	۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء
۳۲	امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے استاذ شیخ حامد احمد محمد جدادی مکی کا مشترکہ استفتاء اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
۳۳	علماء مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے نام سندات اجازت و خلافت	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
۳۴	کراچی آمد اور مولانا عبدالکریم درس سندھی سے ملاقات	۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء
۳۵	احمد رضا کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سیّد اسمٰعیل خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت	۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء
۳۶	شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعتراف مجددیت	۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء
۳۷	قرآن کریم کا اردو ترجمہ 'کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'	۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء
۳۸	شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب 'امام الائمہ المجدد لهذه الامه'	یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء
۳۹	حافظ کتب الحرم سیّد اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب 'خاتم الفقہاء والمحدثین'	۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء
۴۰	علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب	قبل ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء

٤١	ملت اسلامیہ کیلئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
٤٢	بہاولپور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتاء اور اس کا فاضلانہ جواب	۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
٤٣	مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
٤٤	ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی	مابین ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء اور (۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء)
٤٥	انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثناء	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
٤٦	صدر الصدور صوبہ جات دکن کے نام ارشاد نامہ	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
٤٧	تاسیس جماعت رضائے مصطفیٰ، بریلی	تقریباً ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء
٤٨	سجدہ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء
٤٩	امریکی ہیأۃ داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکست فاش	۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء
٥٠	آئزک نیوٹن اور آئن سٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
٥١	ردّ حرکت زمین پر ۱۰۵ دلائل اور فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
٥٢	فلاسفہ قدیمہ کا رد بلیغ	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
٥٣	دو قومی نظریہ پر حرف آخر	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
٥٤	تحریک خلافت کا افشائے راز	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
٥٥	تحریک ترک موالات کا افشائے راز	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
٥٦	انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
٥٧	وصال پُر ملال	۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء
٥٨	مدیر 'پیسہ اخبار' لاہور کا تعزیتی نوٹ	یکم ربیع الاوّل ۱۳۴۰ھ
٥٩	سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی کا تعزیتی مقالہ	۱۳۴۱ھ / ستمبر ۱۹۲۲ء
٦٠	بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف۔ ملا کا خراج عقیدت	۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء
٦١	شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کا خراج عقیدت	۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء

تقدیم

﴿ پروفیسر محمد اکرم رضؔا ﴾

شرحِ سلامِ رضؔا

مدحت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہارِ جلوداں

سلام وہ نغمۂ لاہوتی ہے جو ہر دل سے عقیدت کا خراج لیتا اور آنکھوں سے محبت آفریں آنسوؤں کی سوغات وصول کرتا ہے۔ سلام رحمتِ خداوندی ہے، پیغام سرخروئی ہے، انعام سربلندی ہے، چاہتوں کا ارمغان ہے، رحمتوں کا سائبان ہے، ازل سے ابد کی جانب سفر کرنے والے قافلے ہاتھوں میں سلاموں اور دُرودوں کے گجرے اُٹھائے والہانہ انداز سے دربارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لپک رہے ہیں۔ دُرود رحمت طلبی کا بہانہ ہے اور سلام شفاعت مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہونے کیلئے ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ عشاق سرمست ایک ہی وقت میں درود کے گلاب بھی نذر کر رہے ہیں اور اسی لمحہ سلام بدرگاہ حضور سیّد الانام پیش کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

دل کا وظیفہ درود و سلام　　عقیدت سراپا درود و سلام
رضؔا ہر طرف سے صدا آ رہی ہے　　پڑھو لمحہ لمحہ درود و سلام

بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دُرود و سلام پیش کرنا حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے، کتاب شوق کی تکمیل ہے۔ وارفتگی ہی وارفتگی ہے، شیفتگی ہی شیفتگی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

ان اللّٰه وملٰئکته یصلون علی النبی ۔ یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ٥ (الاحزاب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں۔

اے ایمان والو! تم اپنے پیارے نبی پر درود بھی بھیجو اور سلام بھی، جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں دُرود کے ساتھ سلام بھیجتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور جہاں خدا اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا ذکر کیا گیا ہے تو وہاں صیغہ استمرار استعمال ہوا ہے یعنی خدا اور فرشتوں کی جانب سے ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر آن اور ہر ساعت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرودوں کی سوغات نازل ہو رہی ہے۔ ماضی، حال ہو یا مستقبل درود ہر زمانے کی آبرو ہے۔ صبح و شام ہو یا لیل و نہار درود ہر وقت

کی آبرو ہے۔ خدا کی مخلوق تو غافل ہوسکتی ہے مگر خدائے کریم اور اس کے فرشتے اُونگھ نیند اور کسی قسم کی غفلت سے پاک ہیں۔ تقاضائے قدرت یہی ہے کہ بندگانِ شوق نیازِ عشق بجالاتے ہوئے درود و سلام کی ترسیل میں کسی غفلت کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ یہ حکم خداوندی بھی ہے اور سنت ِربانی بھی اور پھر اللہ اللہ دُرود کی عظمت۔

جب لیا نامِ نبی میں نے دُعا سے پہلے　　　میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے

سورۃ الاحزاب کی آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں: (۱) صلوٰۃ پڑھنا (۲) سلام عرض کرنا (۳) سلام کما حقہٗ عرض کرنا۔

اگر صرف صلوٰۃ ابراہیمی ہی پڑھا جائے اور سلام کا اضافہ نہ کیا جائے تو صرف ایک حکم ربانی کی تعمیل ہوئی۔ حالانکہ جس ارشادِ ربانی کے مطابق آپ پر درود پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی ارشاد کے تحت سلام عرض کرنا بھی لازمی ٹھہرا ہے اور ایسا لازمی کہ تاکید ارشاد فرمائی گئی۔ اب جو لوگ صلوٰۃ ابراہیمی پڑھتے ہیں وہ ایک طرح سے حکم قرآنی پر پوری تعمیل نہیں کر رہے اور احادیث کی تعمیل سے بھی پہلو تہی کر رہے ہیں۔ احادیث کے مطابق جہاں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ سلام تم نے جان لیا ہے یا تم سلام کی تعلیم دیئے جاچکے ہو اور یا صحابی نے ہی پہلے سے عرض کردیا کہ حضور! ہم نے سلام عرض کرنا تو سیکھ لیا ہے صلوٰۃ کس طرح عرض کریں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف صلوٰۃ کی تعلیم دے دی۔

بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ

قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک

یعنی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! بے شک ہم نے آپ پر سلام کرنا جان لیا ہے۔
پس ارشاد فرمائیں کہ صلوٰۃ کس طرح عرض کیا کریں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قولو اللھم صل علیٰ محمد الخ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

وہ سلام جس کی نسبت ان احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ سلام تم نے جان لیا ہے وہ **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُه**‘ ہے۔ پس جب ہم نماز پڑھتے ہیں اس وقت یہ سلام التحیات میں عرض ہوجاتا ہے۔ اگر نماز کے بعد کوئی شخص صلوٰۃ ابراہیمی ہی پڑھے گا تو اس سے سلام پڑھنا رہ جائے گا اور سلام عرض نہ کرنا بہت بڑی سعادت سے محروم رہنا ہے۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ بغیر سلام کے صلوٰۃ پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح صلوٰۃ و سلام مکمل نہیں ہوتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ ابراہیمی فرما کر ارشاد فرمایا:

ثم تسلموا علی یعنی پھر تم مجھ پر سلام کہا کرو۔

اصحابِ **شوق** کہتے ہیں کہ قرآن شریف نے سلام عرض کرنے کی تاکید زیادہ فرمائی ہے اس کا حق کس طرح ادا ہو۔ پس معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح سلام عرض کرنے کی تعلیم دی ہے اس سے ہی حق ادائی ہوتی ہے اور خوب ہوتی ہے جب سلام عرض کرنے لگیں تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق سلام کہنے والے اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کرلیں اور پھر آپ پر سلام عرض کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی سلام کہنے والا مجھے سلام نہیں کہتا مگر میں اس وقت اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔ (ابوداؤد) خواہ وہ دُنیا کے کسی کونے میں ہو۔ (ابن قیم، جلاء الافہام)

امام قسطلانی کے بقول سلام احسان شناسی کی دلیل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجودِ اقدس ہم گنہگاروں پر اللہ کا سب سے بڑا انعام اور احسان ہے۔ مقاماتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے امام قسطلانی اس شعر میں عظمتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہایت والہانہ انداز سے سلام عقیدت پیش کرتے ہیں:

كالشمس في وسط السماء ونورها ...... يغشى البلاد مشارقاً و مغارباً

آپ سورج کی مانند ہیں جو آسمان کے درمیان میں ہے اور اس کا نور مشرق اور مغرب کے شہروں پر چھا رہا ہے۔

یہی وہ حقائق ہیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر صدی، ہر عہد اور ہر زمانہ کے مسلمان دُرود و سلام کے گلاب بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ یہ تو عشق و عقیدت کا معاملہ ہے، خدا جس کو جتنا چاہے نوازے۔ ورنہ

تشریح پیمبر ہے غلط جن کی نظر میں ایسے بھی کئی شارحِ قرآن نظر آئے

اس مادی دَور میں کہ جب ہم روحانی اقدار سے پیچھے ہٹ گئے ہیں ہمیں مالکِ کونین سے صراطِ حق پر گامزن رہنے کی دعا کرنی چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ دُرود و سلام وہ وسیلہ ہے جو زندگی کی ہر مشکل میں کام آتا ہے۔ آقائے عالی مرتبت کا تصوّر رہو، دل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوے مچل رہے ہوں، نگاہوں میں گنبدِ خضریٰ کا خیال بس رہا ہو، پلکوں پر آنسوؤں کی کناری سجی ہو اور زبان درود و سلام کی خوشبو لٹا رہی ہو۔ کیونکہ درود و سلام کے امتزاج ہی سے منشائے ربانی کی تکمیل ہوتی ہے۔

دُرود و سلام کا سلسلۂ نور تائیدِ ربانی کے سہارے اس طور رواں دواں ہوا کہ آج چاروں طرف صلوٰۃ و سلام کے نغمات جاں فزا گونج رہے ہیں۔ گلستانِ مدحتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شان سے مہکا ہوا ہے کہ کبھی بھی خزاں کا گزر نہیں ہو سکے گا۔ جس نورانی سلسلے کا آغاز خود ربِّ کریم نے فرمایا ہو کسی کی کیا مجال کہ اس سلسلے کو ایک لحظہ کیلئے بھی روک سکے۔ سلام ہر عہد کا اعزاز اور ہر دور کا افتخار ہے۔ لہٰذا ہم سلام کے سلسلے کو ہر آن مزید سے مزید بلندیوں سے ہمکنار ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سربلندیاں اور تذکارِ رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ سرفرازیاں دراصل وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر ہیں۔

درود ہو یا سلام، تقریر ہو یا تحریر، صورتِ پاک کی ضو پاشیوں کا ذکرِ جمیل ہو یا سیرت مطہرہ کی رحمت باریوں کا تذکرہ، ہر طرف بہارِ جاودانی کا سماں دکھائی دیتا ہے اور ہر لحظہ و ہر ساعت یہی ایمان افروز آفریں منظر دکھائی دیتا ہے کہ

فرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ عرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے
خوف نہ رکھ تو اے رضا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

سلام بلاشبہ ہر دور کے عُشاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاانتہا جذبہ عقیدت کی پہچان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دل میں حاضر تصور کر کے مختلف زمانوں اور زبانوں کے شعراء نے نہایت والہانہ پن سے بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سلام نذر کیے۔ عربی، فارسی، اُردو، پنجابی سمیت شاید ہی کسی زبان نے اپنی جلوہ گری نہ دکھائی ہوگی۔ خطیبوں کی خطابت کے شہ پارے، ادیبوں کی فکری پرواز کے نظارے اپنی جگہ، شعرائے ذی وقار نے جس حُسنِ کلام کے ساتھ سلامِ شوق پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اس کی صدائے بازگشت شامِ ابد تک سنائی دیتی رہے گی۔ یوں تو ہر زبان میں سلام کا بہت بڑا خزانہ موجود ہے مگر ہم زیرِ نظر تحریر میں چند ایسے قلم کی زینت بناتے ہیں جنہوں نے مختلف اَدوار میں غیر معمولی شہرت حاصل کی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی شعری کاوشیں عقیدت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدولت حاصلِ حیات بن گئیں۔ عصر حاضر میں جو سلام یادگار حیثیت حاصل کر گئے ان میں چند کا تذکرہ کرنا ہم اپنے لئے کمالِ سعادت سمجھتے ہیں۔

محمد اکبر خاں وارثی کا یہ سلام آج تک اپنی انفرادیت، شعری حسن اور کمالِ ذوق کی بدولت زمانے بھر کے عُشاق کے دِلوں کی دھڑکنوں میں بسا ہوا ہے۔

يَا نَبِي سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ
صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

شاعرِ اسلام ابوالاثر حفیظ جالندھری کا یہ سلام آج بھی ہر دلعزیزی، مرجعیت اور مقبولیت کی بلندیوں کو چھو رہا ہے:

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سُبحانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی
تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی
زمانہ منتظر ہے پھر نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی
سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

اس ضمن میں ماہر القادری کے سلام نے بھی خاص شہرت حاصل کی اور اس سلام کے متعدد اشعار اصحابِ نظر کے دِلوں کی خلوتوں میں بسے ہوئے ہیں:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی — سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جو ٹوٹے ہوئے حجرے میں رہتا تھا — سلام اس پر کہ جو ہر وقت سچی بات کہتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا — سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

اسی ضو پاش ماحول میں یکلخت ایک صدائے نور اُبھری۔ یہ صدائے نور برصغیر کے عظیم ترین نعت گو شاعر کے دل کی گہرائیوں سے بلند ہوئی تھی۔ یہ نعت گو شاعر کاروانِ نعت و مدحت کا سالار تھا جو بلند بخت نعت گوؤں کا افتخار تھا۔ زمانہ اسے امام سخن گویاں تسلیم کرتا تھا اس کے سر پر عشق و عقیدت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تاج زرنگار جگمگا رہا تھا۔ تاریخ اسے **الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ امام احمد رضا خاں کہ جس نے اسلاف کی روایاتِ عقیدت کو زندہ کر دیا۔ جو محدث بھی تھا اور مفسر بھی' جو امام زمن بھی تھا اور شاعر شیریں سخن بھی۔ آپ کی تمام خوبیاں اصحابِ شوق کی نگاہوں کے رُو برو ہیں اور ایک زمانہ آپ کی عظمتوں کو خراجِ تحسین پیش کر رہا ہے۔ آپکا مجموعہ نعت 'حدائق بخشش' ایک طویل عرصہ سے قبولیت عام کی انتہائی بلندیوں کو چھو رہا ہے اور ہر آنے والا دور اس ارمغانِ نعت کو فکر و ادب کی آبرو تسلیم کر رہا ہے۔

اسی ہنگامِ پُر شوق میں جب مختلف 'سلام' اپنی عظمت منوا رہے تھے تو امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا 'سلام' نغمۂ لاہوتی بن کر اس شان سے اُبھرا کہ ہر چہار جانب یہی صدائے پُر شوق سنائی دینے لگے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

یوں تو ہر سلام ہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت تھا مگر اس سلام نے اپنی قبولیت کا سکہ اس شان سے منوایا کہ ہند و پاک ہی میں نہیں بلکہ عرب و عجم میں یکساں طور پر مقبولیت کی معراج کو چھونے لگا۔ آج آپ جہاں سے بھی گزریں' جمعہ کے اجتماعات میں دینی محافل میں' روحانی مجالس میں' یہ سلام محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عنوان بنا ہوا ہے۔ اور تو اور وہ علاقے جہاں کے عوام اُردو سے نا آشنا ہیں وہاں بھی ہزاروں اصحابِ شوق ادب و عقیدت سے کھڑے ہو کر یہ سلام پیش کر رہے ہیں۔

ع مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کا یہ سلام اس قدر مقبولِ عام اور محبوبِ زمانہ ہے کہ جہاں اصحابِ نظر اس کتابِ عقیدت کا روحانی باب سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں وہاں اصحابِ تحقیق نے اس سلام پر بڑی تعداد میں مضامین لکھے۔ یہی نہیں بلکہ بہت سے محققین اور اصحابِ جستجو نے اس معروفِ عام اسلام کو حاصلِ ادب سمجھتے ہوئے اس کی شرحیں رقم کرنا شروع کیں۔ یہ سلسلہ پھیلاتو پھیلتا ہی گیا اور اب تک سلامِ رضا کی متعدد شرحیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ ان میں سے بعض شرحیں طویل ہیں اور بعض مختصر۔ مگر ان سب میں بطورِ خاص یہ امر مدِ نظر رکھا گیا ہے کہ ان محققین کی شرح کی بدولت سلامِ رضا دِلوں میں راسخ ہوجائے۔ اس کے ادبی محاسن، شعری خصائص، روحانی کمالات اور فکری بلند پروازیوں سے ایک زمانہ آگاہ ہوجائے۔ ان شارحینِ سلامِ رضا کا جذبہ نہایت مستحسن، ایمان آفریں اور نظریاتی لحاظ سے لائقِ ستائش ہے۔ عصرِ حاضر کے جو بلند بخت اصحابِ تحقیق سلامِ رضا کی شرح کو ذہنی وفکری اور تحقیقی کاوشوں کا اعزاز بنائے ہوئے ہیں ان میں ایک اہم نام معروف ادیب اور مصنف محمد نعیم اللہ خاں کا ہے جو شرحِ سلامِ رضا کا ارمغانِ شوق لے کر اصحابِ ذوق کے جذبہ ٔ ایمانی کو نئی تازگی اور کاروانِ مدحت کو ولولہ ٔ تازہ بخشنے کا اہتمام کررہے ہیں۔ رانا محمد نعیم اللہ خاں ایک نظریاتی مسلمان راست فکر فرزندِ توحید اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے پختہ فکر مردِ مومن ہیں۔ پختہ فکر ایسے کہ اب تک ان کی متعدد تصانیف اور تحقیقی کتب منظرِ اشاعت پر جلوہ گر ہو کر خراجِ تحسین حاصل کرچکی ہیں۔ وہ منزلِ ایمان کے ایسے خوش بخت راہی ہیں کہ جن کے قلم نے رُکنا نہیں بلکہ صفحۂ قرطاس پر مسلسل متحرک رہنا سیکھا ہے۔ ان کی تصانیف میں جہاں دینی اور نظریاتی جلوہ کاری پائی جاتی ہے وہاں انہوں نے تحقیق وجستجو کے عمل کو ایک لحظہ کیلئے بھی فراموش نہیں کیا۔ ان کی جملہ کتب ان کے وسیع مطالعہ، عمیق مشاہدہ، گہرے غور وفکر کا پتا دیتی ہے۔ انہوں نے اپنی کتب میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہک جی بھر کر لٹائی ہے اور ان کی علمی تگ وتاز اس حقیقت کی غماز معلوم ہوتی ہے کہ

ان کے 'خوشہ چیں' ان کی تحریروں کی قدر کرتے ہیں اور اس قدر افزائی کا اصل سبب وہ علمی ریاضت ہے جس سے یہ مسلسل کام لے رہے ہیں۔ فکری تگ وتاز اور علمی ریاضت جہاں بھی کی جائے ضائع نہیں جاتی بلکہ وقت کی جبین پر اپنا نقشِ دوام ثبت کرجاتی ہے مسافرانِ زندگی تو اپنی اپنی مسافت تمام کرکے منزلِ آخریں کی جانب روانہ ہوجاتے ہیں مگر ان کے خونِ جگر سے ترتیب پانے والے نقوشِ دوام ان کے بھرپور وجود کا احساس دِلاتے رہتے ہیں۔ محمد نعیم اللہ خاں نے اپنی صلاحیتوں کا بہترین مصرف ڈھونڈ لیا ہے۔ وہ کسی کوچۂ غیر کے سائل نہیں بلکہ وہ تو دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیراتِ مدحت کے تمنائی ہیں۔ وہ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ

لگا رہا ہوں مضامینِ نو کے پھر انبار ۔۔۔ خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

یہی آسودگیٔ دل ان سے فکری ونظری تبلیغ کے نام پر گلہائے رنگارنگ تحریر کے دامن پر سجانے کا کام لے رہی ہے اور زیرِ نظر سلامِ رضؔا کی شرحِ جمیل بھی اس ایمان آفریں سلسلے کی ایک روشن کڑی ہے۔ جس کی جگمگاہٹوں سے ایک زمانہ مدتوں فیضیاب ہوتا رہے گا۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ سچا شاعر تلمیذِ فطرت ہوتا ہے۔ خیال کے مطابق لفظ بھی اسے عطا ہوتے ہیں۔ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اپنے اندر فکری پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ادا کی سادگی بھی لئے ہوئے ہے۔ معروف نقاد نظیر لودھیانوی کے لفظوں میں

'اگر مولانا قصیدۂ شادیٔ اسریٰ اور اس سلام کے علاوہ نعت میں اور کچھ نہ کہتے تب بھی نعتیہ ادب میں ان کا پلہ بھاری تھا'۔

سلامِ رضؔا درحقیقت جمالِ نبوت کا ایک کیف آور بیان ہے۔ اس میں زورِ بیان بھی ہے اور جذباتِ شوق کی غیر معمولی روانی بھی، ایک نقاد کے بقول:

یہ سلام پڑھ کر یوں لگتا ہے کہ شعر وحکمت کا بحرِ بے کراں پورے جوش وخروش کے ساتھ رواں دواں ہے۔

جس میں معارفِ قرآن وحدیث، اسرارِ عشق ورموزِ معرفت اور زبان وبیان کے لاتعداد گہر ہائے گراں مایہ بہے چلے آ رہے ہیں۔

امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کا سلام اُردو اور فارسی کے نعتیہ ادب میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ یہ صرف سلام ہی نہیں بلکہ اس میں حضور کا سراپا مبارک بھی پیش کیا گیا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں سلام کی فکری بلند پروازیوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ انکی شرح پڑھ کر احساس ہوتا ہے وہ سلام میں سراپائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری وباطنی محاسن اور جمال آفرینیوں سے کما حقہٗ باخبر ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس سلام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک ایک عضو مبارک کی مدح وستائش والہانہ انداز سے کی گئی ہے اور اکثر اشعار میں زبان اور فن کی خوبیاں موتیوں کی طرح بکھری ہوئی ہیں۔ سلامِ رضؔا 171 اشعار پر مشتمل ہے۔ شروع کے 31 اشعار میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص صفات، اعلیٰ مدارج، عزّ ووقار اور معجزات کا ذکر ہے۔ تبرکاً چند اشعار ملاحظہ ہوں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم | نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود | نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود | ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود | گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

آغاز کے اکتیس اشعار سلام کے ساتھ ساتھ سراپائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع ہوتا ہے۔ آپ کی قامت مبارک، قدِ نورانی، گیسوئے مشک آفریں، راہِ راست پر گامزن کرتی ہوئی آقائے دو عالم کی سیدھی مانگ، یہاں شاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی جولانیٔ فن دیکھیے ؎

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں — اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

پھر گوش مبارک، چشم رحمت آفریں، جبینِ منور، محرابِ اَبرو اور مژگانِ اطہر کا تعارف کرواتے ہیں ؎

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بینی مبارک، رُخسارِ منور، صباحت اور خطِ دل آراء کو سلام بھیجتے ہیں ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ دُرود — اونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن — سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پھر ریش اقدس، لب ہائے مبارک، دہن مطہر، زبان وحی ترجمان، فصاحت و بلاغت اور دعا و اجابت کو بصورتِ سلام ہدیۂ عقیدت پیش کیا جاتا ہے ؎

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول — اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

پھر دوشِ دل افروز، شانۂ جاں نواز، مہرِ نبوت، پشت مبارک، دستِ گہر افشاں، بازوئے قوت آزما، انگشت ہائے نگاریں، ناخن گرہ کشا، سینۂ بے کینہ، دلِ حق نما، بطن مبارک، کمر اقدس، زانوئے قوی، ساقِ صندلی اور کفِ پائے کرم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ تبرک کے طور پر درجنوں اشعار میں سے فقط چند اشعار درج کیے جاتے ہیں ؂

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا | موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جن کی شانِ شرف | ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں | اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا | اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم | اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھ سلام

سلامِ رضاؔ میں سراپائے اقدس کا تذکرہ اپنی جگہ حسنِ بے پناہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مقدسہ کے مظاہر نورانی جابجا بکھرے نظر آتے ہیں ؂

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند | اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن | اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے | جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی | آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

اس کے بعد امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام، اہل بیتِ اطہار اور اُمہات المومنین کی عظمتوں کے حضور اپنے حُسنِ قلم کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثاروں خلفائے راشدین اور دینِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شارحین کا ذکر جمیل چھڑتا ہے۔ آخر میں پیرِ پیراں سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ اقدس پر سلامِ عقیدت کے پھول نذر کرتے ہیں یہاں بھی وہ مذہب حق اہلسنت وجماعت سے وابستگان کو فراموش نہیں کرتے ؂

بے عذاب و عتاب و کتاب و حساب | تا ابد اہلسنّت پہ لاکھوں سلام

سلام کے آخری حصہ میں فاضل بریلوی کو اپنی ذات اور اُمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد آتی ہے تو بے اختیار ہو کر پکار اُٹھتے ہیں ۔

ایک میرا ہی رَحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ — مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ہم نے فاضل بریلوی کے بہار آفرین سلام سے چند منتخب اشعار اسلئے دیباچہ میں نقل کیے ہیں کہ ہمارے قارئین 'سلامِ رضاؔ' کی اجمالی ہی سہی مگر کسی حد تک بھرپور تصویر ایک مقام پر دیکھ لیں۔ اس طور انہیں بجا طور پر احساس ہو کہ سلامِ رضاؔ کا جاودانی حُسن بصد تب وتاب کس قدر جلوہ افروزی رکھتا ہے اور فاضل شارح محمد نعیم اللہ خاں نے اس سلامِ بلاغت نظام کی شرح کے ضمن میں کس قدر فکری عرق ریزی، ایمانی بہار آفرینی اور عشق وعقیدت کے اظہار کا مظاہرہ کیا ہے۔ بحمداللہ کہ شرح سلامِ رضاؔ کے حوالے سے ہم جوں جوں آگے بڑھتے ہیں محمد نعیم اللہ خاں کی علمی صلاحیتیں بصد شان خود کو منواتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

کسی بھی شاعر کے کلام کی شرح کیلئے ضروری ہے کہ شارح اس شخصیت کے مقام ومرتبہ سے کما حقہٗ آگاہ ہو۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو محمد نعیم اللہ خاںؔ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے علمی وفقہی اور نظریاتی وروحانی مقامات سے خوب خوب آگاہ ہیں جس کا احساس ہمیں ان کی دیگر تصانیف اور مضامین کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں جانتے ہیں کہ وہ جس تاریخ ساز شاعر کے کلام کی شرح کا عزم کئے ہوئے ہیں وہ ہر لحاظ سے عصر حاضر کا اعزاز ہے۔ انہیں اپنے ممدوح کی فکری بلند قامتی کا بجا طور پر احساس ہے۔ جن کا یہ شعر ان کا شعری رفعتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم — جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

کسی بھی کلام کے شارح کیلئے علم وادب اور زبان وبیان کی وسعتوں کا احاطہ ضروری ہوتا ہے جبکہ 'سلامِ رضاؔ' تو امام نعت گویاں کے فکر وفن کا کمال ہے۔ شارح کو چاہئے کہ زبان وبیان پر اس کی مضبوط گرفت ہو۔ وہ شعری نزاکتوں، تراکیب واستعارات سے صحیح معنوں میں آگاہ ہو، تشبیہات اور جملہ ادبی لوازم سے کما حقہٗ بہرہ ور ہو، ادبی محامد ومحاسن کو سمجھتا ہو، شعری صنائع بدائع پر گہری نظر رکھتا ہو، کیونکہ جب تک وہ فنی باریکیوں سے آگاہ نہیں ہوگا تشریح کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

'سلامِ رضاؔ' کسی عام شاعر کا کلام نہیں اور نہ ہی اس میں غزلیہ اور مجازی مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں تراکیب تو ہیں مگر ان کے استعمال کا انداز تقدس و پاکیزگی کی تمام تر شان لئے ہوئے ہے۔ اس لئے اس کے شارح کو بھی پاکیزگی وتقدس کے روحانی اور فکری تقاضوں سے آگاہ ہونا چاہئے ورنہ جہاں بھی ٹھوکر کھائے گا جادۂ حق سے بھٹک جائے گا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تمام نعتیہ کلام شریعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ سلامِ رضا میں تو خاص طور پر قرآن حکیم، احادیثِ نبوی، تاریخی حقائق اور دینی صداقتوں سے کام لیا گیا ہے جب کلام اتنا عظیم ہوگا تو شارح کی بھی ان ماٰخذ تک رسائی ہونی چاہئے جن سے فاضل شاعر نے استفادہ کیا ہے اگر شارح اس حقیقت کو پالے تو شرحِ کلام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ بلاشبہ ایسے شاعر عظیم تھے کہ جنہوں نے اپنے عہد کے شعراء میں اپنے انتہائی منفرد مقام کو اُجاگر کیا۔ یہ مقام اس قدر ہمہ گیر، منفرد، بے مثال اور جامع تھا کہ آج ایک زمانہ آپ کے اندازِ شاعری کی تقلید کرنے پر مجبور ہے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان 'ورفعنا' کو مدِ نظر رکھا اور تمام نعتیہ شاعری اس آیتِ قرآن کی شعری تفسیر کی نذر کر دی۔ شارح اگر شاعر نہیں ہے تو نہ سہی مگر اس احساس ہونا چاہئے کہ وہ جس عظیم ہستی کے کلام کی تشریح کر رہا ہے اس کے کلام پر 'کلام الامام امام الکلام' کا عنوان صادر آتا ہے۔

جس طرح فاضل بریلوی کو قدرت نے یہ احساس ودیعت کیا تھا کہ وہ شاہانِ زمانہ کی مداحی نہیں کر رہے بلکہ اس ہستی والا صفات کی مدحت کر رہے ہیں جس کے اکرامات کی خیرات سے شاہوں کو تخت و تاج عطا ہوتے ہیں اور پھر فاضل بریلوی جیسا شاعر ایک زمانے کو یہ پیغام دے جاتا ہے ؎

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

فاضل بریلوی کا یہی وہ افتخار ہے جو شارحِ کلامِ رضا کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔

جب ہم شرح کیلئے ان امور خاص کا تذکرہ کرتے ہوئے محمد نعیم اللہ خاں کی شرح کے گلشن صد رنگ میں داخل ہوتے ہیں تو قلب و جان کو روحانی بالیدگی اور نظریاتی فرحت کا احساس ہوتا ہے اور ان تقاضوں کی روشنی میں سلامِ رضا کے مفاہیم و مطالب کو قارئین تک پہنچانے کی کامیاب سعی کی ہے۔ ایسی سعی جو بلند بخت صاحبِ فکر ہی کر سکتا ہے۔ بلاشبہ محمد نعیم اللہ خاں کی بلند بختی نے اسے جادۂ حق پر گامزن رکھا ہے۔ ان کی تصانیف سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن و احادیث کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ تاریخ اور سیرت نگاری کے فن سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اندازِ فکر استدلالی ہے۔ وہ اپنی بات کو منوانے کا ہنر جانتے ہیں۔ زبردستی نہیں بلکہ فکری دلائل کے ساتھ۔ وہ بحث بھی کرتے ہیں تو ان کی بحث حقائق کے دروازے سے کھلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ انہیں بجا طور پر احساس ہے کہ وہ جس امام نعت گویاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلام کی شرح لکھ رہے ہیں ان کا کلام بذاتِ خود قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کی شرح متین ہے۔ اس لئے محمد نعیم اللہ خاں نے شرح لکھتے' قرآن و حدیث سے بھرپور استفادہ کیا ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ سلام رضا کی شرح کے میدان میں آگے بڑھ ہی نہیں سکتے ہیں۔

سلامِ رضا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت وثناء ہے۔ آپ کا سراپائے اقدس ہے۔ اسی میں آپ کے قرابت داروں اور مقتدر صحابہ کا ذکر جمیل ہے۔ غرضیکہ ایک سلام کے اندر نور کا سمندر موجزن ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں کو بجا طور پر احساس ہے کہ وہ سیرت وسوانح اور تاریخ اسلام سے مدد لئے بغیر آگے بڑھ نہیں سکتے۔ بحمد اللہ کہ وہ اس میدان میں بھی کامیاب رہے ہیں اور ان کے بھرپور ذوق مطالعہ نے انہیں صحیح معنوں میں راست روی عطا کی ہے۔

جہاں تک زبان وبیان، تلمیحات، استعارات وتشبیہات اور ادبی وفنی محاسن کا ذکر ہے تو محمد نعیم اللہ خاں کو ربّ کریم نے ادب عالیہ کے مطالعہ اور اس سے بھرپور استفادہ کا ذوق عطا کیا ہے۔ ان کی تحریر یں حسن بیان اور ذوقِ ادب سے مزین ہیں۔ سلام رضا کی شرح لکھتے ہوئے انہوں نے اسی حُسنِ بیان اور فکری صنائع بدائع کا بھرپور استعمال کیا ہے تا کہ سلام رضا کی شرح قارئین کے دلوں میں گھر کر سکے۔

محمد نعیم اللہ خاں نے کوشش کی ہے کہ اسکی ان تمام دینی اور ادبی مآخذ تک رسائی ہو سکے جو حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پیش نظر تھے تمام مآخذ تک رسائی امر محال سہی مگر فاضل شارح نے اس ضمن میں امکان بھر کوشش ضرور کی ہے۔ ان کی رقم کردہ شرح کے مطالعہ سے ان کی علمی عرق ریزی اور ذوقِ مطالعہ کا اندازہ ہونے لگتا ہے اور ان کی شرح اصحابِ ذوق سے خراج تحسین لیتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

سلام رضا میں اس قدر سلاست، روانی، ندرتِ بیان اور شوکتِ الفاظ ہے کہ بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلام کسی شرح کا محتاج نہیں ہے۔ یہ شاعر کی شاعرانہ عظمت ہے کہ اس کا کلام بلا تاخیر دلوں میں سکہ جمالے اور پھر یہ سلام تو پڑھنے والوں سے آنسوؤں کا خراج لیتا ہے۔ عشق وعقیدت کے ستارے جگمگاتا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں پر بھی 'سلامِ رضا' کی یہ دلپذیری روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ اس لئے انہوں نے شرح لکھتے ہوئے التزام کیا ہے کہ سلامِ رضا کا ظاہری وباطنی حسن مجروح نہ ہونے پائے بلکہ سلام پڑھنے والے کو ذوقِ لطیف اور کیف وسرور سے آشنا کر سکے۔

اس ضمن میں محمد نعیم اللہ خاں کی شرح کی ایک اور انفرادیت خصوصی طور پر محلِ نظر ہے کہ انہوں نے شرح کے ضمن میں ہر ممکن اختصار سے کام لیا ہے۔ بعض شرح لکھنے والوں نے تو اس قدر طویل شرحیں لکھ دی ہیں کہ وہ شرحیں کم اور علمی وفقہی مباحث کا مرکز زیادہ محسوس ہوتی ہیں۔ سلام رضا کی جامعیت کا کیا کہنا۔ یہاں تو ایک ایک شعر پر گھنٹوں بولا جا سکتا ہے، ایک ایک شعر پر ہزار صفحات کی کتاب لائی جا سکتی ہے مگر سمندر کو کوزے میں بند کرنا بھی تو فکر وفن کے اظہار کا اہم ذریعہ ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر اب اور کئی حوالوں سے کام کرنے کی ضرورت ہے اور بحمد اللہ یہ تحقیقی کام صرف پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ شرح کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اور اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ قاری جلد از جلد مطلوبہ شعر کے مفہوم و معنی تک رسائی حاصل کر لے۔ محمد نعیم اللہ خاں نے وقت اور شرح کے اس فکری اور عصری تقاضے کو پہچانا ہے اور حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بات کم سے کم الفاظ میں کی جائے۔

اختصار اور جامعیت اسی کا نام ہے کہ اندازِ بیان مختصر بھی رہے اور جامعیت کا عنصر بھی چھایا رہے یعنی کوئی اہم بات چھوٹنے نہ پائے۔ اس کتاب کے فاضل شارح نے زبان و بیان اور مطالب و مفاہیم کو بطورِ خاص مدنظر رکھا ہے۔ عبارت کو بھی حسن عطا کیا ہے مگر اس ادا کے ساتھ کہ عبارت کے شکوہ، حُسنِ بیان کی بُوقلمونیوں اور غیر ضروری طوالت کی بناء پر سلامِ رضؔا اور قاری کے درمیان فاصلہ حائل نہ ہو جائے۔ ہمارے نزدیک سلامِ رضؔا کی یہ شرح لائقِ تحسین ہے اور ہم تو ان تشریحات کو بھی سلامِ عقیدت پیش کرتے ہیں جو ابھی معصۂ شہود پر جلوہ گر نہیں ہوئیں۔ ہم تو محمد نعیم اللہ خاں کے اس ذوقِ تحریر کا تذکرہ کر رہے ہیں جس کی بدولت قارئین تک 'مختصر شرح سلامِ رضؔا' پہنچ رہی ہے۔ اس اختصار کا بھی اپنا ہی حسن ہے، اپنا ہی انداز ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ اندازِ ابلاغ قارئین کی نظروں میں محبوب تر ٹھہرے گا۔

محمد نعیم اللہ خاں کے نزدیک شرح صرف لفظوں کے ہجوم یا تراکیب کی بھرمار کا نام ہی نہیں۔ بات الفاظ اور جملوں کے ذخیرہ کی نہیں ہے بلکہ بات تو معیار کی ہے۔ جوہری اور آڑھتی میں یہی فرق ہوتا ہے۔ آڑھتی اجناس کے فلک بوس مینار لگاتا ہے جبکہ جوہری کا ایک ہی جواہر پارہ اس خرمن کو خرید لیتا ہے۔ بات تو فقط یہ ہے کہ جملہ کہاں موزوں ہوتا ہے اگر یہ مدّعا چند جملوں میں ہی پورا ہو جائے تو دُور ازکار تفاصیل میں جانے کی کیا حاجت؟ جہاں تک عشق و عقیدت کے نام پر تفاصیل سے کام لینے کی ضرورت تو جتنی اس کی تمنا ہے وہ بے شک یہ کام کریں اور کرتے جائیں۔ مگر شرح کا اصل مدعا تو شاعر اور قاری کے درمیان دلآویز رشتہ قائم کرنا ہوتا ہے تاکہ قاری الفاظ و تراکیب کی بھول بھلیوں ہی میں نہ اُلجھا رہے۔ فیضانِ اعلیٰ حضرت کا جادو تو سر چڑھ کو بول رہا ہے اور ان کے بارے میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا

مستند ہے میرا فرمایا ہوا　　　سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا

فاضل شارح نے سلامِ رضاؔ کی شرح و بیان میں سادگیٔ الفاظ اور خلوصِ فکر کو مدِّ نظر رکھا ہے۔ دراصل اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نعتیہ شاعری کی انتہائی بلندیوں پر فائز ہو کر بھی قارئین کے انتہائی قریب ہیں ورنہ اگر ان کے کلام میں فقط اشکال پسندی ہی ہوتی تو معدودے چند نقاد اور محققین ہی ادھر متوجہ ہوتے لیکن یہاں تو زمانے کا زمانہ فکری طور پر شاہ احمد رضا خاں کے پابہ رکاب ہے۔ امام احمد رضا خاں کے ہاں اگر کہیں اشکال پسندی ہے تو زبردستی پیدا نہیں کی گئی بلکہ وہ نفسِ مضمون کا تقاضا بن گئی ہے۔

محمد نعیم اللہ خاں سمجھتے ہیں کہ وہ اس تاریخ ساز شخصیت کے سلام کی شرح لکھ رہے ہیں جس کو ملکِ سخن کی شاہی زیبا ہے اور محمد نعیم اللہ خاں کا یہ ارمغانِ عقیدت اس تاجدارِ اقلیمِ نعت کے حضور علمی اور روحانی سرخروئی کا باعث بن رہا ہے۔ محمد نعیم اللہ خاں کی شرح سلامِ رضاؔ کو دیکھیں یا دوسرے شارحین کلامِ رضاؔ کی کاوشوں کو مدِ نظر رکھیں، فاضل بریلوی کا یہ امتیازِ خاص تاریخ کا اعزاز بنا رہے گا کہ کسی قسم کی نصابی ضروریات یا ادبی اعزازات کے حصول کی آرزو کے بغیر کسی شاعر کے کلام کی اتنی زیادہ طویل یا مختصر شرحیں نہیں لکھی گئیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ غالب اور اقبال کے کلام کی شرحیں لکھی گئیں تو شارحین کے پیشِ نظر طلبہ اور اربابِ ذوق کی نصابی اور علمی ضروریات تھیں۔ کسی نے پڑھنا تھا تو کسی نے پڑھانا تھا۔ شاہ احمد رضا خاں اور حضرت علامہ محمد اقبال کی شاعری کا حسن شرحوں کا محتاج نہیں۔ ان کا کلام از خود دِلوں کی کشتِ آرزو کو عقیدت کا نم بخشنے لگتا ہے اور پھر فاضل بریلوی کا نعتیہ کلام تو سراپا حسن ہے اور حسن کبھی توضیح کا محتاج نہیں ہوا۔ سلامِ رضاؔ کے ادبی اور معنوی حسن کی تجلیات جب خرمنِ افکار پر برق پاش ہوتی ہیں تو محسوسات کے خلوت کدے جگمگا جگمگا اُٹھتے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ محلِ نظر ہے کہ سلامِ رضاؔ ہو یا مکمل کلامِ رضاؔ یہ تشریح اور طویل مباحث کے محتاج نہیں رہے مگر پھر بھی لکھنے والے حصارِ نور میں اپنے مقام متعین کرنے کیلئے خوب خوب لکھ رہے ہیں مختصر مباحث بھی اور طویل وضاحتیں بھی ہو رہی ہیں۔ ان سب کے مطالعہ اور شارحین کے ذوقِ ادب کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وقت نے رضا شناسی کو زمانے کا مقدر بنا دیا ہے۔

یہ سب رحمتِ خداوندی اور عنایاتِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرشمہ کاریاں ہیں کہ بلادِ عرب و عجم میں رضا شناسی ادبی صلاحیتوں کی نمود کا ذریعہ بن گئی ہے اور سلامِ رضاؔ تو بالخصوص اربابِ نقد و نظر سے علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کا خراج لے رہا ہے۔ اگر ہم مادی حوالوں یا دنیاوی پیمانوں سے رضا شناسی کے تقاضوں پر نظر ڈالیں تو بات کی تہہ تک پہنچنا محال ہے لیکن جب اس حقیقتِ ازلی کا ادراک ہو جائے کہ فاضل بریلوی کے نعتیہ کلام کی تمام تر مقبولیت، شہرت، ہر دلعزیزی اور پذیرائی فقط آپ کے کلام اور ذات کی دربارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قبولیت تھی تو پھر تمام معاملہ ایک آن میں اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ یہ توفیق خداوندی ہے جو کلامِ رضاؔ کو شہرتِ عام کی نوید بخش رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرم باری ہے جس کی بدولت یہ بہار آفریں کلام حدائقِ بخشش کے کاغذی پیرہن سے اُبھر کر عشاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دِلوں کی دھڑکنوں میں سما رہا ہے۔

سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا
نام روشن اے رضاؔ جس نے تمہارا کردیا

سلامِ رضؔا بھی عرب کے جگمگاتے ہوئے چاند کی تجلیات کا صدقہ ہے۔ جس کی نسبت ذرّوں کو ماہ و خورشید کا ہمسر کرتی ہے۔ زمانہ حیران ہے کہ 'سلامِ رضؔا' کی شہرت کا آفتاب ایک مرتبہ دنیائے سخن وری کے کوہِ فاران پر چمکا تو پھر غروب ہی نہیں ہوا۔ یہ کیسا چاند ہے جو گہن کے تصور سے نا آشنا ہے۔ یہ کیسا گلزارِ مدحت ہے کہ ہمیشہ سے خزاں سے محفوظ ہے۔ سلامِ رضؔا کی اس تاریخ ساز مقبولیت نے واضح کر دیا کہ حضور فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتہائی محبوب مداح تھے۔ ان کا لکھا ہوا سلام شعری برجستگی اور عقیدت آفرینی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہر شعر میں ہر مصرع دوسرے مصرعے کے ساتھ یوں پیوست ہے جیسے وقت کے تاجِ زرنگار میں نگینہ جڑا ہوا ہے۔

سلامِ رضؔا پڑھتے جایئے اور قلب و روح کو وجد میں لاتے جایئے۔ احساسات کو مہکاتے جائیں کچھ شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے روتے لبوں کو ہنساتے جایئے اور کبھی پلکوں کے کنارے پر اُترنے والے آنسوؤں کی بارات سجاتے جایئے۔ سلام کا قافلہ ہے کہ مسلسل آگے کو بڑھ رہا ہے اور مختلف زمانوں کے فاصلے طے کرتا ہوا اپنی ہر دلعزیزی میں ہر آن اضافے کے مناظر دیکھ رہا ہے۔ اللہ اللہ نغمۂ شوق گونجتا ہے تو صدا آتی ہے ؎

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ‏ ‏ ‏ شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس نغمۂ شوق کی صدائے پرسوز سے ہر علاقہ، ہر خطہ، ہر ملک اور ہر براعظم فیضیاب ہو رہا ہے۔ میں چشمِ تصور سے دیکھ رہا ہوں کہ شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار سجا ہے۔ سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ تک نعت گو شعراء کی بہت بڑی تعداد کو انتہائی قبولیت کی سند اعزاز عطا ہوئی ہے۔ مختلف زبانوں کے ثناء خواں اپنا اپنا ہدیۂ شوق دربارِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کر رہے ہیں اور خوشنودیٔ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازے جا رہے ہیں۔ معاً افلاک کے پردوں کو چاک کرتی ہوئی صدا اُبھرتی ہے ؎

ع ‏ مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اور پھر اس سلامِ شوق کی صورت میں نغمۂ سوز و گداز جاری ہو جاتا ہے۔ عُشاقِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ممدوح حضرت فاضل بریلوی کی روح بے اختیار انداز میں آنسوؤں کے موتی پروتی ہوئی سلام پڑھے جا رہی ہے۔ جوں جوں سلام آگے بڑھتا ہے سنانے والے اور سننے والوں کی کیفیت انوار کے سانچے میں ڈھلنے لگتی ہیں۔ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کب سلام ختم ہوگا کہ اچانک سلامِ رضؔا کا مطلع حاصل سخن بن کر زندگی کی رفعتوں میں گونجتا ہے۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا   مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ تحدیثِ نعمت بھی اور مدّ عاطلبی بھی۔ پھر تو زمان و لامکاں سے اسی سلامِ شوق کی صدائے پُرسوز گونجتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وقت تھم گیا ہو، زندگی نے اپنے سانس روک لئے ہوں۔ فقط ایک تقاضا گونج رہا ہو

ع   مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا

اور کیا خبر کہ رحمتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل میدانِ محشر میں قدسیوں کی فرمائش پر فاضل بریلوی کی سلام سنانے کی آرزو پوری ہو جائے اور وہ سلام جو تمام محافل، مجالس اور روحانی تقریب کی زینت ہے۔ وہی سلام جو مقبولیت کے حوالے سے مشرق و مغرب اور عرب و عجم کے زمانی و مکانی فاصلوں سے ماورئی ہو گیا وہی سلام روزِ محشر بارگاہِ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بزبان امام احمد رضا خاں سنایا جا رہا ہو۔ اس لمحۂ حیات آفریں میں امام احمد رضا خاں کی نسبت سے ان مردانِ سخن آزما کو بھی خوشنودیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوید جاں فزا مل جائے تو فاضل بریلوی کی نعت گوئی کے حوالے سے مدحت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مصروفِ فکر رہے ہوں۔ ان میں وہ شارحین کلامِ رضؔا بھی ہوں جن کے پیش نظر فاضل بریلوی کی نعت گوئی ہو اور اس حوالے سے انہوں نے محبوبِ خدا، سیّد الانبیاء، حضور محمدِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ و الثناء کی توصیف وثناء میں اپنی تمام علمی، فکری، ادبی اور تنقیدی توانائیاں صَرف کردی ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ اس لمحۂ مسعود میں محمد نعیم اللہ خاں کی یہ فکری کاوش بھی مقبول ہو جائے اور اس شرحِ سلامِ رضؔا کو وہی پذیرائی عطا ہو جس کا تصور لیکر فاضل مصنف اپنی زندگی کے شب و روز مدّاحیٔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں صَرف کررہا ہے۔ آمین

﴿ پروفیسر محمد اکرم رضؔا ﴾

مختصر شرح سلامِ رضاؔ

﴿ محمد نعیم اللہ خاں قادری ﴾

﴿۱﴾

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ: منتخب و برگزیدہ

جانِ رحمت: سراپا رحمت

بزم: مجلس

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ ساری کائنات سے افضل، اعلیٰ، برگزیدہ، بزرگ اور بے مثل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اسلئے آپ ساری کائنات کیلئے سراپا رحمت ہیں اور آپکی رحمتوں سے پوری کائنات فیض یاب ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت اور نجات کیلئے اپنے پیغمبر اور رسول مبعوث فرمائے جو کہ زمین کے ہر حصے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام پہنچاتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ آپ کو تمام نبیوں اور رسولوں کا قائد اور رہبر و رہنما بنایا اور انبیاء کی اس بزم ہدایت میں آپ شمع کی حیثیت کے حامل ہیں۔ سب آپ سے فیض یاب ہوئے سب نے آپ کی تصدیق کرنے کا حلف اُٹھایا۔ آپ نے تمام انبیاء کرام کی امامت اور خطابت فرمائی اور روزِ محشر بھی آپ ہی سب کے امام، قائد اور شفیع ہوں گے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مراتب' درجات اتنے بلند و بالا ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ آپ پر لاکھوں بار سلام ہو۔

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہر: سورج

چرخ: آسمان

گل: پھول

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس آسمان نبوت کا چمکتا ہوا آفتاب (مہرِ منیر) ہے۔ جس کی تابانی اور چمک سے کائنات کا ذرہ ذرہ روشن ہوگیا اور جتنے نبوت کے روشن ستارے آسمان نبوت پر طلوع ہوئے۔ آپ کے جلوہ افروز ہونے سے انکی روشنی ماند پڑگئی۔ اب اس روشنی کے ہوتے ہوئے اور کسی ستارے کی ضرورت نہیں۔ اب پوری کائنات پر آپ کا ہی راج ہے۔ اسی طرح آپ کی شریعت کے آنے سے دوسرے انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہوگئیں۔

باغِ رسالت میں جب آپ کا پھول کھلا تو رسالت کے باغ کو ایسا معطر کردیا کہ عالم کائنات کا ذرہ ذرہ اس سے فیض یاب ہوا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ باغِ رسالت کے بے مثل اور حسین وجمیل گل (پھول) ہیں۔ آپ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شہر یارِ اِرَمْ تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شہر یارارم: جنت کا بادشاہ

تاجدار: صاحب تاج

حرم: کعبہ

نوبہار: نئی رونق

شفاعت: گنہگاروں کی معافی کیلئے سفارش کرنا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ جنت کے مالک ومختار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت کی چابیاں عطا فرمائیں کہ اس میں جیسا چاہیں تصرف فرمائیں۔ آپ حرم (کعبہ) کے تاجدار ہیں اور بروزِ قیامت شفاعت کے سرچشمہ ومرکز بھی آپ ہی ہونگے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقامِ محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تمام اُمتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی شفاعت سے ہی بخشی جائے گی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذات بابرکات پر لاکھوں سلام ہوں۔

شبِ اَسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ: معراج کی رات

دائم: ہمیشہ

نوشہ: سربراہ، دولہا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ کے استقبال کا اسطرح سے بندوبست فرمایا جیسا کہ ایک دولہا کا استقبال کیا جاتا ہے۔ براق بھیج کر آپ کو آسمانوں پر بلایا اور ہر آسمان پر استقبال کیلئے فرشتے اور انبیاء کرام مقرر فرمائے۔

الغرض یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی شان بہت افضل و اعلیٰ ہے۔ آپ پر ہمیشہ دُرود۔

جس طرح محفل شادی پہ دولہا کا اعزاز و اکرام کیا جاتا ہے اسی طرح جو بزم جنت بروزِ محشر کے بعد سجائی جائے گی۔ آپ اس کے دولہا ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ جو دُنیا پیدا کی اور جنت بنائی' یہ سب کچھ اپنے محبوب حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان دکھلانے کیلئے ہی کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپکو اللہ تعالیٰ نے بہت شان و شوکت عطا فرمائی آپکی ذات برکات وذیشان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

زیب وزینت: حسن وسجاوٹ

عرشی: عرش والا

طیب: مہک

نزہت: پاکیزگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ عرش پر تشریف لے گئے تو عرش کی حسن وسجاوٹ میں آپ کی آمد سے نکھار آگیا۔ عرش کی ہر ہر چیز جگمگا اٹھی۔اے عرش! تمہیں یہ سعادت حاصل ہوئی تم پہ عرشی دُرود ہو۔

عرش پر جا کر آپ کو دیدارِ الٰہی کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ کو نماز کا حسین تحفہ ملا اور جب آپ یہ تحفہ لیکر زمین پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو آپ کی خاطر طیب و پاکیزہ کردیا۔

اے فرش (زمین) تمہیں یہ سعادت بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے حاصل ہوئی اس لئے تم پر بھی لاکھوں سلام ہوں۔

نُورِ عین لطافت پہ اَلطف درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

نورعین:	سراپانور
لطافت:	شفاف
الطف:	سب سے پاکیزہ
زیب:	زینت
زین:	خوبصورتی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا سراپا اقدس لباس بشری میں ہونے کے باوجود ہر قسم کی کثافتوں سے پاک وصاف ہے۔ گویا کہ آپ سراپا نور ہیں۔

کائنات کی کوئی چیز آپ سے بڑھ کر پاکیزہ اور خوبصورت نہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اس لطافت ونظافت پہ لاکھوں پاکیزہ دُرود وسلام ہوں

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حِکم
یکّہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

سرو:	صنوبر کا درخت' مراد قدِ محبوب ہے
ناز:	ادا و پیار
مغز:	دماغ و اصل
راز:	بھید
حکم:	حکمتیں
یکّہ:	بے مثل
تاز:	سبقت لے جانا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا جسم اطہر انتہائی حسین وجمیل ہے جس طرح صنوبر کے درخت کو دوسرے درختوں پر فضیلت وبلندی حاصل ہے۔اسی طرح آپ کے جسم اقدس کو بھی تمام مخلوق میں فضیلت اور بلندی حاصل ہے۔آپ کا جسمانی حسن و وقار کارخانہ قدرت کا شاہکار ہے۔آپ کی ہر ادا دلفریب اور ہر عضو اپنی مثال آپ ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثل اور یکتا بنایا اسی کے لائق آپ کو اپنے راز اور حکمتوں اور اپنے اسرار و رموز سے آگاہ فرمایا۔گویا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راز اور حکمتوں کے مغز ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جس کسی کو جو جو فضیلت عطا فرمائی وہ تمام فضیلتیں آپ کو عطا فرمادی گئیں بلکہ آپ ہر اس فضیلت میں دوسروں سے سبقت لے گئے۔

الغرض آپ تمام خصائص وکمالات میں ساری دُنیا سے افضل ہیں۔آپ کی اس فضیلت اور شان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

نقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا دُرود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

سِر: راز و بھید

وحدت: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا

یکتا: بے مثل

مرکز: دائرہ وغیرہ کا وسط

دور: اردگرد، گھیرا

کثرت: بہتات

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے سربستہ راز کو آشکار کرنے میں نقطہ آغاز کی حیثیت کے حامل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو ہی پیدا فرمایا اور اپنی وحدانیت کے راز کو آشکار کر دیا۔ جیسی آپ کی ذات بے مثل ہے ویسا ہی بے مثل آپ پہ درود ہو۔

اور کائنات میں جتنی بھی چیزیں ہیں ان کا مبداء و مرکز ہی آپ کی ذات برکات ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ایسی فضیلت و شان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

خصائص الکبریٰ میں ہے کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ ہی جنت و دوزخ۔ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔

صاحبِ رجعتِ شمس و شقُّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

صاحب:	مالک
رجعت:	لوٹانا
شمس:	سورج
شق:	چیرنا
قمر:	چاند
نائب:	قائم مقام
دست:	ہاتھ
قدرت:	خدائی اختیارات

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ کی ذات اقدس اللہ تعالٰی کے دستِ قدرت کی نائب اعظم ہے۔ اللہ تعالٰی نے آپ کو جو اختیارات تصرف عطا فرمائے ہیں آپ نے ان کو برائے کار لاتے ہوئے سورج کو اُلٹے قدم واپس کردیا اور چاند کو دو ٹکڑے کردیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ اللہ تعالٰی کے عطا کردہ اختیارات میں باکمال اور بے مثل ہیں۔ آپ کی ذاتِ اقدس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے زیرِ لِوا آدم و مَن سِوا
اُس سَزائے سِیادت پہ لاکھوں سلام

زیر: نیچے

من سوا: ان کے علاوہ تمام مخلوق

سزائے: لائق

سیادت: سرداری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس دُنیا میں تو جو آپ کو فضائل و مراتب حاصل ہیں ان میں تو آپ بے مثل ہیں ہی لیکن قیامت کا دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا اور کل مخلوقِ انسانی جمع ہوگی۔ جس میں جلیل القدر اور اولو العزم انبیاء اور رسول بھی ہوں گے۔ انسانوں میں سے ماننے والے بھی ہوں گے اور منکرین بھی۔ اس پریشانی کے عالم میں جو اُمید کی کرن ہوگی وہ فقط آپ کی ذاتِ اقدس ہوگی۔ تمام مخلوقات دیکھے گی کہ اس روز ان کے جدِّ امجد حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ماسوا جو بھی ہیں وہ بھی آپ کے پرچم کے نیچے ہونگے۔ وہ پرچم ہوگا اللہ تعالیٰ کی حمد کا۔ زبانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی اور حمدِ الٰہی کے ترانے ہونگے۔ وہ لواء حمد اس روز آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! بیشک بعطائے الٰہی آپ کی ذات مبارک ہی اس سیادت و سرداری کے لائق ہے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات آپ کیلئے ہی بنائی۔ آپ کی اس بے مثل فضیلت و شان اور عظمت و سرداری پہ لاکھوں سلام ہوں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فرش:	روئے زمین
زیرِ نگیں:	تابع
قاہر ریاست:	زبردست حکومت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! عرش سے لے کر فرش تک کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے آپ کے حکم کے تابع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شان وشوکت عطا فرمائی کہ زمین وآسمان کی ہر مخلوق کیلئے آپ رسول بنا کر بھیجے گئے۔ زمین وآسمان کی جس چیز کو جو بھی آپ نے حکم دیا وہ اس حکم کو بجالائی۔ تمام زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ کو عطا فرمادی گئیں اور روزِ قیامت جنت کی چابیاں بھی آپ کو ہی عطا ہوں گی اور میدانِ محشر میں آپ کو مقامِ محمود سے سرفراز فرمایا جائے گا اور آپ کی عظمت کا اظہار فرمایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کچھ انبیاء کرام کو دنیاوی حکومت اور شان وشوکت تو عطا فرمائی لیکن آپ کی حکومت تو عرش تا فرش تک ہے۔ اس لحاظ سے جو زبردست حکومت آپ کو عطا فرمائی گئی کوئی دوسرا ایسی شان وشوکت کا حامل نہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو عرش تا فرش تک جو زبردست حکومت عطا فرمائی اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اصلِ ہر بُود و بہبود و تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

اصل:	مادہ و مرکز، جڑ، بنیاد
بود:	وجود و ہستی
بہبود:	ترقی و بھلائی
تخم:	بیج
وجود:	حیات و زندگی
قاسم:	تقسیم کرنے والا
کنز:	خزانہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کائنات کی ہر شے کا وجود اور اس کو نصیب ہونے والی ترقی و بھلائی کا سبب و ذریعہ آپ کی ہی ذاتِ اقدس ہے کیونکہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت آپ ہی کے واسطے اور ذریعے سے تقسیم ہوتی ہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم وجود کیلئے منبع خیر و برکت اور وجہ افضال و اکرام ہیں۔

آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔ آپ کسی بھی چیز کو جو حکم دیتے وہ حکم بجالاتی۔ چاند آپ کی اُنگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے ہوگیا۔ سورج واپس پلٹ آیا۔ درخت آپکے طلب کرنے پر حاضر ہوجاتے۔ کنکریاں آپکے حکم سے تسبیح پڑھنے لگتیں۔ پھر آپ کو سلام کرتے۔ آپ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا، مانگو اور اسے کسی چیز کیساتھ مخصوص نہ فرمایا اور روزِ قیامت بھی آپ کی شفاعت سے بیشمار لوگوں کی بخشش ہوگی۔ کئی دفعہ آپ نے صحابہ کو کسی چیز کے متعلق فرمایا کہ اسے نکال نکال کر کھاتے رہو۔ وہ کھاتے رہتے اور ختم نہ ہوتی۔

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

فتح: کھولنا

نبوت: پیغمبری

ختم: انتہا

دور: زمانہ

رسالت: پیغمبری

باب: دروازہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے نبوت کا افتتاح آپ کی ذات سے فرمایا لیکن آپ کو سب سے آخر میں مبعوث فرمایا اسطرح نبوت ورسالت کا سلسلہ آپ کے آنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلیے بند ہو گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا کہ آدم ابھی روح وجسم کے درمیان تھے اور نبوت کا افتتاح آپ سے جب اللہ نے فرمایا تو اس کیساتھ ہی تمام انبیاء سے آپ کی مدد اور تعاون کا بھی وعدہ لیا اور قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین "وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں" قصر نبوت ورسالت آپ کی آمد سے پہلے نامکمل تھا کیونکہ اس میں ایک اینٹ کی کمی باقی تھی۔ اپ کی آمد سے وہ مکمل ہو گیا۔ تو قصر نبوت ورسالت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلیے سیل بند کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا کہ میں نے تمہارا دین مکمل فرمادیا ہے۔ اب قیامت تک کسی اور دین کی ضرورت نہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس فتح باب نبوت اور ختم دور رسالت ہے۔ آپ پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

شَرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فَتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

شرق: چمک دمک

انوارقدرت: اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات

فتق: کھلنا

ازہار: کلیاں

قربت: نزدیک ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کے مظہر ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے وجود وقدرت کی دلیل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں آپ کو برہان کہا ہے اور برہان قطعی اور پختہ دلیل کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق سے اپنی قربت ومعرفت کی راہیں کھولیں۔

آپ کی بعثت سے قبل ہر طرف شرک وکفر کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ آپ نے اللہ کی توحید کو چار سو پھیلا دیا۔ کفروشرک کا اندھیرا دُور ہو گیا اور توحید الٰہی کی روشنی اور چمک دمک سے ہر طرف اُجالا ہو گیا۔ عشق ومحبت الٰہی کی کلیاں کھل اُٹھیں۔ جن کی مہک اور خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کی بارش ہوئی آپ کی ذات بابرکت پر لاکھوں نوری دُرود وسلام کی بارش ہو۔

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم:	لاشریک
قسیم:	حصہ دار
عدیل:	برابر و ہم رُتبہ
مثیل:	ہم مثل
جوہرفرد:	جو تقسیم نہ ہو
عزت:	مقام ومرتبہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی ذات وصفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح آپ بھی اپنی ذات وصفات میں بے مثل ہیں۔آپ کی ذات لاشریک ہے۔آپ خاتم النبیین ہیں۔کوئی آپ کی نبوت ورسالت میں شریک نہیں آپ کے معجزات وکمالات بے مثل ہیں۔اللہ کے ہاں آپ کو جو رُتبہ ومقام حاصل ہے وہ کسی اورکو حاصل نہیں۔باقی انبیاء ورسول اپنی اپنی قوم اور علاقوں کیلئے نبی و رسول بن کر آئے لیکن آپ نہ صرف تمام بنی نوع انسانوں کی طرف بلکہ تمام مخلوقات کے رسول اور نبی بن کرآئے۔الغرض مقام ورُتبہ اور عزت ووقار میں کوئی آپ کے درجہ کا نہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اس بے مثل رتبہ اور عزت ووقار پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

سر: راز
غیب: ہر وہ مخفی شے جس کا ادراک عقل وحواس سے نہ ہو سکے
یہاں غیب سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے
ہدایت: ابتداء
غیبی: عالم الغیب کی طرف منسوب
عطر: خوشبو
جیب: سینہ و دل
نہایت: انتہا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ غیب میں تھا کسی کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حقیقت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کی تخلیق فرمائی اور اپنے غیب کے راز کو ظاہر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، ملائکہ، قیامت، جنت، دوزخ، پل صراط، میزان اور عذاب قبر وغیرہ کا ادراک ہم نہیں کر سکتے۔ آپ نے ہی ہمیں ان سے مطلع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات آپ کو بہت سے غیوب کو مشاہدہ کرایا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ جو صفت عطا فرمائی کہ آپ کو اپنی معرفت کامل عطا فرمائی اور مشاہدہ ذات اور غیبیات فرمایا اس پر لاکھوں دُرود وسلام ہوں۔

ماہِ لاہُوتِ خَلوت پہ لاکھوں سلام
شاہِ نَاسُوتِ جَلوت پہ لاکھوں سلام

ماہ: چاند

لاہوت: مقام فنافی اللہ مراد عالم باطن

خلوت: تنہائی

شاہ: سربراہ

ناسوت: دنیا، عالم بشریت

جلوت: ظاہر ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو پیدا فرمایا تو آپ ان میں چاند کی مانند روشن وتاباں تھے جس کی روشنی کے آگے تمام کی روشنی ماند تھی اور تمام انبیاء ورسل کی ارواح آپ کی روشنی سے فیض یاب ہورہی تھیں۔

الغرض عالم باطن میں آپ کو ماہِ روشن کا اعلیٰ مقام ومرتبہ حاصل تھا آپ کے اس اعلیٰ مقام ومرتبہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل کو اس دنیا میں مبعوث فرمانا شروع کیا تو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس عالم دنیا میں ظاہر فرمایا تو آپ کو تمام انبیاء ورسل کا سردار بنا کر مبعوث فرمایا اور معراج کی رات تمام انبیاء ورسل نے آپ کی سیادت وقیادت کو قبول ومنظور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ماہِ لاہوت خلوت ہونے پر اور شاہِ ناسوت جلوت پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

کنزِ ہر بیکس و بے نوا پہ درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

کنز:	خزانہ وسرمایہ
بے کس:	محتاج و بے سہارا
بے نوا:	غریب، فقیر
حرز:	جائے پناہ
رفتہ طاقت:	طاقت کھویا ہوا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس ہر محتاج، بے سہارا، مجبور و کمزور اور غریب و فقیر کا سہارا ہے۔ اس کائنات میں کسی کا کوئی سہارا ہے یا نہیں، حضور ہر ایک کا سہارا ہیں۔ جب کبھی بھی کوئی آپ کے پاس کوئی غرض لے کر آیا آپ نے اس کی غرض پوری فرمادی۔ کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ جو مقروض ہوتا، اس کا قرض اُتارتے، گویا کہ ہر قسم کا خزانہ وسرمایہ آپکے پاس ہے اور آپ ہر کسی کی غرض پوری فرماتے اور جسے تمام دنیا ٹھکرادیتی آپ اسے سینے سے لگاتے۔ اس کیلئے جائے پناہ بنتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ان خصائص پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

پرتوِ اسمِ ذاتِ اَحد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

پرتو: عکس

اسم ذات: اللہ تعالیٰ کا اسم

احد: یکتا

نسخہ: کتاب

جامعیت: ہمہ گیریت (جس میں سب کچھ آ جائے)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس، ذات باری تعالیٰ کے اسماء ذاتیہ کا پرتو اور عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسمائے صفاتیہ سے آپ کی شان کے لائق سے متصف فرمایا اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور اور حق فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی اسماء ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، صفات میں لاشریک ہے اور آپ کو جو نور اور حق فرمایا تو آپ اللہ کی عطا سے نور اور حق ہیں اور حضور علیہ السلام جو اسماء وصفات الٰہیہ کا مظہر ہیں تو یہاں ان اسماء وصفات کا وہ حقیقی معنی مراد نہیں جو اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ یہاں وہی مفہوم مراد ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام کیلئے اللہ کی عطا سے ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مقام ومرتبہ اور شان ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ آپ تمام صفات کے جامع ہیں۔ آپ سیّد المرسلین ہیں، شفیع المذنبین ہیں، محبوب ربّ العالمین ہیں، خاتم النبیین ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صفات اور خصائص بے مثل ہیں۔ آپ نسخۂ جامعیت ہیں۔ آپ پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

مَطلعِ ہر سعادت پہ اَسعد درود
مَقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

مطلع: آغاز

سعادت: بھلائی وخیر

اسعد: اعلیٰ

مقطع انتہا

سیادت سربراہی وبزرگی

(غرض کے ابتدائی شعر کو مطلع اور آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کائنات میں ہر بھلائی وخیر کا سرچشمہ اور مرکز آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا اور قاسم کنز نعمت (نعمتوں کے خزانوں کو تقسیم کرنے والا) بنایا اور اللہ تعالیٰ نے جتنے درجات اور مراتب اس کائنات میں تخلیق فرمائے وہ کامل اور اپنی انتہا پر اگر کسی ذات میں جمع ہیں تو وہ آپ ہی کی ذات اقدس ہے۔ آپکا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولادِ آدم سے بڑھ کر ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ہاں میں اوّلین وآخرین میں سب سے معزز ہوں مگر فخر نہیں۔ نیز فرمایا، میں دنیا وآخرت میں سب تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں مگر فخر نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقامِ محبوبیت عطا فرمایا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اس اعلیٰ مقام ومرتبہ پر اعلیٰ ترین درود وسلام ہو۔

خَلق کے داد رَس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

خلق:	تمام مخلوق
داد رَس:	مدد کرنے والے، منصف
فریاد رَس:	فریاد سننے والے
کہف:	جائے پناہ
روزِ مصیبت:	روزِ قیامت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ تمام مخلوق کی نا صرف دنیا میں مشکلیں اور مصیبتوں کو دور فرمانے والے ہیں بلکہ قیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا، جب کسی کو کہیں سہارا نہیں ملے گا اس روز بھی آپ تمام مخلوق کی فریادیں سنیں گے اور دادرسی فرمائینگے۔

جب ابوجہل نے ایک شخص کا اونٹ خریدا اور اس کو رقم ادا کرنے سے انکار کردیا تو آپ نے اسے اونٹ کی رقم دِلوائی۔

جب ہرنی کے بچے کو شکاری نے پکڑ لیا تو آپ نے اس کی دادرسی فرمائی اور آپ کے طفیل اس کے بچے کو رہائی ملی۔

جب ایک اونٹ آپ کی بارگاہ میں فریاد لے کر حاضر ہوا تو اس کی دادرسی فرمائی۔ جب کوئی صحابہ کسی عضا کی تکلیف کی شکایت لے کر حاضر ہوا اسے دُرست فرمادیا اور کوئی مالی مشکلات سے دوچار آتا تو مالی امداد فرماتے۔

اسی طرح روزِ قیامت بھی جب مخلوق تمام انبیاء سے مایوس ہوکر آپ کے پاس آئے گی تو آپ ہی اس وقت ان کے دُکھوں کا مداوا فرمائیں گے۔

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

بے کس:	محتاج و بے یار ومددگار
دولت:	سرمایہ
بے بس:	مجبور وکمزور
قوت	طاقت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح آپ تمام مخلوقِ خدا کی دادرسی اور فریادرسی فرماتے ہیں اور ہر ایک کی جائے پناہ ہیں۔ میں بھی ایک بے سہارا، بے کس اور بے بس انسان ہوں۔ میرا سہارا، میری طاقت اور میرا سرمایہ و پونجی فقط آپ کی ذات ہے آپ میرے سر پر بھی دستِ شفقت رکھ دیں تو میں سب سے بڑا دولت مند اور صاحبِ قوت ہو جاؤں۔

﴿۲۳﴾

شمع بزمِ دنیٰ ھُوٗ میں گُم کُن اَنا
شرحِ متنِ ہُوِیّت پہ لاکھوں سلام

شمع:	چراغ
بزم:	مجلس
دنیٰ:	مقامِ قرب
ھو:	اسمِ ذات
گم کن:	گم کردہ
انا:	اپنی ذات
شرح:	تفسیر وبیان
متن:	کتاب کی اصل عبارت
ہویت:	الوہیت

﴿۲٤﴾

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی:	ایک ہونا
ابتدائے یکی:	توحید کی ابتداء
جمع:	اکٹھا ہونا
تفریق:	تقسیم
کثرت:	تعدّد

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اپنے وجود کامل کو کامل طور پر ذاتِ الٰہی میں گم اور فنا کر دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے والا فرماتا ہے اور آپ کے کنکریاں پھینکنے کو خود کنکریاں پھینکنے سے تعبیر فرماتا ہے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرماتا ہے اور حدیثِ قدسی سے ثابت ہے کہ جب اللہ کسی کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے تو وہ عبد مقرب صفاتِ الٰہی کا مظہر بن جاتا ہے یعنی بندہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور سمع سے سنتا، نور بصر سے دیکھتا اور اسی کے عطا کردہ نور قدرت سے تصرف کرتا ہے۔ اس سے نہ خدا بندے میں حلول کرتا ہے اور نہ بندہ خدا ہو جاتا ہے۔ لیکن بندہ مظہر صفاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے۔

اور آپ ہی معرفت توحید سے بہرہ ور ہو کر اسرارِ توحید سے آگاہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت و اسرار کی شرح فرماتے ہیں۔

اب خدا تعالیٰ اور حبیبِ خدا دو علیحدہ ذاتیں ہوئیں لیکن تقاضے دونوں کے اکثر بیشتر ایک سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حبیب کی دوستی اللہ کی دوستی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب کی دشمنی' اللہ کی دشمنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب کی اطاعت' اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ کے حبیب کی رضا' اللہ کی رضا ہے لیکن اس تمام کے باوجود اللہ معبود یہ عبد' وہ خالق یہ مخلوق۔

اعلیٰ حضرت نے انتہائے دوئی سے مقامِ رسالت اور ابتدائے یکی سے مقامِ الوہیت کا بیان کیا ہے اور آخر میں تفریق و کثرت تصوف کی دو اصطلاحیں استعمال کی ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ کا مظہر ہونا تفریق اور صفات ذاتیہ کا مظہر جمع کہلاتا ہے اور بعض صوفیہ نے ان دونوں کی تعریف یوں کی ہے کہ اگر بندہ ربّ سے مناجات کر رہا ہو تو تفرقہ اور اگر وہ اپنے مولیٰ کی گفتگو سننے میں محو ہو تو جمع ہے۔

کثرتِ بعد قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کے طفیل مسلمانوں کی قلت کو کثرت میں بدل دیا۔ وہ بے سروسامانی کے عالم میں تھے۔ حتیٰ کہ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو استقامت اور غلبہ عطا فرمادیا۔ مسلمانوں کو فتوحات کے بعد فتوحات حاصل ہوئیں اور چارسو مسلمانوں اور اسلام کو عزت وغلبہ حاصل ہوا اور کفر وشرک کی ذلالت سے اسلام اور توحید کی عزت عطا ہوئی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

رَبِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ:	اللہ تعالیٰ
نعمت:	عطا
اعلیٰ:	بلند و برتر
حق تعالیٰ:	اللہ تعالیٰ
منّت:	احسان

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے یوں تو اپنی مخلوق پر بے حد وحساب نعمتیں اور کرم ہیں مگر آپ کی ذات بابرکات اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔آپ کے وسیلہ وسبب سے مخلوق کو نعمتیں حاصل ہوئیں۔اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی اس کا شکریہ ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طریقہ بتایا کہ آپ کی ذات بابرکات پر درود وسلام بھیجا جائے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں کے بارے میں یہ ضرور فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں دیں مگر کسی نعمت کے بارے میں لفظ 'احسان' استعمال نہ فرمایا اور سورۂ آل عمران میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کیلئے احسان کا لفظ استعمال فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو اُن پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے اللہ تعالیٰ کی نعمت اعلیٰ اور احسانِ عظیم ہونے پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

آقا: مالک

ثروت: مال ودولت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں آپ کا اُمتی ہونے کا شرف بخشا اور آپ کا اُمتی ہونا وہ دولت ہے کہ جس کے حصول کیلئے جلیل القدر پیغمبر بھی دعا کرتے رہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول کے بعد ہم تہی دامن فقیر اہل ثروت ہوگئے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بدولت ہم بہترین اُمت قرار پائے۔ آپ کی ذاتِ اقدس پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

فرحت جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

فرحت: خوشی

جان: روح

غیظ: غصہ و تکلیف

قلب: دل

ضلالت: گمراہی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ مومنوں کے قلب و روح کا سرور ہیں۔اُن کی جان اور اُن کا ایمان ہیں اور مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ آپ کی ذاتِ اقدس سے اپنی ذات، والدین، اولاد، اموال، اہل اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ ہو اور آپ کا دِیدار مومنین کیلئے فرحتِ جان ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح آپ مومنوں کے دل کا سرور ہیں اسی طرح منکرین، ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کیلئے باعثِ غیظ و غضب ہیں۔ کیونکہ مومن تو آپ کے فضائل و کمالات سے خوش ہوتے ہیں۔ان کو دِلی مسرت حاصل ہوتی ہے لیکن جو لوگ آپ کے فضائل و کمال سے چڑتے ہیں اور جس دل میں آپ کے فضائل و کمال کی وجہ سے بے دلی کا اظہار ہو اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔اس کا دل حقیقی عشق رسول سے خالی ہو جاتا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس مومنین کیلئے فرحت جان ہے اور گمراہوں و منافقین کیلئے باعث غیظ و غضب ہے۔ آپ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علّتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

سبب: وسیلہ

منتہا: منزلِ مقصود

طلب: تلاش

علت: باعث

جملہ: تمام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ کائنات فرمائی تو سب روحوں کو تخلیق فرما کر آپ کی عظمت و رفعت کو اس طرح سے بلند فرمایا کہ تمام انبیاء کی ارواح سے آپ کے تشریف لانے پر آپ کی مدد کرنے کا حکم فرمایا اور آپ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اُمتوں کو آپ کی آمد پر آپ پر ایمان لانے کا حکم فرماتے رہے اور انہوں نے معراج کی رات اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا۔ آپ کو قیامت تک کے تمام انسانوں کیلئے نبی و رسول بنایا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح و عالمِ دنیا میں آپ کو تمام مخلوق پر عظمت و فضیلت عطا فرمائی اور روزِ محشر بھی جب اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمائیگا تو آپ کی عظمت و رفعت کو تمام مخلوقات کے سامنے واضح فرمادیگا۔ قیامت تک تمام انسانوں کیلئے آپ کی اطاعت و اتباع میں ہی نجات ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ اقدس کو منتہائے طلب بنایا ہے اور سببِ ہر سبب اور علتِ جملہ علت آپ کی ذات بابرکات ہی نظر آتی ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ نے ایسی عظمتوں و رفعتوں سے سرفراز فرمایا۔ آپ پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

مَصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریّت پہ لاکھوں سلام

مصدر:	اصل وسرچشمہ
مظہریت:	ظہور
اظہر:	روشن
مظہر:	جائے ظہور
مصدریت:	صادر ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس کائنات کے ظہور کی اصل وسرچشمہ آپ کی ذاتِ اقدس ہے کیونکہ آپ کی ذات کو مقامِ محبوبیت حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان کا مظہرِ اتم ہیں۔آپ کے کنکریاں پھینکنے کو اللہ تعالیٰ اپنے سے منسوب فرماتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کو اپنی بیعت کرنے سے منسوب فرماتا ہے۔آپ کے کسی کام کے کرنے کو اپنے سے منسوب فرماتا ہے۔آپ کی ذاتِ اقدس پر اعتراض کرنے والوں کو خود جواب دیتا ہے اور اپنی اُمت کے معاملہ میں آپ کو راضی کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ذاتِ اقدس کے مصدرِ مظہریت اور مظہرِ مصدریت ہونے پر لاکھوں درودوسلام ہوں۔

جس کے جلوے سے مُرجھائی کلیاں کھِلیں
اُس گلِ پاک مَنْبَت پہ لاکھوں سلام

جلوے:	دیدار
مرجھانا:	سوکھنا
گل:	پھول
منبت:	اُگایا ہوا

نوٹ..... سابقہ تیس اشعار حضور علیہ السلام کے مختلف خصائص وامتیازات پر مشتمل تھے۔ شعر نمبر 31 تا 81 کا حصہ شاہکار ربوبیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سراپا کے بیان میں ہے۔ امام اہل محبت ہر ہر عضو کے حسن و جمال کے تفصیلی بیان سے پہلے اس شعر میں آپ کے حسن و جمال کے مجموعی تاثر کا تذکرہ کر رہے ہیں

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ اس دُنیا میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت توحید الٰہی کی کلیاں مرجھائی ہوئی تھیں۔ ہر طرف کفر و شرک کا اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کو ایسے ایسے اوصاف ومحاسن سے مزین فرما کر بھیجا کہ ہر طرف اُجالا ہی اجالا ہو گیا۔ توحید کا پودہ کِھل اُٹھا۔ اس کی کلیوں نے ہر سو خوشبو پھیلانی شروع کر دی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ پودا بڑا ہوتا گیا اور سارے عالم میں اس کی خوشبو پھیل گئی۔

اللہ تعالیٰ کے اُگائے ہوئے اس سدا بہار گل پاک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

قد: قامت

مرحمت: کرم وعنایت

ظل: سایہ

ممدود: دائمی سایہ

رافت: کرم ومہربانی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم اطہر کو ہر قسم کی کثافتوں سے پاک پیدا فرمایا اور آپ کے جسم اطہر کو بے سایہ رکھا تا کہ کوئی کافر، مشرک، منافق آپکے سایۂ اقدس کو بھی اپنے پاؤں کے نیچے پامال نہ کر سکے۔ نیز سایہ اسلئے بھی نہیں تھا کہ کسی ناپاک جگہ پر نہ پڑے اور انسان کا سایہ انسان سے آگے آگے ہوتا ہے۔ اس لئے بھی سایہ نہ بنایا کہ وہ آپ سے آگے نہ ہو۔ آپ کا سایہ نہ ہونا معجزہ کے طور پر ہے۔ اس پر حیران ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ معجزہ ہوتا ہی وہ ہے جس سے انسانی عقل عاجز آجائے۔ لیکن آپ کے کرم وعنایت اور رحمت ومہربانی کا تمام مخلوق پر ایسا دائمی سایہ ہے کہ وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ دنیا وآخرت میں بھی وہ سایہ ہے جس کی چھاؤں میں ہر قسم کی پریشانیوں کا ازالہ ہوتا ہے۔

ظل ممدود وہ سایہ ہوتا ہے جو دائم وباقی رہے جو کبھی زائل نہ ہو بلکہ اسے سورج بھی ختم نہ کر سکے۔

طائرانِ قدس جس کی ہیں قُمریاں
اُس سہی سَرْو قامت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس: فرشتے

قمریاں: فاختہ کی طرح خوش الحان پرندے

سہی: سیدھا

سرو: وہ مشہور خوبصورت درخت جو سیدھا مخروطی شکل میں ہوتا ہے

قامت: قد

اس شعر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدرعنا کی جمال آفرینی، موزونیت اور معجزاتی کیفیت کا ذکر ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے قد وقامت کو اس احسن تناسب سے نوازا کہ دیکھنے والا جس زاویے اور جس پہلو سے بھی دیکھتا اسے کوئی عیب یا سقم دِکھائی نہ دیتا۔ آپ سرتا قدم حسن مجسم تھے اور اس حسن مجسم کی زیبائی کا یہ عالم تھا کہ طائران قدس' صحابہ کرام آپ کے قدرعنا کی رعنائیوں میں کھوئے رہتے اور قد زیبا کی جمال آفرینیوں کو طرح طرح سے بیان فرماتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی موزوں ومناسب سروقامت پہ لاکھوں درودوسلام ہوں۔

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

وصف: خوبی

حق تعالیٰ: اللہ تعالیٰ

نما: دکھانے والا

ساز: بنانے والا

طلعت: چہرہ، صورت

اس شعر میں چہرۂ مصطفوی کے حسن کو آئینہ جمالِ الٰہی ہونا بیان کیا گیا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا چہرۂ اقدس جمالِ الٰہی کا آئینہ اور مظہر اتم ہے کہ جس کے حسن و جمال کے آگے کائنات کی ہر چیز کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بیشمار حسین و جمیل اور باوصف اشیاء پیدا فرمائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پتا دیتی ہیں لیکن آپ کی ذاتِ اقدس سب سے زیادہ حسین و جمیل ہے۔ اس کے آگے ہر حسین و جمیل کا حسن ماند پڑ جاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے حسن آفتاب کے آگے آفتاب و ماہتاب کا حسن ماند پڑ جاتا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آئینہ جمالِ الٰہی ہونا' آئینہ حق نما ہونا اللہ تعالیٰ کا عطیہ بے بہا ہے۔ آپ کے ان اوصاف پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کے آگے سَرِ سَروَراں خَم رہیں
اُس سرتاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

سروراں: تاجور

خم: جھکنا

رفعت: بلندی وبرتری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! دنیا کے تاجور تو عارضی تاجور ہوتے ہیں اور ان کی عظمت و رفعت اسی وقت تک رہتی ہے جب تک وہ صاحبِ تاج رہتے ہیں۔ اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد ان کو جاننے والے چند آدمی ہی رہ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرورِ کائنات بنایا۔ آپ کو سیّد الانبیاء اور خاتم الانبیاء بنایا۔ آپ کی عظمت و رفعت دونوں جہانوں میں سب سے اعلیٰ و بالا ہے۔ آپ کی رفعت وعظمت کے آگے تاجوروں کے سرخم رہتے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے سرتاج رفعت پہ لاکھوں درودوسلام ہوں۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مُشک سا
لکّۂ اَبر رحمت پہ لاکھوں سلام

کرم:	رحمت
گیسو:	بال
مشک:	کستوری
سا:	مثل
لکہ:	ٹکڑا
ابر:	بادل

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی حسین وجمیل زُلفیں رحمت وکرم کی گھٹائیں ہیں۔ ان گھٹاؤں سے ابر رحمت (رحمت کا بادل) ہی برستا ہے اور جہاں یہ ابر رحمت برستا ہے وہاں مثل مشک خوشبوئیں پھیل جاتی ہیں یعنی جہاں جہاں اسلامی تعلیمات پہنچتی ہیں وہاں وہاں توحید کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ باطل اور جھوٹے الہوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے گیسوئے مشک بار سے جو اَبر رحمت برستا ہے اس پہ لاکھوں درودوسلام ہوں۔

لیلۃُ القدر میں مَطلَعِ الفجر حق!
مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر: شبِ قدر

مطلع الفجر: صبح صادق

مانگ: کنگھی کرتے وقت بالوں کے درمیان پیدا ہونے والا خط

استقامت: سیدھا ہونا

اس شعر میں مبارک زلفوں کی سیاہی کو 'لیلۃ القدر' اوران میں پُر نور مانگ کو 'مطلع الفجر' کہا گیا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مبارک زُلفیں گہرے سیاہ رنگ کی ہیں۔ جیسے لیلۃ القدر یعنی جیسے لیلۃ القدر بابرکت رات ہے اسی طرح آپ کی زُلفیں مبارک بھی بابرکت ہیں۔ اسی لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ٹوپی مبارک میں رکھتے اور کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حصولِ برکت کیلئے حاصل کی اور آپ کی مانگ مبارک بالکل سیدھی تھی اور پیاری زلفوں میں مانگ اسی طرح نظر آتی جیسے صبح صادق کے وقت خوبصورت اُجالا ہوتا ہے۔

لختِ لختِ دِلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

لخت: ٹکڑا

چاک: پھٹا ہوا

شانہ: کنگھی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ اپنی حسین سیاہ زلفوں میں کنگھی کرتے تو آپ کے حسن ورعنائی میں چار چاند لگ جاتے جس سے دیکھنے والوں کے دل وجگر چاک ہوجاتے۔ وہ آپ کی محبت میں گرفتار ہوجاتے اور جب تک وہ آپ کو دیکھ نہ لیتے انہیں چین نہ آتا اور وہ آپ کو ٹکٹکی باندھ کر بڑی دیر تک دیکھتے ہی رہتے۔

پروفیسر منیر الحق کعبی لکھتے ہیں...... اگر اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کے شعر کا بغور جائزہ لیں تو وہاں بھی وہی عشق کی وارفتگی ہے کہ جس طرح شانہ میں دندانے ہوتے ہیں اور شانہ کرنے کی حالت میں جس طرح گیسوئے آبدار ایک ایک کر کے دندانوں میں سے گزرتے ہیں اور لخت لخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ شاعر اس جگر چاک کیفیت سے دوچار ہے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

کانِ لعل: جواہرات کے کان

کرامت: اعلیٰ وانوکھی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو کان مبارک عطا فرمائے تو وہ بھی بے مثل تھے۔ان کی خوبصورت دیدہ زیب تھی۔ ان کی خصوصیات بھی بہت تھیں۔انہیں خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ آپ ان سے دور ونزدیک کی آوازوں کو سن لیتے تھے۔ آپ لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سن لیتے تھے۔آپ آسمانوں کی چرچراہٹ سن لیا کرتے تھے۔آپ قبروں میں مردوں کو ہونے والے عذاب کو سن لیا کرتے تھے۔آپ پتھروں اور دوسری مخلوق کا کلام سن لیا کرتے تھے۔آپ اُحد پہاڑ کے وَجد کی آواز سن لیتے۔اسی لئے آپ نے فرمایا کہ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ان کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اس شعر میں آپ کے گوش مبارک کے حسن وجمال اور ان کی خداداد قوتِ سماعت کا تذکرہ ہے۔

چشمۂ مہر میں مَوجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

مہر:	سورج
چشمہ مہر:	آپ کا چہرۂ اقدس مراد ہے
موج:	لہر
جلال:	ناراضگی
رگ:	نس
ہاشمیت:	ہاشمی ہونا

گوش مبارک کے بعد آپ کے چہرۂ انور کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔

اس شعر میں آپ کے چہرۂ انور کو چشمہ مہر اور دونوں ابروؤں کے درمیان نہایت ہی خوبصورت رگ کو 'موجِ نورِ جلال' کہا گیا۔ جلال اس لئے کہ وہ خوبصورت رگ ناراضگی وجلال کے وقت اُبھرتی تھی۔ (الوفا:۲،۳۸۸)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے جلال کے وقت چہرۂ مبارک پر دونوں ابروؤں کے درمیان اُبھرنے والی رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

ماتھا: پیشانی

شفاعت: سفارش

سہرا: شادی کے موقع پر دولہا کے چہرے پر سجایا جاتا ہے

جبین: پیشانی

سعادت: خوش بختی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس جہاں میں بلند مرتبہ اور اعلیٰ رفعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ معراج جسمانی سے سرفراز فرمایا۔ تمام عالمین میں معجزات سے سرفراز فرمایا۔ اپنے ذکر کے ساتھ آپ کے ذکر کو بھی بلند فرمایا۔ اس جہاں کے ساتھ ساتھ آپ کیلئے اس جہاں کی عزت و سرفرازی کا اعلان فرمادیا۔ آپ کے سر ہی شفاعت کا سہرا بندھا۔ آپ اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ کسی کو یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہوگا اور جنت میں بھی آپ کو سب سے بلند مقام 'وسیلہ' عطا فرمادیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس طرح دنیا میں ساری بارات میں دولہا ہی مرکز نگاہ ہوتا ہے۔ اس طرح تمام انبیاء کرام میں آپ کی ذات اس دن خصوصی طور مرکز نگاہ ہوگی۔ جس طرح دولہے کے ماتھے پر سہرا بندھا ہوتا ہے تاکہ اس کی عظمت کا اظہار ہو اسی طرح آپ کی جبین سعادت پر بھی شفاعتِ کبریٰ کا سہرا باندھا گیا ہے۔ الغرض دونوں جہاں میں آپ کی عظمت و رفعت کا اظہار ہے۔

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

کعبہ: بیت اللہ

بھنوؤں: ابرو

لطافت: نزاکت وحسن اور باریک

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اللہ نے باطنی حسن وجمال کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن وجمال بھی بے مثل عطا فرمایا۔ آپ کے ابرو مبارک نہایت ہی پرکشش تھے۔ ان میں حسن وجمال کے تمام اوصاف پائے جاتے تھے یعنی نہایت باریک ' محرابی' گہرے سیاہ اور متاثر کن تھے۔ یہ ان بھنوؤں کی حسن ونزاکت ہی تھی کہ محرابِ کعبہ بھی اس کی جھلک کیلئے بے تاب ہو کر جھکی جس سے وہاں نصب شدہ تمام بت اوندھے منہ گر گئے۔

اس شعر میں ابرو اور محرابِ کعبہ کے تقابل نے حسن وخوبصورتی پیدا کردی ہے کیونکہ خوبصورت ابرو محرابی صورت میں ہوتے ہیں۔

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ اَفگَن مژہ
ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

سایہ افگن: سایہ کرنے والا

مژہ: پلک

ظلہ: چھتری و آلۂ سایہ

قصر: محل

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی حسین وجمیل اور خوبصورت لمبی پلکوں نے بھی آپ کی سحرانگیز آنکھوں کے سحر میں اضافہ کیا ہوا ہے۔آپ نبی الرحمت (رحمت کے نبی) ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کوتمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہوا ہے۔

آپ کی آنکھوں پر جومژہ سایہ افگن ہے وہ قصرِ رحمت کے ظلہ کی طرح ہے۔جس طرح آنکھ کی پلک آنکھ کی ہروقت حفاظت کرتی ہے اس کیلئے سایہ رحمت ہے اسی طرح آپ کی ذاتِ اقدس تمام جہان کے تمام لوگوں کیلئے رحمت ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ان سحرانگیز آنکھوں پرسایہ کرنے والی پلکوں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اشکباریِ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

اشکباری: آنسو برسانا
مژگاں: پلکیں
سلک: لڑی
دُر: موتی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی حسین وجمیل اور خوبصورت لمبی پلکیں جو یادِ محبوب (اللہ تعالٰی) اور غمِ اُمت میں آنسو برساتی رہتیں اور یادِ الٰہی اور اُمت کی شفاعت وبخشش کیلئے آپ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح جھڑتے اوران موتیوں کی خوبصورت لڑی پہ لاکھوں درودوسلام ہوں اور جب آپ اپنی اُمت کے غم میں روتے تو وحیٔ الٰہی سے آپ کو اُمت کے معاملہ میں تسلی وتشفی دی گئی اور آخرت میں آپ کو اپنی امت کے معاملہ میں راضی کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔ آپ کی ان پلکوں پر جو امت کی غم میں اشکبار ہوتیں ان پر لاکھوں درودوسلام ہوں۔

معنیٰ قَدرَای مقصدِ ماطغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قدرای:	اس نے ضرور دیکھا
ماطغیٰ:	حد سے آگے نہ بڑھنا
نرگس:	پھول
باغِ قدرت:	خدائی چمن

پچھلے اشعار میں حسین پلکوں کا ذکر تھا اب چشمانِ مقدس کے حسن و جمال اور قوت بصارت کا تذکرہ ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! شبِ معراج آپ کی ذات بابرکات کو انوارِ تجلیاتِ الٰہی کا مشاہدہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو تجلیٔ الٰہی کو برداشت نہ کر سکے۔ لیکن آپ کی ذاتِ اقدس نے ان کا بھرپور مشاہدہ فرمایا اور دورانِ مشاہدہ......

نہ نگاہ کج ہوئی اور نہ بے قابو...... ہوئیں۔ (سورۃ النجم)

دوسرے مصرع میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کی خوبصورتی کا تذکرہ ہے کہ آپ کی چشمان مقدس انتہائی خوبصورت، سیاہ اور پرکشش تھیں۔ جن میں ہمہ تن وقت سرور آفریں جاذبیت اور رعنائی ہویدا رہتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پلکیں بھی سیاہ اور دراز تھیں جن پر گھنے بال آنکھوں کی فراخی اور حسن میں اضافہ کیے ہوئے تھے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی فراخ سیاہ پرکشش آنکھوں پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیاء پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

بینی: ناک

رفعت: بلندی

اس شعر میں فرمایا گیا ہے کہ آپ کی ذاتِ قدس شرم وحیاء کا پیکر تھی۔ آپ اپنی نگاہوں کو ہمیشہ جھکا کر رکھتے۔ آپ کسی طرف دیکھتے بھی تو اس میں کمال حیاء ہوتا اور آپ کی چشمانِ اطہر میں شفقت ومحبت اور شرم وحیاء کی ملی جلی کیفیت ہمہ وقت موجود رہتی۔ جہاں آپ کی آنکھیں شرم وحیاء کا پیکر تھیں وہاں آپ کی بینی مبارک جو مائل بہ رفعت، باریک اور اعتدال کے ساتھ طویل تھی۔ اس سے آپ کے حسن وجمال میں کمال درجہ کا اضافہ ہوگیا تھا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی نیچی آنکھوں کی شرم وحیاء اور ناک مبارک کی کمال موزونیت اور حسن اعتدال پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

قمر: چاند

جھلملانا: دُھندلا ہونا

عِذار: رُخسار

طلعت: حسن وروشنی

اس شعر میں فرمایا گیا ہے کہ آپ کے رُخسار مبارک نہایت خوبصورت تھے۔ رنگت میں سفید سرخی مائل اور نہایت چمکدار تھے کہ ان کی چمک کے آگے چاند کی روشنی بھی ماند پڑ جاتی تھی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے رُخساروں کے حسن وروشنی پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

اُن کے خَد کی سُہولت پہ بے حد درود
اُن کے قد کی رَشاقت پہ لاکھوں سلام

خَد: رُخسار

سہولت: ہموار و ملائم۔ (یاد رہے آپ کے مبارک رخساروں کیلئے احادیث میں لفظ 'سہل' آیا ہے۔اعلیٰ حضرت نے اُردو کا لفظ 'سہولت' یہاں اس معنی میں استعمال کیا ہے۔)

رشاقت: عمدگی

اس شعر میں فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخسار مبارک ہموار و ملائم تھے۔ ان میں غیر موزوں اُبھار بالکل نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے وہ انتہائی جاذبِ نظر دکھائی دیتے تھے اور آپ کا قد مبارک اتنا متناسب اور موزوں تھا کہ نہ تو آپ چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ لمبے قد کے تھے۔آپ سب میں نمایاں نظر آتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے رخسار کی خوبصورتی، حسن و جمال اور قد مبارک کی عمدگی پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جگمگانا:	روشن ہونا
چمک والی:	نورانی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا جسم اطہر نہایت ہی حسین اور جاذبِ نظر تھا آپ حسن کا ایک پیکر تھے۔ اس نورانی جسم اطہر کے جلووں کی برکت سے کتنے تاریک دل نور سے معمور ہوگئے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی نورانی جاذبِ نظر سراپا جمال رنگت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

تاباں: چمکدار

درخشاں: روشن

آگیں: نمکین

صباحت: گوراپن، حسن وجمال

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا چہرۂ اقدس چاند سے بڑھ کر روشن وتاباں تھا اور جس طرح چودھویں رات کے چاند سے ہر طرف نور پھیل جاتا ہے اسی طرح آپ کے ظہور سے ہر طرف اسلام کا نور پھیل گیا۔ اس نور سے ظلمت و جہالت کی تارکیاں پاش پاش ہوگئیں اور جس طرح چاند کی روشنی بڑی نرم اور جاذبِ نظر ہوتی ہے اسی طرح آپ کے درخشاں وتاباں جسم انور کا حسن و جمال تھا اور چاند اور سورج کی روشنی اس حسن مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ماند پڑ جاتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے روشن و درخشاں چہرے کی تابندگی اور اس کے حسن و جمال پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرق
اُس کی سچی بُراقت پہ لاکھوں سلام

رُخ:	چہرہ
عرق:	پسینہ
براقت:	چمک دمک

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے روشن منور و تاباں چہرۂ انور پر جو حسن و جمیل نورانی پسینہ مبارک ظاہر ہوتا تھا اس کی چمک دمک موتیوں کی چمک دمک سے کئی گنا بڑھ کر تھی اور جس طرح شبنم کے قطرے سے نباتات کیلئے زندگی کا باعث ہوتے ہیں اسی طرح آپ کی ذاتِ اقدس اس عالم کی زندگی کا باعث ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے رُخِ انور کے پسینہ کی چمک دمک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

﴿۵۳﴾

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

خط: داڑھی

دہن: منہ، چہرہ

دل آرا: دل کو لبھانے والی

نہرِ رحمت: رحمت کا دریا

﴿۵۴﴾

رِیش خوش معتدِل مرہمِ رَیشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

رِیش: داڑھی

معتدل: موزوں و خوبصورت

رَیش: زخم

ہالہ: دائرہ

ماہ: چاند

ندرت: عجیب سماں

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی ریش مبارک جو گھنی، خوب سیاہ اور بڑے تناسب کے ساتھ آپ کے سینہ اقدس کو مزین کئے ہوئے تھی اس کی موزونیت وخوبصورتی ہر ایک کے دل پر اثر کرتی تھی اسی لئے صحابہ کرام آپ کو دیکھنے کیلئے ہر وقت بے تاب رہتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک دہن علم وحکمت کا دریا و چشمہ تھا اور اس نہر رحمت سے دو جہاں سیراب ہوئے اور اس نہر رحمت کے پاس جو سبزہ (داڑھی مبارک) ہے اس نے اس نہر رحمت کے حسن وجمال اور دلکشی ورعنائی میں اتنا اضافہ کردیا کہ ہر کوئی مسحور کن تھا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی داڑھی مبارک جو کہ سبزہ نہر رحمت ہے اس کی دل کو لبھانے والی خوبصورتی اور حسن وجمال پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی ریش مبارک انتہائی معتدل ومتناسب تھی اور مبارک اعتدال کے ساتھ لمبی اور گھنی تھی۔

چونکہ آپ کا چہرہ اقدس چاند کی طرح حسین وخوبصورت تھا اور اس کے گرد یہ انتہائی متناسب ومعتدل ریش مبارک ایسے ہی تھی جیسے چاند کے گرد اس کا نورانی ہالہ ہوتا ہے۔ جس طرح چودھویں رات کے چاند کے گرد اس کا ہالہ بڑا خوبصورت نظر آتا ہے۔ اسی طرح آپ کے حسین وجمیل چہرۂ اقدس کے گرد ریش مبارک کا نورانی ہالہ انتہائی مسحور کن اور دلفریب تھا۔ جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھ کر ایک دلی سکون اور مسرت ہوتی ہے اسی طرح آپ کے چہرہ اقدس اور اس کے گرد ریش مبارک لاکھوں زخمی دلوں کیلئے مرہم تھی کہ جس کو دیکھ کر ان کے زخمی دلوں کو چین وسکون آجاتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی انتہائی معتدل ومتناسب ریش مبارک ایسے ہی ہے جیسے ہالۂ ماہِ ندرت ہو اس کے مرہم ریش دل ہونے پر لاکھوں سلام ہوں۔

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

قدس:	باغ فردوس
لب:	ہونٹ
نزاکت:	نازک ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لب مبارک انتہائی خوبصورت، سرخی مائل اور نزاکت ولطافت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان نرم ونازک اور حسین وجمیل لبوں کی شگفتگی ورعنائی باغ فردوش کے پھولوں کی پتیوں سے بڑھ کر تھی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک لبوں کی نزاکت اور لطافت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

﴿۵۶﴾

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

....

دہن:	منہ
وحیِ خدا:	اللہ تعالیٰ کا پیغام

﴿۵۷﴾

جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

....

شاداب:	سیراب
جان:	روح
جِناں:	جنت
طراوت:	تری

﴿۵۸﴾

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

....

شیرۂ جاں:	روح افزا
زلال:	ٹھنڈا و شفاف
حلاوت:	میٹھا

ان تینوں اشعار میں آپ کے دہن مبارک، لعاب دہن اور اس کی برکات وتاثیرات کا تذکرہ ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا دہن مبارک حسن مناسبت اور کمالِ موزونیت کا آئینہ دار تھا اور اس دہن مبارک سے جھڑنے والے پھولوں کو اللہ تعالیٰ وحیٔ الٰہی فرماتا ہے۔ غم، خوشی، غصہ غرض ہر حالت میں آپ کا کلام حق ہوتا کیونکہ یہ حق الٰہی کی طرف سے ہوتا اور اس میں کسی قسم کی نفسانی خواہش کا دخل ہی نہیں ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کے دہن اقدس سے جو کلام بھی ہوا وہ فضول اور بے معنی نہیں بلکہ اس میں علم وحکمت کے دریا بہہ رہے ہوتے جو تمام بنی نوانسان کیلئے مکمل ضابطہ حیات ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا دہن مبارک جس کی ادا کی ہوئی ہر بات وحیٔ خدا اور چشمہ علم وحکمت ہے اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے دہن مبارک کا لعاب نہایت ہی خوشبودار، شفا بخش اور پُر تاثیر تھا۔ اس لعاب مبارک کے لگانے سے آشوب چشم (جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ) شفا پاتے۔ زخمیوں کے زخم مندمل ہوجاتے۔ شکستہ ہڈیاں جڑ جاتیں، کھاری کنوئیں میٹھے پڑ جاتے (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے کنوئیں کا واقعہ، یمن کے کنوئیں کا واقعہ)، زہر کا اثر زائل ہوجاتا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غارِ ثور کا واقعہ)، قلیل کھانے میں اتنی برکت ہوجاتی کہ ہزاروں کیلئے کافی ہوجاتا (جنگِ خندق کے ایمان میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کا واقعہ)، بے حیاء باحیاء بن جاتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لعاب مبارک سے جان وجناں شاداب ہوئے۔ آپ کے دہن مبارک کی اس طراوت (لعاب مبارک) پر لاکھوں سلام ہوں۔

اور اس لعاب مبارک کے اندر جو حلاوت تھی اس کی برکت سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں (انتہائی میٹھے اور تسکین بخش) بنے اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

کُن: ہوجا
کنجی: چابی
نافذ: جاری وساری

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار معجزات و کمالات اور تصرفات و اختیارات سے نوازا۔ آپ کی زبانِ اقدس کن کی کنجی ہے یعنی آپ کی زبان اقدس سے جو نکلا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا فرمادیا۔آپ نے حضرت اُم خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ لباس پرانا کر اور پھاڑ' پھر پرانا کر اور پھاڑ' پھر پرانا کر اور پھاڑ (یعنی لمبی عمر پائے) تو انہوں نے لمبی عمر پائی۔ (بخاری شریف)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی تو انہوں نے تندرستی وتوانائی کیساتھ لمبی عمر پائی۔ (بخاری شریف کتاب الانبیاء)

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ (بخاری شریف کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے حکمت کی دعا فرمائی تو وہ رئیس المفسرین اور حبرامت بن گئے۔ (بخاری شریف کتاب المناقب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے مال واولاد کی کثرت کی دعا فرمائی تو ان کے مال واولاد میں کثرت ہوئی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیلئے حافظہ کے تیز ہونے کی دعا فرمائی تو وہ سب سے زیادہ حدیثوں کے حافظ ہوگئے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کیلئے اسلام قبول کرنے کی دعا کی تو وہ فوراً اسلام لے آئیں۔ غزوۂ تبوک کے راستے میں ریگستان سے آتے ہوئے شخص کیلئے فرمایا کہ تو ابوخثیمہ ہوجا تو وہ ابوخثیمہ ہوگئے۔ اگر کسی نے گستاخی سے آپ کی حکم عدولی کی تو وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا آپ نے فرمایا (جیسے ایک شخص کا چہرہ بگڑ گیا، ایک شخص کا ہاتھ مفلوج ہوگیا)، درخت اور پھل آپ کے بلانے پر حاضر ہوجاتے۔ پہاڑ آپ کا کہا مانتے (اُحد پہاڑ کا واقعہ)، زمین آپ کا حکم مانتی (سراقہ بن مالک کا واقعہ جو ہجرت کے راستے میں پیش آیا)، اگر کسی کیلئے فرمایا کہ اسے زمین نہ قبول کرے تو اسے زمین نے قبول نہ کیا۔ اگر کسی کے کسی جگہ قتل ہونے کا فرمایا تو وہ وہیں قتل ہوا (غزوہ بدر کا واقعہ)، کسی کے جہنمی ہونے کا فرمایا تو وہ جہنمی ہوا (غزوہ خیبر میں ایک بڑی جوانمردی دکھانے والے شخص کا واقعہ جس نے خودکشی کر لی)۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زبانِ اقدس سے جو نکلا وہ اللہ تعالیٰ نے پورا فرمادیا گویا آپ کی زبان اقدس کن کی کنجی ہے کہ جس سے جو نکلا وہ اسی طرح ہوگیا۔ آپ کی زبان اقدس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ جو قدرت وقبولیت عطا فرمائی کہ اس کی ہر عالم میں حکومت ہے اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اُس کی دِلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

فصاحت: خوش بیان

دلکش: دل موہ لینے والی

بلاغت: برموقع اور موثر گفتگو

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمات سے نوازا یعنی ایسا کلام جس میں الفاظ کم سے کم مگر ان کے تحت معانی کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہوں۔ عرب جو خود کو فصاحت و بلاغت میں ماہر سمجھتے تھے وہ آپ کی فصاحت و بلاغت سے دنگ رہ گئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ آپ سے بڑھ کر فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے والا نہ پہلے پیدا ہوا ہے اور نہ آئندہ پیدا ہوگا۔

آپ کی فصاحت و بلاغت سے لبریز گفتگو خشک اور اُکتا دینے والی نہیں تھی بلکہ آپ کی فصاحت اور بلاغت بڑی دلکش و دلفریب تھی اور سننے والا سحر زدہ رہ جاتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مسحور کن، پیاری، دلکش فصاحت و بلاغت پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں۔

اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں سلام
اُس کے خُطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

لذت:	مٹھاس
خطبہ:	خطاب
ہیبت:	رُعب ودبدبہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کے کلام میں اتنی شیرینی ومٹھاس ہوتی کہ وہ سُننے والوں کے دل میں اُتر جاتا۔ ان کو اپنا گرویدہ بنالیتا اور وہ آپ کی باتیں سُننے کیلئے ہر وقت بے تاب رہتے اور جب خطبے کے دوران کسی مقام، جگہ یا واقعہ کی منظر کشی فرماتے تو اس کا پورا نقشہ کھینچ دیتے (جنت ودوزخ کا منظر، احوال قبر کا منظر) حتیٰ کہ آپ کا منبر مبارک بھی آپ کے خطبہ کو سن کر جھوم اُٹھتا اور جب آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہوتے تو صحابہ اتنے غور سے سنتے کہ پتا نہیں چلتا کہ وہ گوشت پوست کے انسان ہیں کہ مجسمے۔ آپ کے خطبے کی اتنی ہیبت اور رُعب ودبدبہ تھا کہ مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ تک چوں چرا نہ کرتے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی دلپذیر باتوں کی لذت وحلاوت اور خطبہ کی ہیبت وجلالت پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

وہ دعا جس کا جوبَن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اِجابت پہ لاکھوں سلام

جوبن: شباب

بہارِقبول: شرفِ قبولیت

نسیم: صبح کی خوشبودار ہوا

اجابت: قبولیت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی دعاؤں کو اللہ تبارک وتعالیٰ شرفِ قبولیت عطا فرماتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کی خود تلقین فرمائی ہے لیکن دعا کی قبولیت کے کچھ تقاضے ہیں جب وہ تقاضے پورے کیے جائیں تو دعا شرفِ قبولیت حاصل کر لیتی ہے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اللہ تبارک وتعالیٰ ہر دعا قبول فرماتا ہے (جو دعا قبول نہ فرمائی تو اس کی وجہ صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کی سربلندی کا اظہار مقصود تھا اور گستاخوں سے بے پرواہی مقصود تھی)۔

آپ کی دعا نسیم اجابت کا مقام رکھتی ہے کہ جس طرح نسیم صبح سے پھول کھلتے، کلیاں چٹختی اور بھینی بھینی خوشبو چارسو پھیل جاتی ہے اور بہار اپنے جوبن پر آجاتی ہے۔ اسی طرح آپ کا دعا کرنا ہی اس دعا کا قبول فرمالیا جانا ہے۔

آپ کا کوئی دعا فرمانا اس دعا کا جوبن ہے ہی لیکن جو دعا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اُس کو بھی قبول فرماتا ہے (نابینا صحابی کا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے آنکھوں کی دعا کرنا اور بینائی عطا ہونا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے یہودیوں کا آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس کو قبول فرمانا)۔ آپ نے کسی کی صحت وتندرستی کیلئے دعا فرمائی تو اُس کو صحت وتندرستی نصیب ہوئی۔ کسی کے ایمان لانے کیلئے دعا فرمائی تو اس کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے دعا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کیلئے دعا)، کسی کے مال واولاد میں کثرت کیلئے دعا فرمائی تو اسکو مال واولاد نصیب ہوا (حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے) فتح ونصرت کیلئے دعا فرمائی تو فتح ونصرت عطا ہوئی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی دعا جو نسیم اجابت کا درجہ رکھتی ہے اور بہار قبولیت جس کا جوبن ہے اس دعا پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام

گچھے: پھلوں کا مجموعہ
لچھے: پیچیدہ تار
نزہت: پاکیزگی وچمک

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے دندان مبارک جو نہایت سفید، چمکدار اور کمال درجہ کی حسن ترتیب کے ساتھ کشادہ تھے۔ ان موتیوں کی لڑیوں کی طرح چمک دمک رکھنے والے حسین دانتوں سے آپ کی گفتگو کے دوران نور کی برسات ہوتی تھی اور دانتوں کے درمیان جو مناسب فاصلہ اور کشادگی تھی اس سے نور کی شعاعیں پھوٹتی دِکھائی دیتیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ستاروں جیسی آب وتاب اور چمک دمک کے حامل دانتوں سے نور کے لچھے جھڑتے، ان کی چمک دمک اور نزہت پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

تسکین: سکون پانا
تبسم: مسکرانا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی یہ مبارک عادت تھی کہ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے اور گفتگو فرماتے تو ایسے محسوس ہوتا کہ آپ مسکرا رہے ہیں اور چہرۂ انور پر نورانیت چھائی ہوتی۔ جب کسی غمزدہ سے شفقت فرماتے تو وہ آپ کی تسکین سے اپنے سارے غم بھلا دیتا۔ جب صحابہ کرام کو آپ کی جدائی کا غم ستاتا تو آپ نے ان کو تسکین دی کہ تم اسی کیساتھ ہوگے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہے (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ)۔

جب کھجور کے تنے کو چھوڑ کر آپ نے منبر شریف پر بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کیا تو وہ آپ کی جدائی میں زار و قطار رویا تو آپ کی تسکین سے وہ چپ ہوگیا اور جب میدانِ محشر میں کسی کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو آپ ہی تسکین فرمائینگے اور اپنی گنہگار اُمت کو بخشوائیں گے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی تسکین دونوں جہاں میں ہمارا سہارا ہے آپ کی روتے ہوؤں کی تسکین فرمانے کی عادت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

شیر:	دودھ
شکر:	میٹھا
رواں:	جاری
نضارت:	تروتازگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی آواز مبارک اتنی شیریں، خوبصورت، اثر آفرین تھی گویا کہ اس میں شیر و شکر کی نہریں رواں ہوں۔ جب آپ کلام فرماتے، خطبہ ارشاد فرماتے یا تلاوت قرآن مجید، فرقان حمید فرماتے تو صحابہ جھوم جاتے۔ ان پر آپ کی مسحور کن آواز جادو اثر کرتی اور وہ ہر وقت آپ کی شیریں و دلکش آواز کو سننے کیلئے بے چین رہتے۔ یہ آپ کی حسین و جمیل اور پُر کیف آواز کا اثر تھا کہ مشرکین مکہ بھی اس سے اثر انداز ہوتے حتیٰ چھپ چھپ کر تلاوت قرآن پاک سنتے لیکن دِلوں پر قفل لگے ہونے کی بناء پر ایمان نہ لاتے۔

یہ آپ کے پُر اثر بیانات اور تلاوت قرآن مجید ہی تھی کہ باہم متصادم گروہ اور قبیلے شیر و شکر ہو گئے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا گلہ مبارکہ جس سے اثر آفرین اور شیر و شکر کر دینے والے بیانات کی نہریں جاری و ساری تھیں۔ اس گلے کی نضارت اور تروتازگی پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

﴿٦٥﴾ پروفیسر منیر الحق کعبی بھلپوری اپنی تنقیدی کتاب 'سلامِ رضا، تضمین و تفہیم اور تجزیہ' میں اس شعر کو یوں بیان فرماتے ہیں:

جس میں نہریں ہیں شیر و شَکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

سَحر: جادو کرنا، فریفتہ کرنا

سِحر: جادو، ٹونا، طلسم، افسوں

پروفیسر صاحب صفحہ ۱۳۴ میں فرماتے ہیں، (سحر) جب بیان و کلام کے ساتھ آتا ہے یا اس پس منظر میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے مثلاً سحر بیان = فصیح و بلیغ، خوش تقریر۔ سحر حلال = کلام فصیح و موزوں، دلکش اور عمدہ کلام۔ اعلیٰ حضرت کے ہاں یہ لفظ اپنی دونوں معنوی سطحیں برقرار رکھتا ہے۔ اگر اس کو (سحر) کے معنی میں لیا جائے تو اس کے معنی فصاحت و بلاغت کا نہایت اعلیٰ معیار ہوگا۔ خوش بیانی ایسی کہ ہر اک کو مسحور کردے اور 'شیر' کے ساتھ آکر پاکیزگی و لطافت کا اظہار کررہا ہے۔ سحر کے لفظ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے۔

دُوش بَر دوش ہے جن سے شانِ شَرَف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

دوش:	سیاہ زلفیں
دوش:	کاندھے
شان:	مرتبہ
شرف:	بزرگی
شوکت:	عظمت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے شانے مبارک نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے اور دونوں شانوں کے درمیان عجیب شان کا فاصلہ تھا۔آپ کے شانے مبارک آپ کی جلالت و ہیبت کا مظہر اتم اور قوت وتوانائی کی عظیم علامت تھے۔ جس طرح کھڑا ہونے کی صورت میں آپ تمام حاضرین میں بلند دِکھائی دیتے تھے۔اسی طرح مجلس میں بیٹھنے کی صورت میں بھی آپ کے مبارک کاندھے دوسروں سے بلند دکھائی دیتے اور جب بھی ان مبارک کاندھوں پر زلفیں مبارک دراز ہوکر سایہ فگن ہوجاتیں تو ان سے آپ کی شانِ شرف کا اظہار اور ہی سماں پیدا کردیتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک شانے جن پر کبھی آپ کی مبارک زلفیں سایہ فگن ہوجاتی تھیں۔ان کے شانِ شرف پہ لاکھوں سلام ہوں۔

حجرِ اَسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

حجراسود: بیت اللہ کی دیوار میں ایک جنتی پتھر ہے
جسے طواف کرنے والا بوسہ دیتا ہے

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مہر نبوت جو آپ کی پشت مبارک کی طرف دونوں کاندھوں کے درمیان تھی وہ اہل عشق ومحبت کیلئے حجراسود کی طرح تھی کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے گرد چکر لگاتے کہ آپ کی مہر نبوت کا مشاہدہ کرسکیں اور اگر انہیں موقع ملتا تو حجراسود کی طرح چوم لیتے۔

آپ کی مہر نبوت سے خوشبو کے حُلّے پھوٹتے تھے جس سے صحابہ کرام کو پتا چل جاتا کہ آپ کس جگہ جلوہ فرما ہیں اور وہ اسی طرف منہ کرکے چل پڑتے اور آپ کے دیدار سے اپنی جان ودل کو تسکین پہنچاتے۔ الغرض مہر نبوت کو کعبہ جان ودل سے تشبیہ دی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مہر نبوت جو حجراسود اور کعبہ جان ودل سے مشابہ ہے (یہ صرف تشبیہ ہے ورنہ کعبہ اور حجراسود دونوں آپ کا ادب واحترام بجالاتے) اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

روئے آئینۂ علم پُشتِ حضور
پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

پشتی: نگہبان، سہارا

قصر: محل، عمارت

ملت: دین اور اُمتِ مسلمہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی پشتِ انور کو اس خصوصیت سے نوازا گیا کہ آپ اپنی پشت مبارک کی طرف سے بھی مشاہدہ فرمایا کرتے اور آپ کے آگے اور پیچھے دیکھنے میں کچھ فرق نہیں آتا اور اپنے مشاہدہ فرمانے کی معمولی سی مثال اسطرح فرمادی کہ نماز کی حالت میں صحابہ کرام کو خشوع وخضوع پیدا کرنے کیلئے اپنی اس بے مثال خصوصیت کا اظہار فرمایا اور انہیں فرمایا کہ اللہ کی قسم! مجھ پر تمہارا رکوع اور نہ دل کی کیفیت پوشیدہ ہے۔ بلاشبہ میں تمہیں پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف) اور آپ کی اس خصوصیت کیلئے اُجالا اور تاریکی یکساں تھی یعنی تاریکی دیکھنے میں حائل نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اسلام بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ ان میں نماز بھی ہے اور نماز وہی خشوع وخضوع سے پڑھے گا جو سچے دل سے ایمان لایا ہوگا اور اسلام کے دوسرے ضروری عقائد و اعمال کا بھی پابند ہوگا۔ اس طرح آپ نے قصر ملت کی پشتی ونگہبانی فرمائی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی پشتِ انور جو آئینہ علم ہے اس سے آپ نے اُمتِ مسلمہ کے محل کی نگہبانی فرمائی اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

سمت:	طرف
بحر:	سمندر
سماحت:	عطا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی سخاوت اور جود وکرم کا سمندر ہر وقت ٹھاٹھیں مارتا رہتا تھا کہ جس سے ہر کوئی مستفید ہوتا تھا۔ آپ کی جود وسخاوت کا تذکرہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے مانگا ہو تو آپ نے انکار فرمایا ہو۔ (مسلم شریف، باب سخاء النبی) حتیٰ کہ آپ قرض لے کر بھی ضرورت مندوں کی ضرورتیں اور حاجت مندوں کی حاجتیں پوری فرمادیا کرتے تھے۔

جہاں مسلمان آپ کے جود وکرم سے مستفید ہوتے تھے وہاں کفار ومشرکین بھی ہوتے۔ جہاں انسان مستفید ہوتے تھے وہاں چرند پرند اور حیوانات تک آپ کے جود وکرم سے مستفید ہوتے تھے۔ اسی لئے وہ بھی آپ کی بارگاہ میں ہی حاضر ہوکر عرض گزار ہوتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی عطاوسخاوت سے ہر کسی نے فائدہ اُٹھایا جو بھی آیا اُس کو آپ نے اس کی توقع سے بڑھ کر عطا فرمایا۔ آپ کی عطاوسخاوت کے سمندر کی موجوں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

﴿۷۰﴾

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

بار: بوجھ

﴿۷۱﴾

کعبۂ دین و ایمان کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

ساعد: بازو،کلائی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے مبارک بازو جو نہایت ہی خوبصورت اور موزونیت کے ساتھ طویل تھے۔ان کی قوت و طاقت بے مثال تھی۔ جب ان کو دو عالم کے بار (بوجھ) کی پروا نہیں پھر کوئی طاقتور سے طاقتور پہلوان یا کوئی دوسری قوت کس طرح ان کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ (رکانہ پہلوان کو شکست دینے کا واقعہ، ابوالاسود جمحی کو شکست دینے کا واقعہ، غزوات کے واقعات)۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے بازوؤں کی بے مثال قوت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی کلائیاں مبارک جو طویل، خوبصورت اور سفید تھی۔آپ کی ساعدین سیمیں (سفید کلائیاں، چاندی کی سی کلائیاں) کوئی عام کلائیاں نہیں تھیں بلکہ یہ کعبہ دین و ایمان کے دو ستون تھے جن کی ساری قوت و ہمت اور طاقت دین الٰہی کو نافذ کرنے کیلئے تھی۔آپ کی کلائیاں عام بشروں جیسی کلائیاں نہیں تھیں بلکہ یہ رسالت کی کلائیاں تھیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

خط:	نقش
موج:	لہر
کف:	ہتھیلی
بحر:	سمندر

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ہاتھ مبارک کی خوبصورت، کشادہ اور پر گوشت ہتھیلی کا ہر ایک نقش اور خط نورِ کرم کی موج (لہر) تھی اور آپ کے ہاتھ مبارک جو موزونیت کیساتھ بڑے تھے وہ بحر ہمت تھے کہ انہوں نے کفر و شرک اور جہالت وتکبر وغرور کو مٹادیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ہاتھ مبارک جو کہ بحر ہمت ہیں اس کی کف (ہتھیلی) مبارک کا ہر اک خط موجِ نورِ کرم ہے کہ جس سے اسلام اور قرآن کی نورانی کرنیں چاردانگ عالم میں پھیل گئیں۔اس کف مبارک پہ لاکھوں سلام۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُنگلیاں مبارک جونہایت ہی خوبصورت، لمبی اور چاندی کی خوبصورت ڈلیوں کی طرح تھیں ان مبارک انگلیوں سے نور کے چشمے لہراتے تھے اور جب کبھی بھی صحابہ کرام کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہوا (مقام زورا پر، مقام حدیبیہ پر اور دوسرے مقامات پر) تو ان مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے اُبلنے شروع ہوجاتے اور اتنا پانی نکلتا کہ دریا بہنے لگتے پانی کی کثرت ہوجاتی۔ ہزاروں صحابہ اس بابرکت پانی سے سیراب ہوئے اور اگر لاکھوں کروڑوں ہوتے تو وہ بھی سیراب ہوجاتے اور اس میں کمی نہ آتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ذکر جلالت کی رفعت و بلندی پر ارفع و اعلیٰ دُرود ہو اور آپ کی شرح صدر کی خصوصیت پر لاکھوں سلام ہوں۔

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

عید:	خوشی
مشکل کشائی:	مشکل دُور کرنا
ہلال:	پہلی سے تیسری تاریخ تک کا چاند
بشارت:	خوشخبری

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے روشن اور نورانی ناخن مبارک پہلی تاریخوں کے چاند جیسے تھے۔ جب کبھی آپ ان ناخن مبارک کو ترشواتے تو خود بھی ان کو تقسیم فرماتے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی ان کے حصول کیلئے بے چین ہوتے اور انتہائی تگ ودو کرتے۔ صحابہ کرام ان سے برکت حاصل کرتے اور کئی صحابہ نے وصیت کی کہ آپ کے ناخن مبارک کو ان کے مرنے کے بعد ان کے کفن کے اندر رکھنا (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام کا واقعہ)۔ ان کا یقین تھا کہ ان کی برکت سے مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں اور قبر کی تنگی سے نجات ملتی ہے۔ گویا ناخن مبارک کا حاصل ہونا مشکل دُور ہونے کی خوشخبری ہوتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ناخن مبارک جو مشکل دور ہونے کی بشارت ہیں ان کی چمک دمک پہ لاکھوں سلام ہوں۔

رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع درود
شرحِ صدرِ صَدارت پہ لاکھوں سلام

رفع:	بلند
جلالت:	عظمت وبزرگی
ارفع:	سب سے بلند
شرح صدر:	سینہ کا کھلنا
صدارت:	صدرنشینی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا ذکر بڑا عظمت وبزرگی والا ہے کیونکہ آپ کے ذکر کو بلند کرنے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے اور وہ اس طرح بلند ہوگا کہ جہاں جہاں ربِّ ذوالجلال کا ذکر ہے وہاں وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کا ذکر ساتھ رکھ دیا ہے۔کوئی اللہ کے ذکر سے آپ کے ذکر کو علیحدہ نہیں کرسکتا۔حتیٰ کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کیساتھ ساتھ آپ کی رسالت پر ایمان نہیں لاتا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا آپ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا۔آپ کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا (کنکریاں پھینکنا)۔آپ کے ذکر کو اپنے ذکر کا عین قرار دیا۔ ہرآنے والی گھڑی آپ کے ذکر کی بلندی کا نظارہ کرے گی۔ جہاں آپ کو آپ کے ذکر جلالت کی رفعت سے نوازا وہاں آپ کو شرح صدر کی صدارت سے بھی نوازدیا۔آپ کا سینہ اقدس تمام الٰہی علوم کا مخزن (خزانہ) ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ذکرجلالت کی رفعت وبلندی پرارفع واعلیٰ درود ہو اور آپ کی شرح صدر کی خصوصیت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

دل سمجھ سے وَراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

وراء: بالاتر

غنچہ: شگوفہ

رازِ وحدت: اللہ تعالیٰ کے اسرار ورموز کا مرکز

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا قلب انور غنچۂ رازِ وحدت ہے۔ آپ کے قلب انور پر اسرارِ الٰہیہ اور تجلیات وانوارِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ کے علوم ومعارف کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جو کچھ علوم ومعارف اور اسرارِ وحدت آپ کو عطا ہوئے وہ کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔ آپ کو عطا کردہ علوم ومعارف رازِ وحدت تھے۔ آپ نے ان علوم ومعارف کو ظاہر فرمایا ان علوم ومعارف سے پوری دنیا فیض یاب ہورہی ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو جو اسرار ورموز اور علوم ومعارف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اسلئے اس تمام کائنات میں سب سے بہتر، پاکیزہ، نرم ورقیق، وسیع وقوی اور تقویٰ ونظافت کا سرچشمہ آپ کا ہی قلب انور ہے کیونکہ اس قلبِ انور پر مسلسل انوار وتجلیاتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ دل حالتِ نیند میں بھی بیدار رہتا۔ اس لئے میں تو یہی کہوں گا کہ آپ کے قلب انور پر گفتگو کرنے کا چارا نہیں یہ میری سمجھ اور سوچ وفکر سے وراء ہے۔ بس اتنا کہوں گا کہ یہ رازِ وحدت کا مرکز ہے۔ اس پر بہت سے راز وحدت کھلے جن سے باغ دنیا میں چار سو توحید کی خوشبو پھیل گئی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا قلبِ انور جو غنچۂ رازِ وحدت ہے اس پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

کُل جہان مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مِلک: ملکیت

شکم: پیٹ

قناعت: تھوڑی چیز پر راضی ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے حکم کے تابع کردی۔ آپ جس کو جو حکم فرماتے وہ بجالاتا۔ آپ نے اسی لئے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں لیکن کیونکہ ربّ العالمین کو قناعت اور کفایت شعاری پسند ہے اسی لئے آپ نے بھی قناعت اور سادگی کو ہی اختیار کیا۔ آپ کے کھانے میں اکثر جَو کی روٹی ہوتی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ آپ نے فاقے برداشت کئے لیکن ہمیشہ قناعت اختیار فرمائی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کل جہان آپ کی مِلک تھا لیکن آپ نے ہمیشہ سادگی اور قناعت کو اختیار کیا اور سادہ غذا کھائی۔ آپ کے شکمِ اقدس کی قناعت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

کمر کھنچ کر باندھنا: کسی کام کے کرنے کا مصمم ارادہ کرنا

عزم: پختہ ارادہ

شفاعت: گناہگاروں کی سفارش

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو اپنی اُمت سے بے پناہ پیار اور محبت ہے۔ آپ چاہتے کہ آپ کا ہر اُمتی بخشا جائے۔ آپ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر، اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں طویل سجدے کرتے اور اپنی گنہگار اُمت کی بخشش کی دعائیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور آپ کی شفاعت منظور فرمائی۔ اسی لئے آپ نے فرمایا:

اعطیت الشفاعۃ مجھے حقِ شفاعت دیا گیا ہے۔ (بخاری شریف)

اور روزِ محشر آپ سجدے میں گر کر حمدِ الٰہی بجالائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعت سے سرفراز فرمائے گا۔ آپ اپنی اُمت کو مرحلہ وار شفاعت اور بارگاہِ الٰہی میں سجود اور حمدِ الٰہی سے بخشوائیں گے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اپنی گنہگار اُمت کی بخشش کیلئے عبادتِ الٰہی میں ایسی کمر ہمت باندھی کہ اللہ نے آپ کی عبادت وریاضت سے خوش ہو کر آپ کو شفاعت جیسے عظیم اختیار سے سرفراز فرمایا اب آپ اپنی گنہگار اُمت کی شفاعت فرماتے ہیں اور روزِ محشر بھی فرمائیں گے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی کمرِ انور جو حسن وجمال کا مرقع ہے اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔

انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

تہ کرنا: استفادہ کرنا

حضور: بارگاہ میں

وجاہت: مقام،مرتبہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اوّلین و آخرین کے علوم آپ کے علوم کے مقابلہ میں کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جو علوم اور مرتبہ آپ کی ذات کو حاصل ہوا وہ کسی کو حاصل نہ ہوا۔ جب تخلیق کائنات اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ربّ ہونے کا سوال کیا کہ السـت بربکم "کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟" تو سب سے پہلے آپ نے ہی بلیٰ کہہ کر اقرار ربوبیت کیا اور پھر دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح نے آپ کی آواز مبارک سن کر بلیٰ کہا اور پھر جب دوسرے انبیاء کرام سے آپ کی مدد و نصرت اور آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا تو سب نے اقرار کیا اور معراج کی رات آپ پر ایمان بھی لائے اور عالم ملائکہ کے رسول حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آپ کی بارگاہ میں مسلسل حاضری دیتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بارگاہ سے انبیاء کرام بھی مستفید ہوتے تھے۔ آپ کے اس مقام و مرتبہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اَصابت پہ لاکھوں سلام

ساق: پنڈلی

اصل: جڑ

نخل: کھجور کا درخت

شمع: چراغ

راہِ اصابت: منزل تک پہنچنے والا راستہ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی مبارک پنڈلیاں جو موزونیت کے ساتھ پتلی تھیں اُن کی سفیدی اور چمک دمک نے ان کے حسن و جمال میں اضافہ کر دیا تھا۔ اُن کی چمک دمک ایسی تھی جیسے کھجور کا خوشہ اپنے پردے سے نکلتا ہے۔ کھجور کے درخت کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کے مشابہہ قرار دیا ہے اور سب سے پہلے مسلمان آپ ہی ہیں۔ جس طرح کھجور کا درخت جڑ کے بغیر نہیں کھڑا رہ سکتا۔ جڑ کے سوکھنے سے سارا درخت سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح آپ کائنات کی اصل ہیں۔ جس طرح شاخِ نخل جڑ سے غذا حاصل کرتی ہے اسی طرح کائنات کی اصل ہونے کی بناء پر ہر کوئی آپ سے مستفید ہوتا ہے اور جس طرح آپ کے قدم اُٹھ گئے وہی راہِ اصابت (منزل تک پہنچانے والا راستہ یعنی صراطِ مستقیم) ہے۔ یعنی آپ راہِ اصابت کی شمع ہیں کہ جس سے مستفید ہو کر منزل تک پہنچا جاتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو شمعِ راہِ ہدایت بنایا۔ جس سے تمام مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ کے شمعِ راہِ اصابت ہونے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

کھائی:	اُٹھائی
خاک گزر:	گزرگاہ
کف:	تلوے
پا:	پاؤں
حرمت:	عظمت وعزت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے دونوں پاؤں مبارک انتہائی نرم، پُر گوشت اور خوبصورت ترین تھے۔آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے لگنے کی بدولت اس شہر کو یہ قدر ومنزلت حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کے قدموں کی خاک کی قسم اُٹھاتے ہوئے فرمایا: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ اگر آپ کی خاکِ گزر کی یہ شان اور مرتبہ ہے تو اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اللہ کے ہاں جو بلند اوراعلیٰ مرتبہ ہے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاکِ گزر کی قرآن میں قسم کھائی ان مبارک قدموں کے جو تلوے مبارک ہیں ان کی عظمت ومرتبہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

سہانی:	خوبصورت
طیبہ:	شہرمدینہ کانام
دل افروز:	دل زندہ کرنے والی
ساعت:	وقت،گھڑی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! وہ خوبصورت اور سہانی گھڑی جب آپ کا اس دنیا میں ظہور پرنور ہوا، کائنات کی ہر چیز خوشی سے جھوم اُٹھی اور انسانوں کا ابدی دشمن بری طرح رویا۔آپ کی آمد سے کائنات کے دل کی دھڑکن جو عالم نزع میں تھی پھر سے جوبن پر آ گئی۔شر کی قوتیں مغلوب ہوگئیں۔

جب یہ چاند طیبہ (مدینہ منورہ) میں جلوا فروز ہوا تو مدینہ پاک کی آب وہوا، خاک مبارک اور درودیوار بھی مہک اُٹھے اور ایسے مہکے کہ چودہ سوسال گزر جانے کے باوجود مدینہ طیبہ کی سرزمین اور آب وہوا اُسی راحت جان خوشبو سے معطر ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کی مبارک آمد جس دِل افروز گھڑی ہوئی اس پہ لاکھوں سلام ہوں۔اب تا قیامت پوری انسانیت آپ کے فیوض وبرکات،علوم ومعارف سے مستفید ہوتی رہے گی اور طیبہ مبارک میں جلوہ افروز آپ کے ماہ نبوت کی مسحور کن روشنی ایسی پرکشش ہے اور دیوانے اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔

پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے درود
یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام

روزِ ازل: وہ وقت جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

یادگاری: یاد رکھنا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ جب اس عالم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو پاک وصاف تھے اور حالتِ سجدہ میں اپنی عبدیت کا اظہار فرمارہے تھے اور اس وقت آپ بارگاہِ الٰہی میں اپنی اُمت کیلئے دعا فرمارہے تھے۔ آپ کو اپنی اُمت کا اتنا خیال تھا کہ راتوں کو سجدہ میں رورو کر بارگاہِ الٰہی میں اس کی بخشش کیلئے دعائیں فرماتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی امت کے معاملہ میں خوش کرنے کا وعدہ فرمالیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے اپنے ظہور پرنور سے لے کر پردہ فرمانے تک اُمت کی بخشش کیلئے دعائیں فرمائیں۔ اس یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ جس طرح روزِ ازل کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اسی طرح آپ کی ذات بابرکات پر اتنے درودوسلام ہوں جن کی انتہا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی ان درودوسلام کو جانے۔

زرعِ شاداب و ہر ضرع پُر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

زَرع:	کھیت
شاداب:	ہرا بھرا
ضرع:	پستان
شیر:	دودھ
رضاعت:	شیر خوارگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی رضاعت کی بے شمار برکات ظاہر ہوئیں۔ انہیں برکات میں سے یہ بھی ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں جہاں چرتیں وہاں سبزہ ہوتا جبکہ دوسری چراگاہوں میں گھاس تک نظر نہ آتی اور اُن کی بکریاں تھن دودھ سے بھرے ہوئے گھر لوٹتیں اور ان کے پیٹ چارے سے بھرے ہوتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان کا دودھ پینا شروع کیا تو یہ برکت ظاہر ہوئی کہ ان کو دودھ بہت زیادہ آنے لگ گیا۔ پہلے جو ان کے اپنے بچے کیلئے کافی نہ ہوتا تھا اب وہ بھی سیر ہو کر پیتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بہت برکاتِ رضاعت ظاہر ہوئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کھیت سرسبزو شاداب ہوگئے اور چھاتیوں میں دودھ کثرت سے آگیا۔ آپ کی برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

بھائیوں کیلئے ترکِ پستان کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

ترک: چھوڑنا

نصفت: انصاف کرنا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے عدل وانصاف کا بول بالا کردیا اور آپ کی ساری زندگی اس کا عملی نمونہ تھی۔ حتیٰ کہ بچپن میں جب آپ کی رضائی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کو دایاں دودھ پیش کرتیں تو آپ نوش فرماتے' جب وہ بائیں جانب سے بھی پلانے لگتیں تو آپ نہ پیتے کیونکہ آپ کا ایک رجاع بھائی بھی تھا اگر آپ کا حصہ بھی پیتے تو ناانصافی ہوتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب بچپن میں آپ کی رضائی والدہ آپ کو آپ کے بھائی کے حصہ والا پستان پیش کرتیں تو آپ اس کو قبول نہ فرماتے یعنی آپ نے دودھ پینے میں بھی انصاف کا بول بالا کیا۔ (بھائیوں کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ جمہور اصحاب سیرت وتاریخ رحمہم اللہ اس امر پر متفق ہیں کہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے جس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ وہ ابولہب کی کنیز ثویبہ تھی۔ اس نے اپنے بیٹے مسروح نامی کیساتھ دودھ پلایا اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ کا رضائی بھائی تھا۔ جس نے آپ کے ساتھ دودھ پیا۔

مَہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مہد:	گود، پنگھوڑا
والا:	بلند مرتبہ
قسمت:	خوش بختی
برج:	آسمان
ماہ:	چاند
رسالت:	پیغمبری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جس گود اور گہوارے میں آپ کا بچپن گزرا، ان کے بخت رسا اور خوش نصیبی پر سلام ہو (مہد سے مراد اگر گود ہے تو یہ آپ کی والدہ کی خدمت میں سلام ہے اور اگر گہوارہ ہے تو آپ کے پنگھوڑے پر سلام ہوگا۔ دونوں ہی قابل رشک ہیں)۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا پنگھوڑا مبارک ایسی عظمت وشان والا اور خوش قسمت ہے کہ فرشتے اس پنگھوڑے کو حرکت دیتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسالت کے آسمان پر ستارے ٹمٹماتے رہے اور روشنی پھیلاتے رہے لیکن جب آسمان رسالت پر آپ کا چاند طلوع ہوا تو سب کی روشنی ماند پڑ گئی۔ آپ کی شریعت سے ان کی شریعتیں منسوخ ہوگئیں اور قیامت تک کیلئے شریعتِ محمدیہ علیہ تحیۃ والثناء پر عمل کرنا ہی قابل قبول ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی شریعت قبول نہیں۔

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن

اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

پھبن: حسن و جمال

بھاتی: من موہنی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثال حسن و جمال اور خوبصورتی سے نوازا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور محبوب ہیں تو پھر کوئی دوسرا کس طرح حسن و جمال میں آپ جیسا ہو سکتا۔ کائنات میں آپ سے بڑھ کر حسین و جمیل نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ کوئی پیدا ہوگا۔

جو کوئی آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا تو چہرۂ اقدس پر انوارِ الٰہیہ دیکھ کر پکار اُٹھتا کہ بلاشبہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کی زیارت کرنے کیلئے بے تاب و بے قرار رہتے اور انہیں چین و سکون نہ آتا جب تک کہ وہ آپ کی زیارت نہ کر لیتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! بچپن میں آپ کے بے مثل حسن و جمال پہ لاکھوں درود و سلام ہوں اور آپ کا حسن و جمال بے مثل کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے پسندیدہ حسین و جمیل صورت عطا فرمائی۔

اُٹھتے بُوٹوں کے نشو و نما پہ درود
کھلتے غنچوں کی نَکہت پہ لاکھوں سلام

نشوونما: بڑھنا

غنچے: کلیاں

نکہت: مہک

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار فضائل وکمالات سے نوازا۔ان میں سے ایک آپ کی بچپن میں بڑھوتی اورنشوونما ہے۔دنیا میں کسی کی نشوونما آپ کی طرح نہیں ہوئی۔آپ ایک دن میں اتنا جوان ہوتے جتنا دوسرا بچہ مہینے میں اور مہینے میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا بچہ سال میں بڑھتا ہے۔

جس طرح غنچے کھلتے ہیں تو ان کی مہک ہرسو پھیل جاتی ہے۔اسی طرح آپ کا جسم اقدس بچپن سے ہی خوشبودار تھا اورآپ جدھر سے گزرتے تو ہرسو خوشبو پھیل جاتی اوردنیا کی کوئی خوشبو آپ کے جسم اقدس کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی نشوونما، بڑھوتی اورآپ کے جسم اقدس سے نکلنے والی مہک پرلاکھوں درودوسلام ہوں۔

فضلِ پیدائشی پہ ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

فضل: کمال

کراہت: ناپسندیدگی ونفرت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے ہی آپ پر اپنے فضل عظیم کو مختلف کمالات سے آشکارا کرنا شروع کردیا اور پیدائش سے ہی آپ کی نبوت کی نشانیوں کا ظہور ہونا شروع ہوگیا۔ کیونکہ آپ کو منصبِ نبوت عطا ہونا تھا۔ اسی لئے آپ کو ان امور سے دُور رکھا گیا جو منصب نبوت کے منافی ہیں۔ آپ شروع ہی سے بت پرستی، لہوولعب اور عاداتِ رذیلہ سے نفرت فرماتے تھے اور فضول کھیل کود سے اجتناب فرماتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے آپ پر فضل پیدائشی پر لاکھوں درود وسلام ہوں اور کھیل کود اور لغو وبے فائدہ عمل سے پرہیز فرمانے پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویّت پہ لاکھوں سلام

اعتلا: بلند

جبلت: خلقت وفطرت

عالی: بلندوبالا

اعتدال: موزوں

طویت: طبیعت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی جبلت میں ہر بھلائی اپنے اعتلا (بلندی) پر رکھی تھی۔ صفات جمیلہ میں کوئی آپ کے مقام ومرتبہ کا نہیں۔ عدل وانصاف، جرأت و بہادری، عفو ودرگزر، مہمان نوازی وتیما داری الغرض آپ کی کسی صفت میں کوئی آپ کے بلند مقام پر پہنچ نہیں سکتا۔ آپ معلم اخلاق، آپ عالم کائنات، آپ سیّد البشر، آپ رحمۃ اللعالمین، آپ خاتم نبوت ورسالت، آپ شافع روزِ محشر، آپ سب سے بلند مقام وسیلہ کے حامل، آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے، الغرض کوئی کسی بھی صفت میں آپ کا ہم پلہ نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں جو اعتدال وموزونیت رکھی تھی وہ اپنوں اور بیگانوں کو آپ کی طرف کھینچ کرلے آتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو اعتلائے جبلت اور اعتدال طویت عطا فرمائی اس پر ارفع واعلیٰ لاکھوں درودوسلام ہوں۔

بے بناوٹ ادا پہ ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

ادا: انداز

بے تکلف: جس میں تصنع نہ ہو

ملاحت: نمکینی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے عادات وخصائص میں بناوٹ اور تکلف وتصنع کا نام ونشان تک نہ تھا۔ آپ کی ادائیں تو وہ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ آپ کے آسمان کی طرف رُخ انور کرنے، چادر اوڑھنے، دعائیں کرنے، عبادت کرنے، معاملات کرنے تک کو بیان فرمایا۔ آپ کی ہر ہر ادا ایسی تھی کہ ان پر نثار ہونے کو جی چاہتا۔ اسی لئے صحابہ کرام ہر وقت آپ کا دیدار کرنے اور کلام سننے کیلئے بے تاب رہتے۔ آپ بھی ان سے کسی قسم کا فرق نہ فرماتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی بے بناوٹ ادا اور بے تکلف ملاحت پہ ہزاروں لاکھوں درود وسلام ہوں۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

بھینی: بڑی لطیف وعمدہ خوشبو
نفاست: پاکیزگی ونظافت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم مبارک کو کمال نفاست ونظافت عطا فرمائی تھی۔ آپ جس مقام، گلی، راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک اُٹھتا۔ آپ کی موجودگی یا گزرنے کا پتا آپ کے جسم مبارک کی بھینی بھینی خوشبو سے لگ جاتا۔ پروانے اس طرف کھنچے چلے جاتے۔

آپ اپنے جسم اقدس اور لباس مبارک کو جب خوشبو لگاتے تو اس خوشبو میں نکھار پیدا ہو جاتا۔ وہ خوشبو مہک اُٹھتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی پاکیزہ نفاست اور آپ کے جسم اقدس سے اُٹھنے والی بھینی بھینی مہک پر لاکھوں مہکتے درود وسلام ہوں۔

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اِشارت پہ لاکھوں سلام

عبارت: بیان، گفتگو

شیریں: میٹھا

اشارت: اشارہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا کلام مبارک اتنا شیریں اور دلکش ہوتا کہ جہاں اس میں فصاحت و بلاغت اپنے عروج پر ہوتی تھی وہاں اس میں جامعیت اور خوبصورتی بھی اپنے انتہا پر ہوتی تھی۔ جو کوئی آپ کی شیریں گفتگو سن لیتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی گفتگو کے وقار اور حسن و بیان کی خوبی کو تسلیم کرتے۔ جہاں ضرورت ہوتی آپ ہاتھ، اُنگلیوں وغیرہ کے اشاروں سے بھی اس کو اس طرح واضح فرماتے کہ ہر کسی کو آپ کی گفتگو گرویدہ بنا لیتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے کلام کی حلاوت و مٹھاس پر شیریں درود اور اس میں موقع محل پر اشارت سے وضاحت پر لاکھوں سلام ہوں۔

سیدھی سیدھی رَوِش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روش: رفتار

چلنا: برتاؤ کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا عام طور طریقہ نہایت سادہ اور سیدھا سادھا تھا۔ آپ تکلفات سے مکمل طور پر پرہیز فرماتے تھے۔ سادگی آپ کی طبیعت مبارکہ میں نمایاں تھی۔ جب آپ چلتے تو اس میں غرور و تکبر کا شائبہ تک نہ ہوتا تھا آپ کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے، پہننے اوڑھنے الغرض ہر شعبہ ہائے زندگی میں مثالی سادگی کے حامل تھے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی سیدھی سیدھی روش اور سادی سادی طبیعت پر لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں۔

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

شب: رات
تیرہ و تار: سیاہ، تاریکی
کوہ: پہاڑ
صحرا: جنگل، بیابان
خلوت: گوشہ نشینی، تنہائی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اعلانِ نبوت سے پہلے آپ غارِ حرا میں گوشہ نشین ہوتے اور یادِ الٰہی میں مستغرق رہتے۔ آپ کا یہ معمول صرف چند گھنٹوں یا صرف دن کیلئے ہی نہ تھا آپ گرم دِنوں اور تاریک و سیاہ راتوں میں کئی کئی دِنوں اور راتوں مسلسل خلوت نشین رہتے۔ آپ کئی کئی دِنوں کا خشک کھانا ستو وغیرہ لے جاتے اور یادِ الٰہی میں مستغرق رہتے۔ غارِ حرا کے علاوہ جب صحرا کی طرف بھی جاتے تو یادِ الٰہی آپ کا وظیفہ تھا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! صحرا میں گرم دنوں میں اور غارِ حرا میں تاریک سیاہ راتوں میں آپ کے خلوت نشین ہونے پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و مَلک
اُس جہانگیر بِعثَت پہ لاکھوں سلام

انبیاء:	نبی کی جمع
ملک:	فرشتہ
جہانگیر:	عالمگیر، تمام جہاں
بعثت:	رسول ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو بھی نبی یارسول مبعوث فرمایا اس کی نبوت ورسالت اس قوم، اس علاقہ تک ہی محدود تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا (رسول بنا کر بھیجا) تو آپ کو تمام جہانوں کیلئے نبی ورسول بنا کر بھیجا۔ آپ ہر قوم، علاقہ، شہر، قبیلہ کیلئے نبی ورسول بنا کر بھیجے گئے بلکہ آپ کی جہانگری بعثت میں انبیاء وملک (فرشتے) بھی شامل ہیں۔ تمام انبیاء کرام سے آپ کیلئے عہد لیا گیا اور تمام انبیاء کرام معراج کی رات اس سے مشرف ہوئے، تمام ملائکہ چاہے وہ قیام میں ہیں یا رکوع کی حالت میں یا حالتِ سجدہ میں ان کو آپ پر درود کے گجرے نچھاور کرنے کا حکم ہے اور جو فرشتے آپکے دربارگوہر بار میں ایک دفعہ حاضری دیتے ہیں ان کی دوبارہ باری نہیں آئیگی۔ الغرض کوئی آپ کے مقام ومرتبہ اور خصائص وفضائل میں ثانی نہیں۔ آپ تمام خصائص وکمالات میں بے مثل ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی جہانگیر بعثت جو انبیاء وملک کو بھی گھیرے ہوئے ہے اس پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

اندھے شیشے جھلا جھل دَمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے:	مُردہ دل
جھلا جھل:	نہایت تیز روشنی
دمکنے:	چمکنے
جلوہ ریزی:	نور کا بکھیرنا
دعوت:	اسلام کا پیغام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب آپ نے اسلام کی دعوت پھیلانی شروع کی تو اس معاشرہ میں برائی، قتل وغارت اور عداوت ودشمنی کا دور دورہ تھا۔ انسانیت کی تذلیل اپنی عروج پر تھی۔ باپ اپنی بیٹی کو زندہ درگور کردیتا تھا۔ جب آپ نے اسلام کی دعوت اور تعلیمات کا نور بکھیرنا شروع کیا تو بے نور مردہ دل جگمگا اُٹھے۔ ان کی فکر بدلی، سوچ بدلی، نقطہ نظر بدلا، اقدار بدلیں، عزائم بدلے، اُمنگیں بدلیں، شوق بدلے، کردار بدلے، خلوت بدلی، جلوت بدلی، انفرادیت بدلی، اجتماعیت بدلی، دن بدلا، رات بدلی، ظاہر بدلا، باطن بدلے' المختصر آپ کی پر حکمت، انقلاب آفریں دعوت نے ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں ایک انقلاب پیدا کردیا اور وہ معاشرہ نورٌعلیٰ نور اور قابلِ رشک بن گیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی انقلاب آفریں دعوت سے مردہ دل زندہ ہوگئے اور ایسی چمک دمک پائی کہ تاقیامت ان میں روشنی رہے گی۔ آپ کی دعوت کے نور کے چار دانگ عالم میں پھیل جانے پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

لطفِ بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

لطف:	لذت
بیداری:	جاگنا
شب:	رات
عالم:	کیفیت
خواب:	نیند
راحت:	آرام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کی یاد کا سب سے افضل طریقہ نماز کی حالت میں تلاوت کرنا ہے۔ آپ کو یادِ الٰہی سے اتنا پیار تھا کہ رات کے اکثر حصے میں آپ عبادت میں مشغول رہتے۔ آپ کی شب بیداری ایسی ہوتی کہ طویل قیام فرمانے سے آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے لیکن لذتِ عبادت ایسی تھی کہ بیداریٔ شب اس کے آگے ہیچ تھی۔ جب آپ نیند فرماتے تو عالمِ خواب میں بھی آپ کا قلبِ انور بیدار رہتا اور مشاہدہ جمالِ الٰہی میں مستغرق رہتا۔ اسی لئے آپ کا وضو مبارک نہ ٹوٹتا اور آپ بیدار ہونے کے بعد اسی وضو سے نماز ادا فرمالیتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بیداریٔ شب سے لطف فرمانے اور عالمِ خواب میں آپ کی راحت پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

خندہ: مسکراہٹ
عشرت: خوشی
گریہ: رونا
ابرِ رحمت: رحمت کے بال

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مسکراہٹ غم کے ماروں کیلئے خوشی کی صبح کا پیغام ہوتی تھی۔ آپ کی مسکراہٹ بے مثال تھی، اس سے آپ کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا۔ آپ تمام لوگوں سے ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ ملتے اس طرح خندہ پیشانی سے ملنے سے ان کے تمام غم دور ہو جاتے۔ آپ ہر ایک کیلئے نجات کی نوید تھے۔ آپ ہر ایک کیلئے رحمت تھے۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے اور اس کا بھرپور اظہار بھی فرماتے۔

آپ کی خندہ پیشانی جہاں صبح عشرت کی طرح تھی کہ جس سے ہر کوئی فیضیاب ہوتا وہاں آپ کا گریہ بھی اُمت کیلئے ابر رحمت تھا۔ آپ ساری ساری رات اور اکثر و بیشتر اوقات میں اپنی امت کی بخشش اور راہِ ہدایت پا جانے کیلئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ آپ کے سینہ اقدس سے ہنڈیا کے کھولنے کی طرح آوازیں آتیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے، جس سے آپ کی داڑھی مبارک اور مقدس رُخسار تر ہو جاتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خندہ صبح عشرت اور گریہ ابر رحمت پہ لاکھوں نوری درود و سلام ہوں۔

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

خوئے: عادت

لینت: غصہ نہ آنا

دائم: ہمیشہ

گرمی: رونق

سطوت: رعب ودبدبہ، حملہ کرنا، مضبوط گرفت کرنا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی تمام مبارک عادات بڑی اعلیٰ مرتبہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں انتہائی نرمی و شفقت پیدا فرمائی تھی۔ آپ کا نرمی وشفقت فرمانا ہر خاص وعام، انسان وحیوان کیلئے یکساں تھا۔ ہر کوئی آپ کی نرمی وشفقت سے مستفید ہوتا۔ جنگِ بدر کے قیدیوں کا معاملہ ہو یا فتح مکہ کے بعد مشرکین مکہ جیسے بدترین دشمنوں کا معاملہ ہو، ہرنی کا فریاد کرنا ہو یا اُونٹ کا فریاد کرنا' آپ ہر ایک پر شفقت فرماتے، اس کے باوجود آپ کی ذات کا ایسا رُعب و دبدبہ تھا کہ بڑے بڑے جابر آپ سے مرعوب تھے۔ اللہ تعالیٰ ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے دشمنوں اور مخالفوں پر رُعب و دبدبہ ڈال دیتا اور وہ آپ کا سامنا کرنے سے پہلے ہی گرمیٔ شانِ سطوت سے کانپ رہے ہوتے۔ یہی قدرتی وجاہت تھی کہ مخالف بھی آپ کی تعظیم نہ چاہنے کے باوجود کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ کئی واقعات اس کے شاہد ہیں۔ ابوجہل ایک شخص کو اس کے مال کی قیمت ادا نہیں کر رہا تھا لیکن آپ کے پوچھنے پر فوراً ادا کر دیئے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا لیکن آپ کے رعب ودبدبہ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں جو نرمی خو رکھی اور اس کے ساتھ ساتھ گرمیٔ شانِ سطوت عطا کی اس پہ دائمی لاکھوں درود وسلام ہوں۔

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

خداداد: اللہ کی عطا

شوکت: قدر و منزلت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت کو ایسا رعب و دبدبہ اور شان و شوکت عطا فرمائی تھی کہ وہ جو انتہائی متکبر اور مغرور تھے وہ بھی آپ سے مرعوب ہو جاتے اور اُن کی کھنچی ہوئی گردنیں جھک جاتیں۔ ان کی اکڑ پن اور سخت لہجہ گھٹ کر رہ جاتا۔ ابوجہل جس کا غرور اور تکبر اپنے آخری لمحات تک رہا' آپ کے سامنے اس کی گردن بھی جھک جاتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو خداداد شان و شوکت حاصل تھی کہ اس کے آگے کھنچی ہوئی گردنیں جھک جاتیں، اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

موسیٰ: اللہ کے جلیل القدر نبی کا نام ہے

ہمت: حوصلہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دیدارِ الٰہی کرنے کا اظہار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرا دیدار نہیں کرسکتے لیکن جب انہوں نے اپنی بے تابی کا اظہار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ میں اس طور پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالتا ہوں اگر آپ اس تجلی کو برداشت کرسکے (جوکہ براہِ راست نہیں) تو پھر آپ بھی طلب دیدار کرسکتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی کا اظہار فرمایا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو اپنی خواہش سے رجوع کرلیا۔

لیکن یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی عزت وشرف سے نوازا کہ معراج کی رات آپ نے انتہائی قریب سے انوار وتجلیات الٰہی کے دیدار کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں کو ایسی بلند ہمت عطا فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تجلیٔ الٰہی کا بالواسطہ مشاہدہ نہ فرماسکے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے اپنے ربّ کو اچھی صورت میں دیکھا اور انتہائی قریب سے دیکھا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی آنکھوں کی خداداد ہمت پہ لاکھوں سلام ہوں کہ وہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئیں۔

گِردِ مہ دستِ انجم میں رَخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

گردمہ:	چاند کے اردگرد
دستِ انجم:	ستاروں کا جھرمٹ
رخشاں:	روشن
ہلال:	چاند
بدر:	مقامِ بدر
دفع:	دور کرنا
ظلمت:	تاریکی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! جنگِ بدر سے پہلے تک مشرکین کی شرکیہ ظلمت چارسو پھیلی ہوئی تھی لیکن جب مقامِ بدر پر آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا روشن چاند اپنے جگمگ جگمگ کرتے ستاروں کے جھرمٹ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے ساتھ طلوع ہوا تو ظلمت اور تاریکی دور ہوگئی اس کے بعد ہر سو اسلام کا چاند پھیل گیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا درخشاں چاند جب اپنے ستاروں کے جھرمٹ کیساتھ مقامِ بدر پر طلوع ہوا تو ظلمت دفع ہوگئی۔ اس چاند کے ظلمت دور کرنے پر لاکھوں سلام ہوں۔

شورِ تکبیر سے تھر تھرائی زمیں
جُنبشِ جَیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

شورِتکبیر:	نعرہ ہائے تکبیر
تھرتھرائی:	کانپ اُٹھی
جنبش:	حرکت وروانگی
جیش:	لشکر
نصرت:	مدد

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جب میدانِ بدر میں مجاہدین نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مشرکین پر حملہ آور ہوتے تو اس زور سے نعرے بلند کرتے کہ زمین کا سینہ کانپ اُٹھتا۔ وہ لشکر جس کی فرشتوں سے مدد فرمائی گئی اس لشکر کے نعرے بلند کرتی ہوئی اس نقل وحرکت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ اس لشکر کا دشمنوں پر ایسا رُعب و دبدبہ طاری ہوا کہ وہ اپنی لاشوں کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ کئی تہ تیغ ہوئے، کئی قیدی ہوئے اور مالِ غنیمت کے انبار مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے لشکر کے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے اور کفار کی قتل وغارت کیلئے نقل وحرکت کرنے پر لاکھوں سلام ہوں۔

نعرہ ہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

دلیراں: جرأت مند

بن: صحرا،میدان

غرش: غرانا

کوس: نقارہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ کا لشکر مبارک جو صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے عظیم سپاہیوں اور فرشتوں پر مشتمل تھا۔ ان کے فلک شگاف نعروں سے میدان وصحرا گونج اُٹھے اور یہ نعرے اس جرأت اور دلیری کے ساتھ لگا رہے ہوتے کہ یوں لگتا گویا نقارہ بج رہا ہو جس سے دشمنوں کے دِلوں پر ہیبت طاری ہو جاتی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ کے مبارک لشکر کے جرأت و دلیری کے نعرے جن سے میدان وصحرا ایسے گونج اُٹھا کہ گویا نقارے دشمنوں پر غرا رہے ہیں۔ان نعروں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ چقا چاقِ خنجر سے آتی صدا
مصطفٰے تیری صَولت پہ لاکھوں سلام

چقاچاق: تلوار یا تیر لگنے کی آواز
صدا: آواز
صولت: ہیبت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! جب آپ کی عظیم سپاہ مشرکین سے میدانِ جنگ میں نبرد آزما ہوتی تو ایسے جوش و جذبہ کے ساتھ کہ ان کی تلواریں جب مخالفین کی تلواروں اور ڈھالوں سے ٹکراتیں تو ایسی صدائیں نکلتی کہ دشمنوں پر رعب و دبدبہ اور ہیبت طاری ہو جاتی۔

گویا وہ آوازیں آپ کی ہیبت مشرکین پر طاری کر دیتیں

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! تلواروں کے ٹکرانے سے جو آوازیں نکلتیں وہ آپ کے دشمنوں پر آپ کی ہیبت طاری کر دیتیں۔ اس ہیبت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غُرّانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام

حمزہ:	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کا اسم گرامی
جانبازیاں:	جاں نثار کرنا
غران:	دھاڑنے والا شیر
سطوت:	دبدبہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو شہادت تک ان کا ایک ایک لمحہ راہِ خدا میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے گزرا۔ آپ اللہ اور اس کے حبیب کے دشمنوں پر غرانے اور دھاڑنے والے عظیم شیر ببر کی طرح حملہ آور ہوتے۔ چاہے دارِ ارقم پر پہرہ دینے کا موقع ہو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے کیلئے حاضر ہوئے، غزوہ بدر کے موقع پر عتبہ کو تہ تیغ کرنے کا واقعہ ہو یا جنگِ اُحد کے دوران کی جانبازیاں' ہر موقع پر آپ نے جرأت و بہادری کا ایک نمونہ اور مثال قائم کی۔ آپ دشمنوں پر اس طرح حملہ آور ہوتے کہ وہ آپ کے رعب و دبدبہ سے کانپنے لگتے۔ کوئی آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ پاتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاں بازیوں اور جاں نثاریوں پہ لاکھوں سلام ہوں۔

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں سلام
اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مُو: بال

خووخصلت: عادات وادا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی تمام عادات وخصائل عظیم ہیں۔کوئی بھی آپ کی تمام عادات اوراداؤں کو بیان کرنے کا حق ادانہیں کرسکتا۔آپ کا ہر موئے مبارک بابرکت اور بے مثال ہے۔ میں اپنی زباں دانی کا اظہار عجز بیان کرتے ہوئے یہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ہر موئے مبارک اور آپ کی ہر خو وخصلت پہ لاکھوں درود وسلام ہوں اور ان کے بیان میں جو کمی وکوتاہی ہے اس سے درگزر فرمائیں اور میرے نذرانہ عقیدت کوشرفِ قبولیت عطا فرمائیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے عظیم اخلاق اوراسوۂ حسنہ پہ لاکھوں سلام ہوں کیونکہ اس کی پیروی میں نجات ہے۔

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

نام: اسمِ گرامی قدر

نسبت: تعلق، واسطہ

نامی: مبارک

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کا اسم مبارک اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز مبارک ہے اور وقت کا ایک ایک لمحہ جو آپ کے دور میں گزرا اور ہر ہر لمحہ آپ کی جو جو حالت تھی وہ ہر لمحہ اور ہر حالت بابرکت، باعزت اور بامقام ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے ہر نام، ہر نسبت، ہر وقت، ہر حالت پہ لاکھوں نامی درود وسلام ہوں۔

اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں درود
اُن کے اَصحاب و عِترت پہ لاکھوں سلام

مولیٰ:	اللہ تعالیٰ
اصحاب:	ساتھی
عترت:	اولاد

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے۔ کسی کو یہ مقام ومرتبہ حاصل نہیں۔ آپ کے خصائص بے نظیر ہیں۔ یہ آپ کی ہی ذات مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا کہ 'میں اللہ تعالیٰ اور میرے فرشتے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں'۔ اللہ تعالیٰ جس پر درود بھیجے اس کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کے متعلق کیا کہنا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کا تو کیا کہنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام اور عترت کا مقام بھی بہت بلند اور ذیشان ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ 'میں ان سے راضی ہو گیا ہوں اور یہ بھی مجھ سے راضی ہو گئے'۔ اور آپ کی آل مبارک کی تطہیر کا اعلان فرمایا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! اللہ تعالیٰ کا درود بڑا اعلیٰ و افضل ہے۔ آپ پر وہ اعلیٰ و افضل کروڑوں درود پہنچیں اور آپ کے اصحاب وعترت کا آپ کی وجہ سے بڑا مقام ہے' ان پر بھی لاکھوں سلام ہوں۔

پارہ ہائے صُحُف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے: ٹکڑے، اوراق
صحف: صحیفہ کی جمع، مقدس کتاب
قدس: مقدس و پاک
اہل بیت: گھر والے

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ سب نبیوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ سیّد الانبیاء ہیں۔ آپ کی نسبت نبوت سے آپ کے اہل بیت بھی افضل و اعلیٰ مقام کے حامل ہیں۔ جس طرح صحیفہ قرآنی کے پارے اس صحیفہ قرآنی کے جزو لاینفک ہیں اور اعلیٰ مقام ہیں۔ اسی طرح اہل بیت نبوت آپ کی نسبت کی وجہ سے اعلیٰ مقام ہیں۔ ان کا ادب و احترام بھی ضروری ہے ان پر درود وسلام نماز کا حصہ ہے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والا اپنے ایمان کو ضائع کرنے والا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب (قرآن) اور اپنے اہل بیت۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے اہل بیت جو پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس کی نسبت کے حامل ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاضِ نَجابَت پہ لاکھوں سلام

آب:	پانی
تطہیر:	پاکیزگی
جمے:	اُگے
ریاض:	باغ
نجابت:	عمدہ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اہل بیت آپ کی نبوت کے پاکیزہ پانی سے مستفید ہوکر پروان چڑھے۔اس طرح ایک نہایت ہی عمدہ باغ اپنی بہار دکھانے لگا۔اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ان کی پاکیزگی کا تذکرہ کیا۔جس عمدہ باغ کو آب تطہیر سے پاکیزہ کیا گیا اس کی پاکیزگی اور خوبی کے کیا کہنے۔ان کو یہ مقام ومرتبہ عطا فرمایا گیا کہ نماز میں ان پر درود کا حکم نبوی ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ ریاضِ نجابت جوکہ آب تطہیر سے پروان چڑھا' اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

خونِ خیر الرُّسل سے ہے جن کا خمیر!
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

خیرالرسل:	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خمیر:	اصل
بےلوث:	عیب سے پاک
طینت:	خلقت،طبیعت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اہل بیت کے خمیر کی اصل آپ کی ذات ہے۔اس لئے ان کی خلقت عیب سے پاک ہے ان کی طبیعت وعادات بھی سیّدالانبیاء کی طبیعت وعادات کا عکس ہیں۔

جب ان کی اصل آپ کی ذات ہے تو ان میں عیب نکالنا خود آپ کی ذات میں عیب نکالنا ہے۔ان کی راہ پر چلنا صراطِ مستقیم پر چلنا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اہل بیت کے خمیر کی اصل آپ کا مبارک خون ہے ان کی اس بےلوث طینت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفےٰ
حَجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

بتول:	لقب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پارہ:	حصہ، ٹکڑا
حَجلہ:	پالکی
آراء:	سنوارنے والی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ عصمت وعفت کی حجلہ (پالکی) آپ کی نسبت سے سنور گئی۔ آپ کی عفت کا نہ صرف خود آپ کو شدید احساس تھا بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو بھی آپ کی عفت بہت عزیز تھی۔ آپ ساری عمر دنیاوی زیب وزینت اور سنگار سے کٹ کر رہیں۔ وہ زیب وزینت اور زیورات جو دوسری عورتوں کو استعمال کرنے کی اجازت تھی' آپ نے وہ بھی استعمال نہ کیے۔ کسی غیر مرد نے کبھی آپ کو بے نقاب نہ دیکھا۔ جہاں آپ نے خود کو زیب وزینت سے علیحدہ رکھا اسی طرح آپ نے خود کو دنیاوی غرض وغایت اور طلب سے علیحدہ رکھا۔ بتول کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ نے تمام مقاماتِ عالیہ کے مالک ہونے کے باوجود دل کو دنیا سے منقطع کر کے اپنے مولیٰ کی طرف پھیر لیا تھا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جن کا لقب بتول بھی ہے وہ آپ کے جگر کا ٹکڑا، لختِ جگر ہے۔ عفت، پاک دامنی اور پردگی کو جو حسن وخوبی حاصل ہے وہ آپ کی نسبت کی وجہ سے ہے' ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مَہ و مہر نے
اس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

آنچل:	سر کا کپڑا
مہ:	چاند
مہر:	سورج
رداء:	چادر
نزاہت:	پاکیزگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا جن کا آنچل مبارک ردائے نزاہت (پاکیزگی کی چادر) تھی۔ وہ پیکر حیاء اور سراپا حجاب تھیں۔ ان کی باپردگی کا یہ عالم تاکہ دن اور رات میں بھی کسی نے ان کو بے حجاب نہ دیکھا۔ آپ نے دن کی روشنی میں دفن کیا جانا بھی پسند نہ فرمایا اور روزِ محشر ان کے مقام حیاء وعصمت کی وجہ سے اہل محشر کو آپ کے پل صراط سے گزرنے کے وقت آنکھیں جھکانے کا حکم ہوگا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! آپ کی طیب وطاہر صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا آنچل مبارک ردائے نزاہت ہے کہ ان کو مہ ومہر تک نے بے نقاب نہ دیکھا۔ ان کی اس ردائے نزاہت (پاکیزگی کی چادر) پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ: سردار

زاہرہ: تروتازہ پھول

طیبہ: پاکیزہ

جان: دل

احمد: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی

راحت: سکون

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ مقام ومرتبہ عطا فرمایا کہ انہیں جنتی عورتوں کی سردار ہونے کا اعلیٰ مقام حاصل ہے اور جنتی عورتوں کی طرح ہی آپ حیض سے محفوظ تھیں۔ اسی لئے آپ مکمل طور پر طیب وطاہر تھیں اور آپ کو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ جب کچھ دن ان سے ملاقات نہ ہو پاتی تو بے چین ہو جاتے اور جب ان کو دیکھ لیتے تو آپ کو راحت وسکون ملتا اور جب وہ آپ کی خدمت میں آتیں تو آپ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے، چومتے اور اپنے مقام پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتیں آپ کا بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا طیب وطاہر تھیں اور آپ کو ان کی ذات سے بہت زیادہ محبت تھی اور ان کی ملاقات سے آپ کو راحت حاصل ہوتی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آپ کی راحت ہونے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

حَسن مُجتبیٰ سیّدُ الاَسخیاء

راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

مجتبیٰ: منتخب

سیّدالاسخیاء: سخیوں کے سردار

راکب: سوار

دوش: کندھا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسے حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخیوں کے سردار ہیں۔ جس طرح آپ بے مثال سخی ہیں اسی طرح حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سخاوت میں مشہور و معروف ہیں۔ ہر کوئی ان کی سخاوت سے فیض یاب ہوتا۔ آپ نے کبھی کسی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ وہ آپ سے انتہائی مشابہت رکھتے تھے۔ جہاں ان کا اوپر کا جسم مبارک آپ سے مشابہ تھا' وہاں سخاوت میں بھی وہ آپ کے مشابہ تھے۔

آپ کا مقام و مرتبہ سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ کوئی آپ کے مقام و مرتبہ میں آپ کے برابر نہیں۔ آپ سیّد المرسلین ہیں۔ آپ خاتم نبوت ہیں۔ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں لیکن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو جو اُنس و محبت تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ان کو اعلیٰ مقام کندھوں پر سوار کرلیا کرتے۔ جب ایک شخص نے آپ کو ایک دفعہ اسطرح دیکھا تو کہا یہ سواری بہت ہی خوب ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی اچھا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سخیوں کے سردار ہیں۔ وہ آپ کے مبارک کندھوں پر سوار ہوا کرتے تھے۔ ان کو لاکھوں سلام ہوں۔

اَوجِ مہرِ ہدٰی موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

اوج: بلندی

مہر: سورج

ہدٰی: ہدایت

بحر: سمندر

ندیٰ: سخاوت

روح: راحت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسہ حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہرِ ہدیٰ کی اوج کا مقام حاصل ہے۔ وہ بحرِ ندیٰ (سخاوت کے سمندر) کی موج ہیں اور رُوحِ سخاوت کی راحت ہیں۔ آپ کے فرمان عالی شان کے مطابق آپ نے مسلمانوں کے دوگروہوں کی صلح کروائی اور امن وترقی کی نوید ثابت ہوئے۔ اگر آپ سخاوت کا سمندر ہیں تو وہ آپ کی موج ہیں۔ اگر آپ سخاوت کی روح ہیں تو وہ آپ کی راحت ہیں۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مہرِ ہدیٰ کی اوج کے مقام کے حاصل ہیں۔ جو بحرِ سخاوت کی موج ہیں، جو روحِ سخاوت کی روح ہیں، ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عِصمَت پہ لاکھوں سلام

شہد:	نہایت میٹھا شیرہ
خوار:	پینے والا
لعاب:	منہ کی تری
چاشنی:	ذائقہ
گیر:	پکڑنے والا
عصمت:	پاکیزگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کے اعلیٰ مقام نواسہ حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہیں کہ وہ آپ کے شہد سے میٹھے لعابِ دہن کو چوستے۔آپ اپنی زبان مقدس ان کے منہ میں ڈالتے تو وہ اس شہد جیسے میٹھے لعاب دہن سے لطف اندوز ہوتے اور اگر ان کو پیاس محسوس ہوتی تو بھی آپ اس طرح ان کی پیاس کو بجھاتے۔اس طرح وہ پاکیزہ لعاب دہن ان کے جسم میں داخل ہوتا اور آپ کا لعاب دہن تو وہ مبارک اور شفا بخش لعاب دہن ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سانپ ڈسنے کی جگہ لگایا تو اس کے زہر کا اثر زائل ہوگیا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں پر لگایا تو وہ ٹھیک ہوگئی۔جن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زخموں پر لگایا تو وہ زخم ٹھیک ہوگئے۔جب اس لعابِ دہن کو حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوستے رہے تو ان کا مقام ومرتبہ کیا ہوگا؟

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کے نواسے حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مبارک لعاب دہن کو چوسنے والے، لطف اندوز ہونے والے تھے۔ان پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

اُس شہیدِ بلا شاہِ گُلگوں قبا
بیکسِ دَشتِ غُربَت پہ لاکھوں سلام

بلا: آزمائش

شاہ: سردار

گلگوں: سرخ

دشت: ویرانہ

غربت: مسافری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے آزمائش اور ابتداء کے وقت اپنی جان راہِ خدا میں قربان کر کے اسلام کیلئے عظیم الشان مثال قائم کی۔ آپ کی ذات تو وہ تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں جنت کے نوجوانوں کے سربراہ بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں۔ اللہ اسے محبوب بنائے جو حسین سے محبت کرتا ہے لیکن جب وہ دشتِ غربت میں بالکل بے کس تھے، یزید اور اس کے حواریوں نے آپ کو ہر طرح سے مجبور کر دیا۔ ان کیلئے فرات کا پانی بند کر دیا۔ اس ویرانے میں مسافری کی حالت میں آپ کو اپنے اولاد، عزیزوں اور ساتھیوں سمیت شہید کر دیا گیا۔ الغرض اس عظیم شہزادے نے باطل قوتوں کے آگے اپنا سرنگوں نہ کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے شہزادے جو دشتِ غربت میں بے کس اور مجبور تھے اوہ اس آزمائش میں پورے اُترے اور شہادت کا عظیم رُتبہ حاصل کیا۔ اس شہزادے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

دُرِّ دُرْجِ نَجَف مِہرِ بُرْجِ شَرَف
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام

در:	موتی
درج:	بلند مینار
نجف:	نجف اشرف
مہر:	سورج
برج:	بلندی
شرف:	بلندی، بزرگی عظمت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے نواسے نجف اشرف کے دُرِ بے مثال، شرف و بلندی کے مہر تاباں ہیں۔ آپ اعلیٰ مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ آپ کی اسلام کیلئے قربانی بے مثال ہے ان کی شہادت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

پروفیسر منیر الحق کعبی بہل پوری 'سلامِ رضا تضمین و تفہیم اور تجزیہ' میں لکھتے ہیں، 'رنگ رومی' سرخ رنگ سے کنایہ اور 'دُرِّ دُرجِ نجف' میں بھی اس دلالت کا التزام ہے اور 'شاہ گلگوں قبا' میں بھی۔

'رومی' صہیب رومی سے ماخوذ ہے یا شنگرف رومی سے۔ صہیب رومی سے اس لئے کہ جب وہ ہجرت کرکے آرہے تھے تو کفار نے سب ساز و سامان ان سے لوٹ لیا اور امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت الی اللہ اور شہادت میں یہ قرینہ موجود ہے اور 'دُرِّ دُرجِ نجف' کی مناسبت 'شنگرف رومی' اور پھر 'رنگ رومی شہادت' میں ہے۔

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام:	مسلمان
مادران:	مائیں
شفیق:	مہربان
بانوان:	بیویاں
طہارت:	پاکیزگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی مقدس ومطہر بیویاں اہل اسلام کی شفیق ومہربان مائیں ہیں۔ان ازواجِ مطہرات کی بدولت اہل اسلام کو بہت سے مسائل کا حل ملا۔تیمّم کا طریقہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بدولت ملا۔ اسی طرح عورتوں کے متعلق دوسرے بہت سے مسائل کا حل اور معمولات ان ازواج مطہرات کی بدولت ملے۔ جوکوئی بھی ان ازواجِ مطہرات کے اعلیٰ مقام میں بدزبانی کرتا ہے وہ اپنا نامہ اعمال سیاہ کرلیتا ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب بہتان لگا تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی برأت میں دس آیتیں نازل فرمادیں۔

ان ازواجِ مطہرات نے نہ صرف دنیا کی زیب وزینت سے طہارت حاصل کی بلکہ باطنی اور دِلی خواہشات اور حرص وطمع سے بھی پاکی حاصل کی اور آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی طیب وطاہر ازواجِ مطہرات جو اہل اسلام کی شفیق ومہربان مائیں ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جلوہ گیانِ بیت الشّرف پہ درود
پردگیانِ عفّت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گیاں: تشریف فرما
بیت الشرف: بزرگی والا گھر
پردگیاں: پردے والیاں

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! آپ کے مبارک حجرات جہاں آپ قیام پذیر ہوئے جہاں آپ اللہ تعالیٰ کے حضور ساری ساری رات قیام و سجود فرماتے اُن حجرات کے آداب اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے۔ انہیں حجرات میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک کو آپ نے اپنے روضہ مبارک کیلئے منتخب فرمایا۔ انہیں حجرات میں آپ پر نزول وحی بھی ہوتا رہا۔ انہیں مبارک حجرات میں یہ ازواجِ مطہرات آپ کے ساتھ قیام پذیر رہیں۔ ان حجرات مبارکہ پر لاکھوں درود نازل ہوں۔

آپ کی ازواجِ مطہرات کی بدولت ہی خواتین اسلام کو پردہ کر کے عفت و عصمت کی حفاظت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے حجرات مبارک میں تشریف فرما پردے والی عفت مآب ازواجِ مطہرات پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سیّما پہلی ماں کہفِ اَمن و اماں
حق گذارِ رِفاقت پہ لاکھوں سلام

سیّما: خصوصاً

کہف: پناہ

رفاقت: سنگت

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! ہمارے مومنین کی ماؤں میں سے بالخصوص پہلی ماں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے آپ کی رفاقت کا صحیح حق ادا کیا۔ جب آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اہلِ مکہ آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ اس پریشانی اور مشکل کے وقت میں وہ آپ پر ایمان لائیں۔ آپ کا سہارا بنیں۔ آپ کے ساتھ ہر دُکھ سکھ میں شریک رہیں۔ آپ مکہ میں سب سے بڑی تاجرہ اور دولت مند تھیں۔ انہوں نے اپنا تمام مال آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اُمہات المؤمنین میں سے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کیلئے کہف امن و اماں تھیں انہوں نے آپ کی رفاقت کا صحیح حق ادا کیا' ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

تسلیم:	سلامتی ورحمت
سرائے:	محل
سلامت:	پرسکوں

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ اعلیٰ مقام ہستی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سے اُن کیلئے تسلیم نازل فرمائی۔ آپ کو جب کبھی راہِ خدا میں پریشانی اور تکلیف پہنچی تو آپ کو سکون آپ سے ہی ملتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ سرائے سلامت جہاں پریشانیوں میں آپ کو سکون ملتا اور عرش سے جن پر تسلیم نازل ہوئی ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

مَنزِل مِن قَصَبْ لا نَصَبْ لا صَخَبْ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

منزل:	گھر
قصب:	موتی
نصب:	مشقت
صخب:	شور
کوشک:	حجرہ

بخاری ومسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں جبریل امین نے حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

فاقرأ عليها السلام من ربها ومني وبشرها ببيت في الجنة من قصب لاصخب فيه لا نصب

خدیجہ کو ربّ کریم اور میرا سلام دیجئے اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیجئے
جو موتیوں سے بنا ہوا ہے وہاں نہ تکلیف ہے اور نہ کوئی شور۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ان اشعار میں حدیثِ مذکورہ کے ہی الفاظ (قصب، صخب، نصب) استعمال کئے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس بات کی اطلاع سیّدہ کو دی تو انہوں نے کہا:

اللہ هو السلام ومنه السلام وعلیٰ جبريل السلام

اللہ سراپا سلام ہے، سلامتی وہی عطا کرنے والا ہے اور جبرل پر سلام ہو۔

(البخاری، باب تزویج النبی خدیجه و فضلها)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جن کیلئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت اللہ نے دی۔ ایسے موتیوں سے بنے ہوئے محل کی زینت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

بنت صدّیق آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

بنت:	بیٹی
صدیق:	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حریم:	بیوی
برأت:	پاکباز ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو نہایت محبت تھی۔ تمام ازواجِ مطہرات میں وہ آپ کو زیادہ محبوب تھیں۔ حتیٰ کہ آپ نے ان کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ حتیٰ کہ آپ نے وصال کیلئے بھی ان کے حجرہ مبارک کو ہی منتخب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے منبر اور حجرۂ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جب آپ نے وِصال فرمایا تو آپ کا سرِ اقدس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے اور گلے کے درمیان تھا اور آپ کی آخری آرام گاہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مبارک ہی بنا۔ جب منافقین نے ان پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عصمت و عفت اور طہارت کیلئے سورۂ نور میں دس آیات نازل آئیں اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تا قیامت ان کی عظمت کا اظہار فرمادیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو انتہائی عزیز تھیں۔ ان کا یہ مقام ومرتبہ ہے کہ ان کی برأت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا' ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب منافقین نے تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں ان کی عصمت و پاکدامنی کی گواہی دی اور تا قیامت بد باطنوں کے منہ بند کر دیئے۔ جہاں ان کی پاکدامنی کا سورۂ نور میں اعلان ہوا تو اس کی ان کی پُر نور صورت سے بھی مناسبت ہے۔ جن کی صورت اللہ تعالیٰ نے اتنی پر نور بنائی سورۂ نور میں ان کی برأت کا اعلان بھی فرمایا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انتہائی پر نور، باوقار، حسین وجمیل تھیں وہاں ان کی برأت کا اعلان سورۂ نور میں ہوا‘ ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُس سُرادِق کی عِصمَت پہ لاکھوں سلام

روح القدس: حضرت جبرئیل امین
سرادق: خیمہ وحجرہ
عصمت: طہاروعفت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا حجرہ مبارک وہ تھا کہ جس میں حضرت جبریل امین بھی اجازت لے کر حاضر ہوتے تھے۔جیسے آپ کے وصال سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مبارک کی یہ عصمت تھی تو پھر خود آپ کی عصمت وعفت کے قرآن مجید میں ذکر کے جانے پر کسی کو حیرت کیسے ہو۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! اس حجرہ مبارک کی عصمت پر لاکھوں سلام ہوں جس میں حضرت جبرئیل امین بھی اجازت لے کر داخل ہوتے تھے۔

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد!
مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام

شمع: چراغ

تابان: روشن

کاشانہ: گھر و مرکز

اجتہاد: مسائل کا استخراج

مفتی: درپیش مسائل کا حل پیش کرنے والا

ملت: مسلک

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کی رفاقت کی وجہ سے علم وفضل کی وہ دولت بیش بہا نصیب ہوئی کہ جلیل القدر صحابہ کرام اور خلفائے راشدین تک آپ سے مختلف مسائل ومعاملات پر فتویٰ حاصل کرنے کیلئے رجوع کرتے۔ آپ ہر ایک کی علمی رہنمائی فرماتیں۔ فقہی صحابہ وصحابیات میں آپ طبقہ اوّل میں شمار ہوتی ہیں۔ الغرض آپ کاشانہ اجتہاد کی روشن وتاباں شمع تھیں۔ ہر کوئی آپ سے فیض یاب ہوا۔ کیونکہ چاروں خلفائے راشدین بھی آپ سے اہم ومشکل مسائل میں فتویٰ حاصل کرتے اسی لئے آپ کو مفتی چار ملت فرمایا ہے یا یہ کہہ لیں کہ اجتہاد کی بنیاد پر چار مسلک (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) فروغ پذیر ہوئے اور ہر مسلک آپ کے اجتہادات سے فیض یاب ہوا۔ اس لئے آپ کو مفتیٔ چار ملت فرمایا گیا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صحبت سے منصب اجتہاد پر فائز ہوگئیں اور یہ مرتبہ حاصل کیا کہ کاشانۂ اجتہاد کی شمع تاباں بن گئیں اور پھر مفتیٔ چار ملت کی حامل ٹھہریں؛ ان پر لاکھوں سلام ہوں۔

جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

جاں نثار:	جان قربان کرنے والے
بدر:	غزوۂ بدر
احد:	غزوۂ احد
حق گزاران:	حق ادا کرنے والے
بیعت:	اپنے آپ کو دوسرے کے ہاتھ بیچ دینا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! جب مشرکین مکہ کی شرپسندی بڑھی اور انہوں نے بدر اور اُحد کے مقام پر آپ پر جنگیں مسلط کیں تو آپ کے صحابہ کرام نے آپ پر اپنی جانیں نثار کیں۔ یہی وجہ ہے کہ شرکائے بدر کو تمام مسلمانوں سے افضل ہونے کا اعلیٰ مقام حاصل ہوا اور اللہ تعالٰی نے ان پر جنت واجب فرمادی اور شہدائے اُحد کے حق میں روزِ قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود گواہی دیں گے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جذبۂ جانثاری کا ایک وجد آفریں منظر وہ تھا جب حدیبیہ کے مقام پر صحابہ کرام نے آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور اپنی جانیں راہِ خدا میں قربان کردینے کا حلف اُٹھایا اور ان کے جذبہ کے خلوص کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالٰی نے ان کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو اپنے دست اقدس پر بیعت قرار دیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ کے جانثار صحابہ جنہوں نے بدر اور احد کے میدانوں میں اور بیعت الرضوان میں اپنی جانثاری کا واضح ثبوت پیش کیا' ان کا آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کا حق ادا کرنے پر لاکھوں سلام ہوں۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

دسوں: دس افراد
مژدہ: خوشخبری
مبارک: بابرکت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے عشرہ مبشرہ صحابہ یعنی

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(٤) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(٥) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(٦) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۷) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۹) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری آپ کی زبانِ حق ترجمان نے فرمائی۔ ان عشرہ مبشرہ صحابہ کی مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام۔

خاص اُس سابقِ سیرِ قُربِ خدا
اَوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام

سابق: آگے گزرنے والا

سیر: چلنا، حاصل کرنا

اوحد: اکیلا

کاملیت: کمال حاصل کرنا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی مکمل طور پر اتباع وفرمانبرداری کی اور قربِ خداوندی کے حصول میں آپ کی مکمل پیروی کی۔ آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور پھر پوری زندگی ہر موقع پر آپ کے ساتھ رہے۔ مردوں میں کسی کا مرتبہ آپ کے برابر نہیں اور جب آپ اس دنیا سے پردہ فرما گئے تو انہوں نے آپ کی تعلیمات کو ہر ممکن حد تک پھیلایا اور جس نے اس سے سرمو برابر انحراف کیا آپ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپکے خلفاء میں سے بالخصوص موحدِ کامل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصْطَفا
عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

مایہ:	فخر
اصطفا:	پاک باطن ہونا
عز:	عزت
خلافت:	خلیفہ بننا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے آپ کی دعوت پر لبیک کہا اور پھر ساری زندگی آپ کے انتہائی قریب رہے۔ جیسے سایہ کو اس شخص سے جدا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساری زندگی آپ کے ساتھ ساتھ رہے۔ جس طرح آپ انتہائی عبادت گزار اور بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہونے والے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی انتہائی عبادت گزار تھے۔ آپ کی ہر سنت پر دل و جان سے عمل پیرا ہوتے تھے۔ کوئی آپ سے بڑھ کر حضور کی پیروی کرنے والا نہ تھا۔ کئی صحابہ ان سے حضور کی پیروی میں بڑھنے کی کوشش کرتے لیکن بالآخر انہیں یہ تسلیم کرنا پڑتا کہ وہ آپ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ آپ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر حامل تھے۔ آپ نے اپنا سب کچھ راہِ خدا اور حبیبِ خدا میں صَرف کر دیا۔ جو تقویٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو اپنے باطن کو پاک کرنا چاہتے ہیں' ان کیلئے آپ کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے۔ آپ طالبان تقویٰ کیلئے مایہ افتخار ہیں۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلافت کا اعزاز اور افتخار عطا فرمایا۔ آپ نے خلافت کا صحیح حق ادا کر دیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ' اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے قرب کی وجہ سے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ عزو نازِ خلافت اور مایہ اصطفا ہیں اور وہ آپ کے اتنے قریب رہے کہ دنیا تو دنیا' قبر انور میں بھی آپ کے ساتھ مدفون ہیں۔

یعنی اُس افضل الخَلق بعدَ الرُّسل
ثانیَ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

افضل الخلق:	تمام مخلوق سے افضل
بعدالرسل:	رسولوں کے بعد
ثانی اثنین:	دونوں میں سے دوسرا
ہجرت:	مکہ شہر چھوڑ کر مدینہ منورہ روانہ ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تمام صحابہ کرام میں سب سے **افضل** ہیں اور تمام انبیاء اور رسول جو دنیا میں توحید الٰہی کا پیغام لیکر آئے ان تمام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے **افضل** ہیں کیونکہ تمام انبیاء کرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم **افضل** ہیں اور ان تمام انبیاء کے خلفاء و جانشینوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین **افضل** ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شخص نہیں تھا سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۂ توبہ میں جب ہجرت کا ذکر فرمایا تو ثانی اثنین کا ذکر کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبہ کو ظاہر فرمایا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ **افضل الخلق بعدالرسل** ہیں اور ان کو ہی آپ کیساتھ **ثانی اثنین ہجرت** ہونے کا رُتبہ حاصل ہے؛ ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اَصْدَقُ الصّادِقِیْن سَیِّدُ الْمُتَّقِیْن
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

الصدق الصادقین:	سب سچوں میں سچے
سیدالمتقین:	صاحبِ تقویٰ لوگوں کے سربراہ
چشم:	آنکھ
گوش:	کان
وزارت:	نائب ہونا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے آپ کے اللہ نبی ورسول ہونے کی تصدیق فرمائی۔ آپ کو جب معراج المبارک کی سعادت حاصل ہوتو مشرکین مکہ نے مذاق اُڑایا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلفور اس عظیم سعادت کے حاصل ہونے کی تصدیق فرمائی اور صدیق کا لقب حاصل کیا آپ اسلام قبول کرنے والوں میں سب سے پہلے اور دل و جان سے' انتہائی شدت وحدت سے' تصدیق فرمانے والے تھے۔ آپ کا تقویٰ واخلاص بھی بے مثال تھا۔ صاحبِ تقویٰ وہ ہوتا ہے جس کا ہر عمل خدا کی رضا کیلئے ہوتا ہے۔ جب خدا کی رضا میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا جان مال پیش کرنے کو فرمایا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جو سب کچھ لیکر حاضر ہوگئے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر کیا چھوڑ آئے ہوتو عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہر معاملہ میں بالخصوص آپ سے ضرور مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے آپ کو چشم وگوش وزارت فرمایا گیا ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصدق الصادقین، سیّد المتقین اور اُن کے چشم وگوش وزارت کے منصب پہ لاکھوں سلام ہوں۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

عمر:	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اعداء:	دشمن
شیدا:	قربان
سقر:	دوزخ
خدادوست:	اللہ کے دوست
حضرت:	تعظیم کالقب

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے دوسرے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بڑے عالی مقام ہیں۔ وہ اسلام میں بڑے سخت تھے۔ ان سے بغض و عداوت ایمان کا زیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے۔ جوکوئی ان سے عداوت و دشمنی رکھے گا جہنم میں شدید عذاب میں مبتلا ہوگا کیونکہ دوزخ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان سے عداوت کی بناء پر عذاب دینے کیلئے چڑھ دوڑھے گی اس پر شیدا ہو جائے گی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفۂ ثانی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مقام و مرتبہ کے حامل ہیں۔ ان سے بغض و عداوت دوزخ کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکے حق میں اور آپکے فیصلوں کے حق میں کئی آیات نازل فرمائیں۔ اس اللہ کے دوست حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

فارقِ حق و باطل امامُ الہدیٰ
تیغِ مَسلول شِدّت پہ لاکھوں سلام

....

فارق: فرق کرنے والا

امام الہدیٰ: ہادی وپیشوا

تیغ: تلوار

مسلول: برہنہ تلوار

شدت: غیرت کی سختی

....

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے اسلام قبول کرنے کے بعد حق اور باطل کا فرق واضح ہوگیا۔حق باطل کے سامنے کھل کر واضح ہوگیا اور مسلمانوں نے سرِعام مسجد حرام میں نماز ادا کی آپ ہمارے وہ ہادی وپیشوا ہیں کہ جن کے دورِ خلافت میں حق اپنی انتہائی بلندی کو چھونے لگا اور باطل اپنے پست ترین مقام پر پہنچ گیا اور حق وباطل واضح ہوگیا۔

امام الہدیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینِ الٰہی کی تیغ برہنہ تھے۔ دشمنانِ دین اسلام پر انتہائی شدت فرماتے تھے، اطاعتِ الٰہی وحبیبِ الٰہی میں ان کی شدت حق وباطل میں فرق کو واضح کرنے والی تھی۔ جب ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ کو قبول کرنے میں پس وپیش کی تو آپ نے تلوار سے اس کی گردن اُڑادی اور فرمایا جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہیں مانتا' عمر کی تلوار اس کا فیصلہ کردے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے فیصلہ کے حق میں قرآن مجید میں آیت نازل فرمادی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الہدیٰ تھے حق وباطل میں فرق کو واضح کردینے والے اور دشمنانِ اسلام وپیغمبرِ اسلام کیلئے تیغ برہنہ تھے' ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی:	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفیر
جان:	سراپا
شانِ عدالت:	عدل وانصاف کی عظمت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثانی آپ کے پیغام کی صحیح ترجمانی فرمانے والے تھے۔ اسی لئے آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر کی زبان و دل پر حق جاری کرتا ہے۔ جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرماتے تھے ان کی ہر بات وحیٔ الٰہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سی آیات ان کے فرمانے کے مطابق نازل فرمائیں۔

اپنے دورِ خلافت میں انہوں نے اسلام کے بہت سے طریقے مقرر فرمائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کہ میری اور میرے خلفاء راشدین کی اتباع کرو کے مطابق ان ہی طریقوں پر، ان ہی فیصلوں پر، ان ہی قواعد وضوابط پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جاری فرمائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عدل و انصاف تو بے مثال ہے۔ اس کی نظیر پیش کرنا تو ناممکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے خلیفہ ثانی ہیں ان کے عدل وانصاف اور عدالت کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ دنیا میں جو بھی عدالتی نظام پایا جاتا ہے اس میں جو بھی ممتاز شان نظر آتی ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدالتی نظام کی ایک جھلک ہے۔

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا فرمان عالی شان ہے کہ اگر کوئی کتا بھی دریائے فرات کے کنارے بھوکا مرگیا تو عمر کو اس کیلئے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ عدالت ہے کہ ایک عام مسلمان کے اعتراض پر خود کو مجرموں کے کٹہرے میں لاکر کھڑا کیا اور یہ ان کی شان عدالت ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کو بھی وہی سزا دی جو اس کیلئے تھی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے ترجمان ہیں اور ان کا فرمانا آپ کا فرمانا ہے۔ وہ آپ کے نظام عدل وانصاف کی جان اور شان ہیں، ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

زاہدِ مسجدِ احمدی پہ درود
دولتِ جَیشِ عُسرَت پہ لاکھوں سلام

زاہد: تارکِ دنیا

مسجدِ احمدی: مسجدِ نبوی

جیش: لشکر

عسرت: تنگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے اعلیٰ مرتبہ اور عظیم اوصاف کے حامل ہیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کا سب کچھ راہِ خدا اور راہِ حبیبِ خدا کیلئے وَقف ہوگیا۔ آپ بہت بڑے تاجر تھے لیکن جب آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کر لی تو ان کا اکثر وقت صحبتِ نبوی اور مسجدِ نبوی میں بسر ہوتا اور انہوں نے اپنا مال مضاربت پر دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے مال و دولت میں اضافہ ہی فرمایا۔ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کے پانی کی قلت کا سامنا ہوا تو آپ نے کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا۔ جب غزوۂ تبوک کے موقع پر دشمن سے سخت مقابلہ کے پیش نظر راہِ خدا میں اپنا مال صَرف کرنے کا اعلانِ نبوی ہوا تو آپ نے اپنے مالِ تجارت کا قافلہ راہِ خدا میں دے دیا اور جیش عسرت کے تمام مسائل حل ہوگئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں دے سکتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو زاہد مسجد احمدی اور دولتِ جیش عسرت کی شان کے حامل تھے ان پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بہی
زَوجِ دو نورِ عِفّت پہ لاکھوں سلام

درمنثور:	بکھرے ہوئے موتی
سلک:	لڑی
بہی:	بہترین
زوج:	شوہر
دونور:	حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں
عفت:	پاکیزگی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب قرآن مجید کو ایک صحیفہ کی شکل میں اِکٹھا کیا گیا تو صرف ایک نسخہ ہی بنایا گیا کیونکہ زبانی تو بہت سے صحابہ کرام کو مکمل قرآن پاک حفظ تھا۔ اس واحد صحیفہ ٔقرآن کو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس محفوظ کردیا گیا لیکن جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں نومسلموں کی کثرت کی وجہ سے اس کی قرأتوں میں اختلاف رونما ہوا تو آپ نے تمام مسلمانوں کو اس ایک صحیفہ قرآن اور قرأت قریش پر اِکٹھا کردیا۔ قرآن پاک کے اس صحیفہ کے مطابق اور جلدیں تیار کروائیں اور ان کو مملکت اسلامیہ میں بھیجا اور دوسرے تمام نسخے منگوالئے۔ اس طرح قرآن مجید جو سات قرأتوں میں تلاوت کیا جاتا ہے اس کو سب سے بہترین قرأت میں رائج کردیا اور مملکت اسلامیہ میں نومسلموں کی وجہ سے پیدا ہونے والے فتنہ کو ختم کردیا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ہی یہ فضیلت اور مقام ومرتبہ حاصل ہے کہ آپکے عقد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں سیّدہ رُقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں۔ اسی فضیلت کی بناء پر آپ کو ذوالنورین (دونوروں والا) کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایسا کوئی انسان نہیں جس کے عقد میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔ جب حضرت سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اس کا نکاح بھی عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کردیتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ٔ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کے بکھرے موتیوں (قرأت سبعہ) کو بہترین لڑی (قرأت قریش) میں پرودیا (اکٹھا کردیا) اور ان کو عفت مآب، طیب وطاہر دونوروں کے شوہر ہونے کی بھی امتیازی شان حاصل ہے' ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

ہدیٰ: ہدایت ونور

حلہ: پوشاک

پوش: پہننے والا

شہادت: راہِ خدا میں جان پیش کرنا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی آپ نے خود فرمائی اور جن کی خلافت اور شہادت کی پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا، اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے قمیص پہنائے گا اگر لوگ اسے اتارنے پر مجبور کریں تو تو اسے نہ اُتارنا۔ (الترمذی۔مناقب عثمان)

الغرض حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قمیص ہدیٰ پہنی (خلیفہ منتخب ہوئے) اور جب باغیوں نے آپ سے قمیص اُتارنے کو کہا تو آپ نے اسے اتارنے سے انکار کر دیا اور شہادت کی پوشاک پہن لیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صاحب قمیص ہدیٰ اور حلہ پوش شہادت ہیں ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

مُرتضیٰ شیرِ حق اَشجَعُ الاَشجَعِین
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ:	پسندیدہ
شیرحق:	اللہ کا شیر
اشجع الاشجعین:	دلیروں کے سربراہ
ساقی:	پلانے والا
شیر:	دودھ
شربت:	میٹھا مشروب

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے شیر ہیں۔ انہوں نے اپنی ساری عمر راہِ خدا میں دادِشجاعت دیتے ہوئے بسر کی۔ آپ سب دلیروں سے بڑھ کر دلیر تھے۔ ہجرت کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بستر پر سونے کا موقع ہو یا غزوہ بدر کے موقع پر مشرکین سے نبرد آزما ہونے کا موقع ہو یا خیبر کے قلعہ کو فتح کرنے کا موقع ہو' آپ کا کردار شیرِ خدا کا ہے۔

جہاں آپ انتہائی دلیر تھے وہاں آپ شہرِ علم نبوی کے دروازہ ہونے کا مقام بھی رکھتے تھے۔ آپ نے ساری عمر علم و فضل کو عام کیا۔ آپ کی طرف جب کسی مسئلہ کے حل کیلئے رجوع کیا گیا' آپ نے بآسانی حل فرما دیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ عنہ شیرِ خدا، اشجع الاشجعین اور ساقیٔ شیر و شربت تھے' ان پہ لاکھوں درود و سلام ہوں۔

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اصل:	جڑ
صفا:	طہارت
وجہ:	سبب وذریعہ
وصل:	ملاپ
فضل:	شرف
ولایت:	اللہ کا دوست بننا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے وہ داماد ہیں کہ جن سے نسل صفا (آل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا آغاز ہوا اور آپ کے علم کے شہر کے دروازہ ہیں اور کوئی شخص اس وقت تک ولی کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ دین متین کا عالم نہ ہو اور علم کے شہر میں داخل ہونے کیلئے اس کے دروازہ میں سے گزرنا پڑیگا یعنی فضل ولایت کے حصول کیلئے باب علم کے پاس جانا پڑیگا اور جو ولایت حاصل کرے گا وہ وصل خدا حاصل کرے گا یعنی باب فضل ولایت وجہ وصل خدا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آل رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل ہیں اور باب فضل ولایت کے حامل ہونے کی بناء پر وجہ وصل خدا ہیں' ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اَوّلین دافعِ اہلِ رَفض و خُروج
چارمی رُکنِ مِلّت پہ لاکھوں سلام

اوّلین:	پہلا
دافع:	جنگ کرنے والا
اہل رفض:	رافضی، صحابہ کے دشمن
خروج:	خارجی، اہل بیت کے دشمن
چارمی:	چوتھے رُکن
ستون:	ملت، اُمت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے رافضیوں اور خارجیوں کے خلاف جنگ کی اور خارجیوں کو ان کی نشانیوں سے پہچاننے والے تھے۔ خارجیوں کی جو نشانیاں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں ان کے مطابق ہی آپ نے خارجیوں سے جنگ کے بعد اس ایک خاص نشانی والے شخص کو تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور بالکل اس کے مطابق وہ شخص پایا گیا۔ اہل رفض جو خود کو اہل بیت کے انتہائی محب ظاہر کرتے تھے اور کرتے ہیں ان کے باطل موقف کا رد فرمایا اور صحابہ کرام جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے راضی ہونے کی آیات نازل فرمائیں ان پر لعن طعن کرنے والوں کے خلاف جنگ کی اور رافضیوں کا جو سراسر گمراہ اور باطل عقیدہ ہے کہ پہلے تینوں خلفائے راشدین نے آپ کے حق خلافت کو غصب فرمایا ان کا رد فرمایا۔ کسی شخص نے آپ سے پوچھا کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کیلئے خلافت کی وصیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے خلافت کے بارے میں وصیت فرمائی ہوتی تو اس کیلئے جدو جہد کرتا اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو منبر نبوی کی سیڑھی پر بھی نہ چڑھنے دیتا۔ (کنز العمال ۳:۱۴۱)

رافضی یہ نہیں سوچتے کہ آپ کو شیر خدا کہیں اور آپ کو بزدل اور ڈرپوک ثابت کریں۔ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایام آخر میں امامت نہیں فرمایا کرتے تھے؟ جب ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروانے لگے تو آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے۔ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قائم مقام امیر حج کے فرائض ادا نہ کیے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہر ایک کا حق ادا کرنے کے متعلق فرمایا۔ آپ کی نیکیوں کو سب سے زیادہ فرمایا۔ ایک عورت نے جب پوچھا کہ جب آپ کے پردہ فرمانے پر آپ کو نہ پاؤں تو کس سے ملوں تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے وزیر فرمایا اور جو پیشین گوئیاں آپ نے فتوحات اور آئندہ کے حالات کے متعلق فرمائی تھیں کیا وہ اس کا واضح ثبوت نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دوسرے خلفاء نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق خلافت غصب نہ فرمایا اس لئے رافضی جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بلافصل یا علی کا پہلا نمبر' وہ گمراہ بے دین ہیں اور حق یہی ہے کہ علی کا چوتھا نمبر۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اہل روافض وخوارج کے خلاف سب سے پہلے جنگ کرنے والے اور خلفائے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ ہیں' ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شمشیر زن: تلوار مارنے والے
خیبر شکن: خیبر فتح کرنے والے
پرتو: عکس و مظہر
دستِ قدرت: اللہ کی طاقت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شمشیر زنی میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔انہوں نے غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خیبر کے موقع پر اپنی بے مثال شمشیر زنی کا ثبوت مہیا کیا۔غزوہ خندق کے موقع مشہور و معروف پہلوان کو تہہ تیغ کیا اور غزوہ خیبر میں مرحب کو تہہ تیغ کر کے خیبر کے مشہور قلعہ کو فتح کیا۔خیبر کی جنگ کے دوران خیبر کے قلعہ کا وزنی دروازہ جس کو ستر طاقتور آدمی بھی نہیں اُٹھا سکتے تھے اس کا اُکھاڑ پھینکا اور دستِ قدرت کے عکس و مظہر ہونے کا نمونہ قائم فرمایا۔آپ کا یہ دروازہ اُکھاڑنا آپ کی روحانی طاقت کی وجہ تھا نہ کہ جسمانی طاقت سے۔جس طرح حضرت آصف بن برخیا نے ملکہ بلقیس کا تخت روحانی طاقت سے پلک جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربارے میں لا حاضر کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو شیر شمشیر زن اور شاہ خیبر شکن ہیں ان کے پرتو دست قدرت ہونے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

ماحی:	مٹانے والا
رفض:	صحابہ کی دشمنی
تفضیل:	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابہ پر فضیلت دینا
نصب:	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن
خروج:	خارجی
حامی:	مدد کرنے والا

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنہ رفض و تفضیل کو مٹایا۔ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت کرنے کی آڑ میں دوسرے صحابہ کرام پر طعن کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پتا چلا تو آپ نے فرمایا، ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) پر مجھے فضیلت دیتے ہوئے جس کو میں نے پایا اسے بہتان تراش کی سزا دوں گا۔ (الصواعق:۶۰)

اور ناصبی و خارجی جو آپ کے دشمن تھے۔ آپ نے ان کے اور اہل ایمان کے درمیان ایک حد واضح قائم کردی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ عہد فرمایا مومن مجھ سے محبت ہی کرے گا اور میری دشمنی کرنے والا منافق ہوگا۔

اس طرح آپ نے رفض و تفضیل اور نصب و خروج کو مٹا کر دین و سنت کی مدد فرمائی۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج تھے اور حامیِ دین و سنت تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

مومنین پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

پیش:	پہلے
فتح:	فتح مکہ
پس:	بعد
اہل خیر:	اہل تقویٰ
عدالت:	خلاف شرع اعمال سے پرہیز کرنا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے وہ صحابہ کرام جو فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے ان کا مرتبہ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والوں سے اگرچہ بہت بلند ہے لیکن شرفِ صحابیت کی وجہ سے وہ بھی تمام اہل اسلام سے جو صحابہ نہیں ان سے افضل ہیں۔ اگرچہ وہ کتنے ہی اعلیٰ مقام ومرتبہ کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان سے راضی ہونے کا اعلان فرمادیا۔

یہ فتح مکہ سے پہلے اور بعد والے صحابہ کرام تمام اہل خیر تھے۔ انہیں آپ کا دور خیر نصیب ہوا۔ جب ان صحابہ کرام نے اسلام قبول کرلیا تو وہ کفرواسلام میں تفریق کیلئے معیار بن گئے۔ تمام کفریہ رسومات انہوں نے ترک کردیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تمام صحابہ کرام جو فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے وہ تمام اہل خیر وعدالت تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

اِک نظر: ایک مرتبہ دیکھا
بصارت: دیکھنا

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے صحابہ کرام کو یہ جو بلند و بالا مرتبہ و مقام حاصل ہوا کہ اس کائنات کے تمام عابد، زاہد، غوث، ابدال اور اقطاب جمع ہو جائیں تب بھی وہ ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ اُن صحابہ کرام نے ایک نظر آپ کو ایمان کی حالت میں دیکھا تھا۔ ان کا یہ مقام و مرتبہ آپ نے خود بڑھا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کی مقدار سونا خرچ کرے تو وہ صحابی کے خرچ کیے ہوئے مد بلکہ نصف مد تک نہیں پہنچ سکتا۔ (الترمذی، باب ماجاء فی فضل من رای النبی ﷺ)

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے اس کے ناک کا غبار عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہزار ہا بار افضل ہے۔ ذرا تصور کیجیے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا کیا مقام ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مسلمان جنہوں نے ایمان کی حالت میں آپ کو ایک نظر دیکھا تو ان کو صحابیت کا شرف حاصل ہو گیا۔ وہ نظر جس نے آپ کو دیکھا' اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

جس کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کے تمام تابعین، تبع تابعین، اولیاء کرام، صلحاء اور عبادت گزار لوگ وہ ہیں جو اللہ کے ہاں انتہائی مقام ومرتبہ کے حامل ہیں۔ یہ سب اہل محبت ہیں۔ ان کی دوستی اور دشمنی فقط اللہ کی رضا کیلئے ہوتی اور ان سے دشمنی کرنے والا اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہے۔

اور حدیثِ قدسی ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (بخاری شریف)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ تمام اہل محبت جن کے ساتھ دشمنی کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور
زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

ساقیان:	پلانے والے
شراب طہور:	اہل جنت کیلئے خصوصی مشروب
زین:	زینت
اہل عبادت:	عبادت والے

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے اہل عبادت جب اس دارِ فانی سے دارِ بقا میں پہنچ جائیں گے تو جنت ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مقام ٹھہرے گی وہ وہاں ایسی ایسی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے کہ جن کے متعلق کسی نے سنا نہ دیکھا اور وہاں جنت کے ساقی ان کو شراب طہور پلائیں گے ۔ اس فرحت افزا مشروب کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔ وہاں جنت میں اہل عبادت کو زمرد اور ہیرے جواہرات سے مزین محلات ملیں گے۔ وہاں ان کی شان ہی نرالی ہوگی۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے اہل عبادت کی جنت میں زیب و زینت پہ لاکھوں سلام۔

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

اہلِ مکانت: اہل مرتبہ واہل کمال

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سادات میں جتنے اہل مرتبہ اور اہل کمال گزرے وہ سب اپنے تقویٰ وطہارت کی وجہ سے تمام اہل اسلام میں ممتاز مقام ومرتبہ کے حامل ہیں۔ ان تمام اہل تقویٰ شہزادوں کا یہ عظیم مقام ومرتبہ اس لئے ہے کہ آپ سے نسبت ہے۔ آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ ہر ایک دُنیوی رشتہ ٹوٹ جائے گا مگر میرا رشتہ ختم نہیں ہوگا۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تمام سادات اہل کمال ومرتبہ شہزادوں پر لاکھوں سلام ہوں۔

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

بالاشرافت: اعلیٰ شرافت،شرافت کا اعلیٰ درجہ

سیادت: سرداری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تمام اہل کمال سادات شرافت کے اعلیٰ مقام کے حامل تھے اور ہیں۔تمام اہل کمال اور اہل شرافت سے ان کو بالا واعلیٰ مقام حاصل ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اُن کی بالاشرافت پہ اعلیٰ درود ہوں اور اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شافعی، مالک، احمد، امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

امامِ حنیف: امامِ اعظم

امامت: پیشوائی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! تابعین کے دور کے بعد تمام اُمتِ مسلمہ چار اماموں کی امامت پر متفق ہوگئی۔ یہ چاروں امام شافعی، مالک، احمد اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالی عقائد میں متفق ہیں اور فروعی معاملات میں اختلاف ہے۔ لیکن کوئی ایک امام دوسرے کی تحقیق پر طعن نہ کرتا بلکہ ایک دوسرے کی رائے اور اجتہاد کا لحاظ کرتے۔ تمام اماموں کے مقلدین اہلسنّت وجماعت شمار کیے جاتے ہیں۔ اب جو ان سے علیحدہ راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ شیطان کا چیلا ہے کہ اُمت میں انتشار پھیلاتا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! آپ کی اُمت فقہ کے چار سدابہار باغوں کی امامت پہ اکٹھی ہوگئی۔ ان باغوں کے سدابہار پھولوں کی خوشبو چارسو پھیلی ہوئی ہے۔ ان چار باغِ امامت یعنی شافعی، مالک، احمد، امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالی پہ لاکھوں سلام ہوں۔

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

کاملان: کامل لوگ

طریقت: روحانیت

حاملان شریعت: شریعت پر عمل کرنے والے

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے کاملان طریقت، اہل تصوف جو شریعت پر مکمل طور پر عمل کرنے والے ہیں۔ ان پہ کامل لاکھوں درود وسلام ہوں۔ اہل طریقت صرف اور صرف وہی اہل حق ہیں جو شریعت کی مکمل طور پر پیروی کرتے ہیں اور جو شریعت پر عمل پیرا نہیں ہوتا وہ چاہے اُڑ کر ہی دکھائے' وہ اہل طریقت ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ جو نجومی، جادوگر، جوتشی وغیرہ ہیں یہ سب گمراہ ہیں' اسلام میں ان کے پاس جانے کی سختی سے روک تھام کی گئی ہے۔

غوثِ اعظم امامُ التُقیٰ وَالنُقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

غوث:	مدد کرنے والا
امام التقی:	متقیوں کے پیشوا
النقی:	طہارت والے
جلوہ:	مظہر
شانِ قدرت:	اللہ تعالیٰ کی قدرت

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت میں بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور صوفیاء کرام پیدا فرمائے اور ان جلیل القدر علماء کرام، صوفیاء کرام، محدثین عظام کو ایک امتیازی شان عطا فرمائی۔ انہیں جلیل القدر علماء کرام اور صوفیاء کرام میں اہل طریقت میں سلسلہ قادریہ کے سربراہ غوثِ اعظم حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ وہ انتہائی صاحبِ تقویٰ اور عبادت گزار تھے۔ انہوں نے عبادت وریاضت میں یہ کمال حاصل کیا کہ وہ امام التقی والنقی قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں ایسی ایسی کرامات دِکھائیں کہ کسی کو یہ کمال حاصل نہ ہوسکا۔ جب بندۂ کامل سے ایسی کرامات کا ظہور ہوتا ہے تو وہ اس کی ذاتی خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ وہ بندۂ کامل شانِ قدرت کا مظہر ہوتا ہے۔ آپ کا مُردوں کو زندہ کرنا، مرغی اور چیل کا ان کے حکم سے زندہ ہوجانا، ایک وقت میں کئی مقامات پر ہونا، ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اولیاء کا گردنیں جھکانا وغیرہ مظہر شانِ قدرت کی دلیلیں ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت میں سے غوثِ اعظم جو اِمَامُ التُقیٰ وَالنُقیٰ تھے اور شانِ قدرت کے مظہر تھے ان پہ لاکھوں سلام ہوں یعنی ان پر اللہ کی لاکھوں رحمتوں کا نزول ہو۔

قُطبِ اَبدال و اِرشاد و رُشد الرشاد
مُحیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

قطب وابدال:	اہل طریقت کے درجات ہیں
محی:	زندہ کرنے والے

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! غوثِ اعظم حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت وطریقت کی راہ بڑے ذوق وشوق، حسن نیت واخلاص اور استقامت کے ساتھ طے کی کہ شریعت میں آپ ارشاد ورشد الرشاد کے مقام پر پہنچے اور طریقت میں قطب وابدال کے مقامات حاصل کیے۔ آپ کا درس سننے کیلئے مخلوقِ خدا دور دراز سے کثیر تعداد میں اِکٹھی ہوتی اور آپ کا درس سن کر ایک عالم نے ہدایت حاصل کی اور آپ کے ارشاد میں جو رشد وہدایت پائی جاتی تھی وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا سے ہی تھی۔ جیسا کہ مشہور واقعہ سے ثابت ہے کہ پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات دفعہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ دفعہ آپ کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا جس سے آپ کے رشد وہدایت کے درس کی تاثیر اتنی بڑھی کہ لوگ آتے اور رشد وہدایت حاصل کرتے۔ آپ نہ صرف خود قطب وابدال کے درجات کے حامل تھے بلکہ آپ کی نظر کیمیا اثر سے دوسرے بھی قطب وابدال کے درجات حاصل کر لیتے۔

الغرض آپ سے فیضیاب ہونے والے شرق وغرب میں پھیل گئے اور آپ کے سلسلہ طریقت کو وہ قبولیت حاصل ہوئی کہ پوری دُنیا میں قادری سلسلہ پھیل گیا اور سلسلہ قادریہ شریعت وطریقت کا جامع ہے۔ تمام احکامات پر تندہی سے عمل کیا جاتا ہے اور تمام خرافات اور شرک وبدعت سے بچا جاتا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام خرافات کو مٹا کر دین وملت کو ایک زندگی عطا کی اور محی دین وملت کے لقب سے نوازے گئے۔ ان کی عظمت وشان ہے کہ ان کا فیض جاری ہے۔ ان کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ ان کی شان وعظمت اور کمالات پر لاکھوں سلام ہوں۔

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام

خیل طریقت: طریقت کے سربراہ
فرد: یکتا
اہل حقیقت: اہل یقین

حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ جو طریقت کے سلسلوں میں سب سے بڑا سلسلہ ہے۔اس کے سرخیل اور سربراہ ہیں۔آپ کے سلسلہ میں طریقت وہی معتبر ہے جو شریعت (حقیقت) کے تابع ہے۔آپ نے خود شریعت کی حد کمال تک پابندی کی اور اہل سلسلہ کیلئے بھی یہی مقرر فرمایا کہ شریعت کی پابندی کریں۔ جو عمل شریعت کے تابع ہو اس پر عمل پیرا ہوں جو شریعت کے مخالف ہو اس سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے ولیٔ کامل فردِ اہل حقیقت حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقت کے سلسلہ قادریہ کے سربراہ تھے۔ان پر بے حد درود وسلام ہوں یعنی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

منبر ہوئی: اطاعت کی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے ولیِ کامل حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقت وحقیقت میں اتنے بلند مقام پر فائز ہیں کہ جب انہوں نے بغداد میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

قدمه هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه

یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

تو تمام اولیاء کرام نے اپنے سر جھکا دیئے۔

جلیل القدر محدثین، علماء کرام اور صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی تصانیف میں آپ کی اس کرامت کا تذکرہ کیا ہے۔ الغرض اس کا صحیح ہونا حدِ تواتر تک پہنچا ہوا ہے۔

ہندوستان میں حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ آپ کا قدم میری گردن پر ہی نہیں بلکہ سر پر بھی ہے۔ (شمائم امدادیہ،۴۳)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے ولیِ کامل حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قدم کی کرامت ہے کہ تمام اولیاء کرام کی گردنیں اُس قدم کی کرامت کیلئے جھک گئیں اور انہوں نے آپ کی وِلایت کی برتری کو تسلیم کیا۔ اس قدم کو یہ مقام حاصل ہوا اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

شاہِ برکات و برکاتِ پیشیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

برکات پیشیاں: اسلاف کی برکات

سیّد شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو شاہ برکات ہیں کہ ان کی نسبت سے سلسلہ عالیہ برکاتیہ ہے۔ انہوں نے اسلاف کے نقش قدم پر شریعت کی مکمل پیروی کرتے ہوئے طریقت کا سلسلہ جاری کیا اور اس سلسلہ عالیہ برکاتیہ سے طریقت پر ایک نئی بہار آ گئی اور ایک عالم اس سلسلہ عالیہ برکاتیہ سے مستفید ہوا۔ اس سلسلہ عالیہ کے بانی جن سے طریقت پر ایک نئی بہار آ گئی ان پہ لاکھوں سلام ہوں۔ یہاں سلام بمعنی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہونا مراد ہے۔

سیّدِ آلِ محمد امامُ الرَّشد
گلِ روضِ رِیاضت پہ لاکھوں سلام

گل:	پھول
روض:	باغ
ریاضت:	عبادت ومجاہدہ

سیّد آل محمد مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سیّد شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے انہوں نے ریاضت ومجاہدہ میں کمال حاصل کیا۔ سلسلہ عالیہ مارہرویہ شریعت وطریقت کی مکمل طور پہ پابندی کرتا ہے۔ آپ اس سلسلہ عالیہ کے باغ کے خوبصورت پھول تھے۔ اس پھول کی خوشبو چار سو پھیل گئی اور ایک عالم نے اس گل روض ریاضت سے رشد وہدایت حاصل کی۔

آپ امام الرشد کے قلب کے حامل تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

سیّد حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو سیّد آلِ محمد مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ اپنے جدامجد حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرِ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آئینہ تھے۔ آپ کو علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل تھا۔ آپ صاحبِ تصانیف تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ مارہرویہ کو بے پناہ فروغ دیا۔ اس لئے اعلیٰ حضرت نے انہیں 'زینت قادریت' کہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اس زینت قادریت پہ لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

سیّد آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّد حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ صاحب تصانیف بزرگ تھے۔ آپ ظاہری و باطنی حسن و خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ نے انہیں نام، کام، تن، جان، حال، مقال سب میں اچھا لکھا ہے۔ اس ظاہری و باطنی طور پر سب سے اچھے کی صورت پر لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

نورِ جاں عطر مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

سیّد آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سیّد شاہ آل برات رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ جید عالم دین تھے۔ آپ کو خلافت حضرت اچھے میاں سے تھی۔ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آپ کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔ اعلیٰ حضرت انہیں آقائے نعمت سے یاد کرتے ہیں۔ جس طرح عطرات کا مجموعہ کسی کے پاس ہو تو ہر کوئی اس کے پاس آنے والا ان خوشبوؤں سے فیض یاب ہوگا اسی طرح آپ کی ذات سے ہر کوئی فیض یاب ہوا اور آپ اپنے فضل و کمال میں خاندان مارہرہ میں نورِ جاں اور عطرِ مجموعہ کے حامل تھے۔

اللہ تعالٰی حضرت سیّد آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

زیبِ سجادہ، سجادِ نوری نہاد
احمدِ نورِ طینت پہ لاکھوں سلام

طینت: طبیعت وخصلت

سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ سیّد آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور سیّد شاہ ظہور حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے تھے۔ آپ ابھی اڑھائی برس کے تھے کہ والد گرامی کا وصال ہوگیا۔ اس لئے آپ کی تعلیم وتربیت آپ کے جد امجد حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوش میں ہوئی۔ آپ نے تمام علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ اعلیٰ حضرت نے متعدد علوم خصوصاً علم جفر میں انہیں سے استفادہ کیا۔ ان سے اعلیٰ حضرت کو بڑی عقیدت تھی۔

آپ اپنی طبیعت وخصلت میں نور صفت تھے کہ جب تک آپ زیب سجادہ رہے۔ علوم ظاہر وباطن کا نور پھیلاتے رہے۔ ایک عالم ان سے مستفید ہوا۔ ہر کسی کیلئے آپ کی عنایتیں یکساں تھیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا اَبد اہلسنّت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب:	عذاب کے بغیر
بے عتاب:	ناراضگی وجھڑک
تا ابد:	ہمیشہ

اہلسنّت و جماعت ہی وہ فرقہ وہ جماعت وہ گروہ ہے جس کے جنّتی ہونے کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بشارت دی۔ قرآن وحدیث میں فرقہ بندی سے منع فرمایا گیا۔ جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کو جہنمی بتایا گیا ہے۔ اُمت کی اکثریت کی پیروی اور ساتھ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور وہ کثریتی جماعت صرف اہلسنّت و جماعت ہیں جو اہلسنّت سے علیحدہ ہوئے وہ شیطان کے چیلے بنے۔ تفرقہ بازی کے قصوروار ٹھہرے۔ اہلسنّت اس دنیا میں بھی اللہ کی رحمتوں کے سایہ میں ہیں اور روزِ محشر بھی اِن شاءَ اللہ بغیر حساب وکتاب بخشے جانے والے گروہ، جماعت میں سے ہوں گے۔

تیرے اِن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

طفیل:	وسیلہ
بندہ:	اعلیٰ حضرت کی اپنی ذات مراد ہے
ننگ:	عار
خلقت:	مخلوق

یااللہ جل جلالہ! اوپر مذکورہ تمام جلیل القدر، عالی مرتبت، عظیم الشان ہستیوں کے وسیلہ جلیلہ کو میرے حق میں قبول فرما اور میرے اس عاجز اور ناچیز بندہ پر جو تیری مخلوق ہونے کا صحیح حق ادا نہیں کرسکتا اس پر بھی اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

یااللہ جل جلالہ! تو نے جن وانس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جن وانس ہر کام میں تیری رضا چاہتے تیری اطاعت وفرمانبرداری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے لیکن ہم تیری عبادت اور اطاعت کا صحیح حق ادا نہ کرسکے۔ اے اللہ! میری کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرما اور اپنے دوستوں کے طفیل مجھ پر اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

اہل:	بیوی
وُلد:	اولاد
عشیرت:	قبیلہ

یااللہ جل جلالہ! میرے اساتذہ کرام (مولانا نقی علی خاں، مرزا غلام قادر بیگ، شاہ ابوالحسن احمد نوری اور دوسرے اساتذہ)، والدہ محترمہ، والد محترم، برادران مکرم مولانا محمد رضا خان، مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہما، بہنوں (تین بہنیں)، زوجہ محترمہ، اولاد (دوصاحبزادے مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خاں، حجۃ الاسلام حامد رضا خاں اور پانچ صاحبزادیاں) اور قبیلہ تمام پہ اپنی لاکھوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اسی طرح تعلیم دی ہے کہ جب تم دعا کرو تو اپنے لئے اور اپنے والدین اساتذہ کرام اور دیگر عزیز و اقارب اور مومنین کیلئے بھی دعا کرو۔ جیسے قرآنی تعلیم ہے کہ

(ترجمہ) اے میرے ربّ مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔ اے ہمارے ربّ دعا قبول فرما۔
اے ہمارے ربّ میری، میرے والدین اور تمام مومنین کی قیامت کے دن بخشش فرما۔ (الاسراء)

اسی طرح ہے:

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقین کیلئے مقتداء بنادے۔

انہیں تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے والدین، اساتذہ، اولاد اور اہل کیلئے دعا کی ہے۔

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

دعویٰ: درخواست وبھروسہ

شاہ: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یا اللہ جل جلالہ! میری دعا صرف یہ ہی نہیں کہ مجھ پر ہی لاکھوں برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اُمت (جس میں وہ ساری ہستیاں جن کا پہلے ذکر ہوا وہ بھی شامل ہیں) پہ اپنی لاکھوں برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔ قرآن وحدیث میں تعلیم ہی اس طرح دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھو کیونکہ جب رحمتِ الٰہی وسیع اور ہر شے سے بڑھ کر ہے تو ہر انسان پر لازم ہے وہ اس کا سوال بھی ہر شے سے بڑھ کر کرے اور ہر ایک کیلئے کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے حضور ان کلمات سے دعا کی:

اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا

اے اللہ مجھ پر اور میرے آقا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر رحم فرما اور کسی پر نہ فرما۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا اے اعرابی!

لقد حجزت واسعا (البخاری، باب رحمۃ الناس)

تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود سمجھ لیا ہے۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

کاش:	برائے اظہارِ تمنا
محشر:	روزِ قیامت
آمد:	تشریف آوری
شوکت:	شان

امام اہلسنّت نے اللہ جل جلالہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی دِلی اور آخری خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس دنیا میں جس طرح مجھے اپنے رؤف ورحیم آقا کی بارگاہ میں سلام پڑھنے اور لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز بھی آپ کا قرب نصیب ہو کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ روزِ قیامت میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جوتم میں سے کثرت کے ساتھ درودوسلام عرض کرنے والا ہوگا۔

پھر روزِ محشر جب ان کو حمد کا جھنڈا ملے گا اور سب اس حمد کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اس طرح ان کی شان وشوکت کا اظہار کیا جائیگا۔ آپ سب کی قیادت فرمارہے ہوں گے۔ سب سے پہلے آپ کو شفاعت کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ آپ کو مقامِ وسیلہ عطا ہوگا۔ اس طرح ان کی شان وشوکت کے اظہار میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی جائے گی۔ اس مقام پر امام اہلِ محبت اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ جب روزِ محشر ان کی آمد ہو تو سب ان کی شان وشوکت کا اظہار آپ پر درودوسلام بھیج کر کریں۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قُدسی: فرشتے

ہاں: شروع کرو، پڑھو

فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہر روز صبح وشام حاضری دیتے ہیں۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو روضۂ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری دیتے ہیں اور درود وسلام کے گلہائے عقیدت نچھاور کرتے ہیں۔ جو ایک دفعہ حاضر ہوتے ہیں وہ قیامت تک دوبارہ حاضر نہ ہو پائیں گے۔ ان کی باری ہی نہیں آئے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو تمام دنیا کے لوگوں کا درود وسلام سنا ہے اور آپ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ امام اہل محبت کا ہدیہ درود وسلام 'مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام' سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اسلئے سب سے زیادہ آپ کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے مقبول پا جانے کی وجہ سے ہی اس کی مقبولیت میں ہر روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ امام اہل محبت اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ روزِ محشر جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وشوکت کا اظہار ہوگا تو مجھ سے فرشتے جو اس روز تمام بارگاہ حبیب میں حاضر ہونگے اس ہدیہ درود وسلام کے سننے کا اظہار فرمائیں اور کہیں کہ اے رضا! آج روزِ محشر وہی ہدیہ درود وسلام بلا واسطہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں تمام انسانوں اور فرشتوں کے سامنے پیش کرو۔

ع مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات

(مولانا کوثر نیازی)

مولانا کوثر نیازی نے مولانا احمد رضا خاں (علیہ الرحمۃ) کی شاعری پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھا شاعری ایک اور میدان ہے جہاں بے اختیار ادب و احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور شاعری میں بھی نعت گوئی کی صنف تو ایک ایسی مشکل تخن ہے جس میں ایک ایک قدم پل صراط پر رکھنا پڑتا ہے۔ یہاں ایک طرف محبت ہے تو ایک طرف شریعت۔ امام احمد رضا کو بھی اس مشکل کا کامل احساس ہے وہ ملفوظات میں فرماتے ہیں، نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے' بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ اس لئے ایک جگہ فرمایا، قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی۔ اس معیار کو سامنے رکھ کر ہم نعتیہ شاعری کے ذخائر پر نظر ڈالتے ہیں تو اس پر صرف ایک ہی شاعر اُترتا ہے اور وہ خود احمد رضا خاں بریلوی ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں۔ میں ادب کا طالبِ علم ہوں، برا بھلا شعر بھی کہہ لیتا ہوں۔ اُردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کا پورا نعتیہ کلام اور شاہ احمد رضا کا سلام 'مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام' ایک طرف، دونوں کو ایک ترازو میں رکھا جائے تو احمد رضا کے سلام کا پلڑا پھر بھی جھکا رہے گا۔ میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اُردو زبان کا 'قصیدہ بردہ' ہے تو اس میں ذرہ مبالغہ نہ ہوگا۔ جو زبان و بیان، جو سوز گداز، جو معارف وحقائق، قرآن وحدیث اور سیرت کے جو اسرار و رموز، انداز و اسلوب میں جو قدرت وندرت اس سلام کی ہے وہ کسی شاعر کے کسی شہ پارے میں نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اہل قلم نے اس جانب توجہ نہیں دی ورنہ اس کے ایک ایک شعر کی تشریح میں کئی کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات

(پروفیسر منیر الحق کعبی بہل پوری)

'سلامِ رضا' ایک عظیم فن پارہ ہے جس میں جلال و جمال اپنے حسین ترین امتزاج کے ساتھ ارفع ترین صورت میں موجود ہے۔ پورے کا پورا قصیدہ ایک فنی وحدت کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے۔ سرتا سر انتخاب، کسی ایک شعر کو، کسی شعر کے ایک لفظ کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، الفاظ و معانی میں ارتباط کی ایک خوبصورت مثال، تشبیہات و استعارات سے جو امیجری تخلیق کی گئی ہے طبیعیات سے مابعد الطبیعیات تک دونوں کو محیط ہے۔ مجرد تصوارت کی تجسمی صورت گری بھی ہے اور جو پیکر تراشے گئے ہیں، متحرک اور جاندار بھی ہیں۔

سلامِ رضا کا ایک ایک شعر تغزل کی جان ہے۔ لطافت کا یہ عالم ہے کہیں کوئی ثقیل لفظ جو گرانی کا احساس پیدا کرے استعمال نہیں ہوا۔ قصیدہ کا دامن تنافر اور غرابت الفاظ کے عیوب سے پاک ہے۔ اس کی فضا میں ایک پاکیزہ سرمستی ہے، خود سپردگی کا احساس ہے، نفاست و نزاکت ہے، سوز و گداز سے مملو ایک غنائیت ہے۔ اہم تر یہ کہ شاعر کا داخلی جذبہ، تخیل کے اشتراک سے اظہار پاتا ہے۔ جو Lyrical Poetry کا امتیاز وصف ہے اسی بناء پر پورے سلام میں وہ موسیقیت ہے کہ آج تک اس کی ترنم آفریں فضا قلب و روح کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہے، مگر اس کی ندرت فکر، معنی آفرینی، رفعت موضوع، تحیر فزا تراکیب، پُر شکوہ اسلوب پر منطقی استدلالیت اس کو Odes کا ملبوس عطا کرتی ہے جو Lyrics کی ترقی یافتہ صورت ہے۔

'سلامِ رضا' میں خامہ رضا ابلق الفاظ و تراکیب پر سوار ندرت فکر اور جدت مضامین کے اقالیم اپنی قلمرو میں شامل کرتا چلا جاتا ہے۔ تشبیہات و استعارات کے لشکر اس کے آگے دست بستہ استادہ رہتے ہیں اور ایک پُر شکوہ اسلوب ظہور میں آتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مغلق یا مبتذل الفاظ سے فضا کو بوجھل بنا دیا گیا ہے ایک ایک مصرع سے فصاحت و بلاغت اور سلاست و روانی ٹپک رہی ہے۔ سادگی، خلوص اور جوش بیان نکھر کر سامنے آرہا ہے اور ان سب کے پیچھے شاعر کی علمی وجاہت یقین کی پختگی، جذبہ محبت کی شدت اور ایمانی صداقت کام کر رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کا مجموعہ نعت 'حدائق بخشش' اُردو نعت کے سلسلہ میں ایک عظیم کلاسیک کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں وہ تمام جواہر موجود ہیں جن سے ترکیب پاکر کوئی کتاب (یا شاعر، اس حوالہ سے) کلاسیک کا مقام حاصل کر پاتا ہے۔ افکار میں معنوی بلندی، مضامین میں تنوع، فن پر مکمل گرفت، اسلوب میں تمکنت اور وقار، تاریخی، تہذیبی اور عصری شعور، سبھی دھارے، اس دریائے بے کنار کا حصہ بنتے نظر آتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ بصارت و بصیرت پر سے تعصب و عناد کے پیدا کردہ حجابات اُٹھا دیئے جائیں اور بے لاگ اور دقت نگاہ سے کام لے کر مطالعہ کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات

(علامہ عبدالحکیم شرف قادری)

سلامِ رضاؔ میں پیکر حسن و جمال، محبوب ربّ ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ، شمائل حمیدہ، جود و عطا اور عظمت وجلالت کو اس حسین پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہر مصرع ایمان کو تازگی بخشتا اور روح کو معطر کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس کے بعد اہل بیت کرام اور صحابہ عظام کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت میں ڈوب کر سلام عرض کیا گیا ہے۔ پھر آئمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین، خصوصاً سیّدنا غوثِ اعظم کے دربار میں سلام نیاز کی ڈالیاں پیش کی ہیں اور آخر میں بارگاہِ خداوندی میں دعا کی ہے کہ بارِالٰہ! جس طرح ہم دُنیا میں تیرے حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شوکت کے ڈنکے بجاتے ہیں' اسی طرح روزِ قیامت بھی ہمیں نعت اور سلام کے نغمے پیش کرنے کی سعادت عطا فرما۔ آمین

آداب سلام

❁ از قلم: حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب ❁

محبوب ربّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدایہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے وقت چند اُمور پیش نظر رہنے چاہئیں۔

☆ انتہائی خلوص ومحبت اور ادب واحترام سے باوضو سلام عرض کیا جائے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوس میں بھی یہی اہتمام ہو۔

☆ سلام عرض کرتے وقت آواز حد اعتدال سے زیادہ بلند نہ ہو۔ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خداداد قوت سے خود بھی اہل محبت کا دُرود وسلام سنتے ہیں اور فرشتے بھی ہم غلاموں کا ہدیہ صلوٰۃ وسلام بارگاہ ناز میں پیش کرتے ہیں۔ اسلئے شعوری طور پر کوشش کی جائے کہ آواز چلانے کی حد تک بلند نہ ہو۔ بعض لوگ سرے سے بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کو ہی پسند نہیں کرتے اور بطورِ دلیل آیتِ مبارکہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ 'تم اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو'۔ ظاہر ہے کہ یہ حکم ان حضرات کیلئے ہے جن سے آپ گفتگو فرما رہے ہوں۔ یہ نعمت عظیمہ ہم خفتہ بختوں کو کہاں میسر ہے؟

☆ تلفظ صحیح ہونا چاہیے اور بہتر ہوگا کہ نعت خواں حضرات کسی صاحبِ علم کو سنا کر اطمینان کر لیا کریں۔

☆ اشعار کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ پہلے بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کیا جائے، پھر اہل بیت، صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی بارگاہ میں سلام عرض کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اوّل آخر اور درمیان جہاں سے کوئی شعر یاد آیا پڑھ دیا۔

☆ معراج شریف، میلاد پاک، اہل بیت اور صحابہ کرام کے ایام ہوں یا گیارہویں شریف کی محفل' دیگر اشعار کے علاوہ موقع کے مناسب اشعار بھی پڑھے جائیں۔

☆ عربی میں لفظ 'صلوٰۃ' دُرود شریف کے معنی میں آتا ہے۔ سلام پڑھتے وقت ایسے اشعار بھی پڑھے جائیں جن میں دُرود کا ذکر ہے تاکہ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا کی تعمیل میں دُرود اور سلام دونوں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ مثلاً

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود　　　فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

☆ حدیث شریف میں امام کیلئے ہدایت ہے کہ بیمار اور صاحب حاجت کا خیال رکھا جائے اور مقدار مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کی جائے۔ بہتر ہے کہ یہی ہدایت سلام میں بھی ملحوظ رہے اور زیادہ اشعار نہ پڑھے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اہل محبت ذوق وشوق سے شرکت کر سکیں۔ نیز گرہ لگا کر دیگر اشعار پڑھنے سے بھی گریز کیا جائے۔

☆ .... ☆